مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء و طالبات

حصّہ دوم

نام ____________________

ولدیت / سرپرست ____________________

کلاس __________ سیکشن __________

اسکول ____________________

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے شائع شُدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل .... طبع اوّل تا دہم۔ ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۷ء۔ کل تعداد: ۱۱۵۱۷۵۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۸ء۔ تعداد: ۵۰۰۰۰۰
- حصّہ دوم .... طبع اوّل تا نہم۔ ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۵۰۲۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ سوم .... طبع اوّل تا ہشتم۔ ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۸ء - کل تعداد: ۲۴۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ چہارم .... طبع اوّل تا ششم۔ ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۸ء - کل تعداد: ۱۵۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ پنجم .... طبع اوّل تا چہارم۔ ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۱۲۴۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۸۰۰۰۰
- حصّہ ششم .... طبع اوّل ۲۰۱۸ء ـ کل تعداد: ۳۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰
- حصّہ ہفتم .... طبع اوّل جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰

زیرِ اہتمام .... شعبہ تصنیف و تالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

پتہ .... ۶۳/۳، بلاک نمبر ۳، دہلی مرکنٹائل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی،
پوسٹ کوڈ ۷۴۸۰۰، کراچی، پاکستان

فون نمبر .... ۳۴۳۰۴۴۵۰، ۳۴۳۰۴۴۵۱ (۲۱-۹۲+)

موبائل نمبر ۰۳۳۵-۳۳۹۹۹۲۹

ای میل .... tif1430@gmail.com /info@tif.edu.pk

ویب سائٹ .... www.tif.edu.pk

عرضِ ناشر

اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ”بے شک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ (سورۃ الطارق ۸۶، آیت:۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج وزوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ”بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اِس قرآن کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اِس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل و رسوا کرے گا۔“ (صحیح مسلم)

حضرت سیدنا علی کرّم اللّٰہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کا غرور خاک میں ملا دے گا، اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت و رہنمائی تلاش کرے گا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا، یہ قرآنِ حکیم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ (جامع ترمذی، بحار الانوار)

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارومدار قرآنِ حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ”قرآن تمہارے حق میں دلیل ہوگا یا تمہارے خلاف۔“ (صحیح مسلم)

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن ”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم“ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں، اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ الحمد للہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظّم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء وطالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران ”اسلامیات“ کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاء اللہ سات سالوں (تقریباً ۴۵۰ گھنٹوں) میں طلباء وطالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء وطالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات“ کی خصوصیات

۱- ”مکمل قرآن حکیم“ کا ۷۰ سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کرکے ”عام فہم اور آسان ترجمہ“ مرتب کیا گیا ہے۔

۲- ”دو رنگوں کے استعمال“ سے ترجمہ کو عربی متن سے ہم آہنگ اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳- آیات کی تشریح کے حوالے سے ”اہم نکات“ لکھنے نیز اسباق سے متعلق کوئی تحریری کام کرنے کے لئے ”سادہ صفحات“ بھی دیئے گئے ہیں۔

۴- حتی الامکان ”مشکل اصطلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب“ کیا گیا ہے۔

۵- ”بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی“ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات“ کے حصّہ اوّل میں قرآن اور صاحبِ قرآن کے عنوان سے حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات کے حوالہ سے چند بنیادی باتیں، سورۃ الفاتحہ، سورۃ الصّٰفّٰت، آخری دس سورتیں اور چھ رسولوں (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام) کے قصّے، حصّہ دوم میں تیسویں پارے کی سورتوں (سُوۡرَۃُ النَّبَاِ سے سُوۡرَۃُ الۡهُمَزَةِ) کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات کے حوالہ سے چند آیات مبارکہ اور احادیث، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّے، حصّہ سوم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ اور حصّہ چہارم میں حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصّوں کے ساتھ مکی سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ حصّہ پنجم میں واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل، اصحاب سبت، اصحابِ کہف، باغ والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اور ذوالقرنین کے قصّے شامل کیئے گئے ہیں۔ حصّہ ششم اور حصّہ ہفتم میں شامل مدنی سورتوں میں معاشرتی اور سماجی تعلیمات، ریاستی امور، غزواتِ نبوی ﷺ، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ اور دیگر اہم موضوعات سے متعلق تفصیلات اور واقعات بیان کیئے جائیں گے۔

۶- سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا ”شانِ نزول اور تعارف“ بیان کیا گیا ہے۔

۷- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے ”آسان اور دلچسپ انداز“ میں ”معتبر مواد“ کے ساتھ مرتب کیئے گئے ہیں۔

۸- انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے بہتر طور پر سمجھانے کے لئے ”نقشوں کا استعمال“ بھی کیا گیا ہے تاکہ واقعات کے محل و مقام سے واقفیت حاصل ہو۔

۹- ہر سورت اور قصّہ کے آخر میں سبق آموز نکات ”علم و عمل کی باتیں“ کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تاکہ قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایات سے آگاہی ہوسکے۔

۱۰- ہر سورت اور قصّہ سے متعلق ”سمجھیں اور حل کریں“ کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لیا جاسکے۔

۱۱- طلبہ کو قرآنِ حکیم کے حوالہ سے عملی مشق کروانے کے لئے ”گھریلو سرگرمی“ کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے گھر والوں کا تعلق بھی قرآنِ حکیم کے ساتھ مزید بڑھ سکے۔

۱۲- طلبہ کی فکری اور عملی رہنمائی کے لئے ہر سبق میں ”فرمانِ نبوی ﷺ“، ”عملی بات“، ”کیا آپ جانتے ہیں؟“، ”معلوم کیجئے“ اور ”سوچیے“ کے عنوانات سے اہم معلومات بھی دی گئی ہیں۔

۱۳- طلبہ کی سہولت کے لئے ”مشکل الفاظ کے معنی“ کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔

۱۴- اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے ہر حصّہ کے ساتھ ایک جامع ”رہنمائے اساتذہ“ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر آیت کے ضمن میں ”تشریحی نکات، علمی اور عملی پہلو، آیاتِ قرانی کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ“ الحمد للہ 70 سے زائد تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں مرتب کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ”طریقہ تدریس“، ”مقاصدِ مطالعہ“ اور ”ربطِ سورت“ کے ساتھ ساتھ ”مشقوں کے جوابات“، ”اسباق کی منصوبہ بندی“ اور مزید ”عملی سرگرمیاں“ بھی شامل کی گئی ہیں۔ نیز مطالعۂ قرآنِ حکیم کی تدریس بہتر بنانے کے لئے ”عمومی تدریسی ہدایات“ بھی مرتب کی گئی ہیں مزید یہ کہ طریقہ تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ”Demo Class“ بھی ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ ”ماڈل پیپر اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)“ بھی ”رہنمائے اساتذہ“ میں دیئے گئے ہیں۔

۱۵- ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات“ مرتب کرنے میں اس بات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ ”مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز“ کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۶- اس نصاب کو مرتب کرنے میں علماء کرام، حفاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی ”مشاورت اور نظرِ ثانی“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے بارے میں معروف علماء کرام اور ماہرین تعلیم کے تاثرات سے اقتباسات

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، چیئرمین شریعہ کونسل بحرین)

اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیمات اور واقعات آسان زبان اور اسلوب میں پیش کرنا ہے، کتاب کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب اس مقصد میں کامیاب ہے، اور بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں مفید معلومات آسانی کے ساتھ فراہم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بچوں کیلئے نافع بنائے۔

مفتی منیب الرحمٰن صاحب (صدر تنظیم المدارس، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

ان کتابوں میں منتخب انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سوانح کو دل نشین اور سہل انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ طلبہ میں اصلاحِ نفس (Self-Reform) اور احتسابِ ذات (Self-Accountability) کا شعور پیدا کرنے کے لئے "ہم نے کیا سمجھا؟" کے عنوان سے خود اپنا جائزہ لینے کے لئے تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بحیثیتِ مجموعی یہ ایک قابلِ قدر اور قابلِ تحسین کاوش ہے۔ یہ سارا سلسلہ ادارے کے مؤسسین کے اخلاص اور دینی جذبے کا مظہر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کاوش کو ماجور فرمائے، اِس کے فیض کو دوام اور قبولِ عام نصیب فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب (چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، چیف خطیب خیبر پختونخوا)

عموماً قرآن کا ترجمہ، تفسیر لکھنا یا بیان کرنا اپنی حساسیت (Sensitivity) کے باوجود نسبتاً آسان کام ہے، لیکن اس سے کورس کی کتاب بنانا اور ٹیکسٹ بُک کی شکل دینا بڑا دل گردے کا اور کٹھن کام ہے اور یہی مشکل کام دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے انجام دیا ہے کہ پورے قرآن کو مختلف سیریز میں تقسیم کر کے طلبہ کی صلاحیتوں کے مطابق اسے مرتب کیا ہے اور پھر اسے نصاب کی کتاب بنا کر اسکولوں کے طلبہ کے لئے انتہائی آسان کر دیا گیا ہے۔

اس لئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ نصاب اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات انتہائی اطمینان کا باعث ہے کہ اس کے تیار کرنے میں تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء اور مفسرین کرام کی کاوشوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے اور یوں اسے تمام مکاتبِ فکر کے لئے قابل قبول بنا دیا گیا ہے۔ اس نصاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی فرقہ واریت یا کسی قسم کی عصبیت کی بُو تک نہیں پائی جاتی بلکہ قرآن کی آفاقی دعوت کو محور بنایا گیا ہے۔ اس سے یہ اُمید پیدا ہو گئی ہے کہ ہمارے بچے اور بچیاں اس نصاب کو پڑھ کر ہر قسم کے لسانی، گروہی، نسلی، قومی، علاقائی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے آزاد ہو کر خالص قرآن و سنت کے ذریعے اپنے آفاقی دین "اسلام" کا فہم حاصل کر سکیں گے۔ گویا یہ نصاب فرقوں اور گروہوں میں تقسیم اس اُمت کو ایک بار پھر واحد بنانے کے لئے واحد اُمید کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا محمد مظفر شیرازی صاحب (فاضل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ، وائس چانسلر جامعہ عمر بن عبد العزیز الاسلامیہ سیالکوٹ)

یہ نصاب سلیس اور سہل ہے۔ چھوٹی عمر کے طلبہ کے لئے نہایت مفید اور آسان ہے۔ بعض آیات کے ساتھ دیئے ہوئے نقشہ جات کی وجہ سے طلبہ کے لئے انتہائی دلچسپ ہے۔ طلبہ کی ذہنی استعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہستی پاک قرآنِ کریم کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی اس عمدہ کاوش کو دنیا میں باعث برکت اور آخرت میں باعث نجات بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد محسن نقوی صاحب (ماہر تعلیم)

الحمد للہ! زیر نظر سلسلۂ کتب ہمارے برادرانِ دینی علماء و فضلاء نے ترتیب دیا ہے۔ جدید اسلوب کے ذریعہ قرآنِ مجید کے مختلف مقامات کا مطالعہ، اس کی زبان و بیان کی تشریح، حلّ مطالب، تمرینات، شگفتہ بیانی نیز تعقید سے پاک اسلوب اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلۂ کتب کے مصنفین، مرتبین، حسن افزائی کے ذمہ دار حضرات اور ناشرین کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور طالبانِ قرآن کو اس سلسلۂ کتب سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا محمد سیف البر سکر گاہی صاحب (فاضل وفاق المدارس العربیہ، مرکزی ناظم اعلیٰ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن)

دی علم فاؤنڈیشن نے اکابرین کی تفاسیر وتراجم کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر اسکولز کے طلبہ کیلئے جو نصاب ترتیب دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسباق کا حاصل، تمارین اور گھریلو سرگرمیاں وغیرہ متعلمین ومتعلمات کیلئے انتہائی مفید ثابت ہونگی ان شاء اللہ۔ امید واثق ہے کہ یہ نصاب فہم قرآن حکیم کیلئے انتہائی مؤثر کردار ادا کریگا۔ اس میں سب سے زیادہ خاص بات یہ ہے کہ جملہ نصاب میں ان اُمور اور تشریحات کو بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے جس میں عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کا یہ ذہن بنے گا کہ ہمارا دین اختلافات کا مجموعہ نہیں ہے اس طرح قربتوں کو فروغ ملے گا اور جو فاصلے بلکہ خلیجیں مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہیں وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) دل وجان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ ذمہ داران کی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ادارے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب (مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی)

اس کتاب میں بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے، مجموعی لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ بہاولپور)

قرآن کریم ہی مسلمانوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح وبہبود کا واحد ضامن ہے۔ افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ جس قوم کو یہ کتاب عطا کی گئی وہی آج اس کتاب سے بیگانہ اور انجان نظر آتے ہیں۔ دین بیزاری اور مغربیت کی چکا چوند کے اس دور میں بعض اہلِ دل ایسے بھی ہیں جو قرآن کریم کی تعلیمات کو سہل سے سہل انداز میں ڈھال کر گھر گھر پہنچانے کی سعی کر رہے ہیں۔ انہی باہمت لوگوں میں دی علم فاؤنڈیشن کے اصحاب بھی ہیں۔ جنہوں نے ماشاء اللہ علماء کرام کی زیر نگرانی سکول کالج کی درس گاہوں کے لئے انتہائی آسان اور جدید طرزِ تدریس سے ہم آہنگ مطالعہ قرآنِ حکیم کا نصاب تشکیل دیا ہے۔ مجموعی طور پر نصاب اپنی ترتیب اور انتخابِ مضامین کے لحاظ سے بہترین ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کے تمام رفقاء کار اس خدمت کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ ﷻ ان حضرات کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور امت کو تا دیر ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جسٹس دوست محمد خان صاحب (جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان)

"مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا نصاب اسلامی اقدار کی نشو نما میں گراں قدر خدمت ہے جو قابل ستائش ہے کیونکہ قرآنی علوم اوج ثریا اور دل بینا عطا کرتے ہیں۔ علم فاونڈیشن کی طرف سے یہ کوشش دوسرے تدریسی اداروں کو بھی رہنمائی مہیا کرے گی۔ اس کا مطالعہ جاں گداز ہے۔ بصارت کے ساتھ بصیرت کو اجاگر کرنے والا ہے تاکہ قوم کے معماروں کا مستقبل تاریکی سے پرے رہے۔ اللہ آپ کو سلامت اور خوش رکھے۔

مولانا ڈاکٹر قاری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب (چیئرمین القرآن ایجوکیشن ٹرسٹ، انچارج فیصل مسجد اسلام آباد)

دی علم فاؤنڈیشن کا مرتب کردہ نصاب مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات پاکستان کے لاکھوں عصری و دینی تعلیمی اداروں کے طلبہ کے علم وعمل، کردار واخلاق اور فکری نشو نما کے لئے سنگ میل کا کام دے گا۔ جس کے ذریعہ ہم نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی اخلاق قدروں اور گم کردہ قائدانہ مقام سے آشنا ہوں گے بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے مؤثر اور مفید ثابت ہونگے، مطالعۂ قرآن حکیم کورس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر طرح کی فرقہ ورانہ سوچ سے بلند تر اور اتحادِ امت کا ترجمان ہے۔

ونگ کمانڈر ڈاکٹر مولانا ضمیر اختر خان صاحب (ڈائریکٹر شعبہ امورِ دینیہ۔ پاکستان فضائیہ، فاضل علوم اسلامیہ)

دی علم فاؤنڈیشن نے عصری تعلیمی اداروں کے لئے مطالعۂ قرآن حکیم کا نصاب ترتیب دے کر ملت اسلامیہ پاکستان کی خاص طور پر اور امت مسلمہ کی عام طور پر خدمت کا عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ علم فاؤنڈیشن کا بڑا کارنامہ (Herculean Task) پورے قرآن مجید فرقان حمید پر محیط ان کتب کی ترتیب وتدوین ہے۔

Prof. Dr. Masoom Yasinzai (Rector International Islamic University-Islamabad)

Its very impressive work on Quranic teachings 'Mutalae Quran-e- Hakeem'.I am greatly impressed by the ILM Foundation approach for introducing Quranic teaching with the help of stories of prophets and from the grass root level. Surely, ILM Foundation work will make a sustainable impact on the lives of future generations in their personal lives as practicing Muslims and in the society at large.

دی سیٹیزن فاؤنڈیشن (شعبۂ نصاب)

مختلف رنگوں کا استعمال بچوں کے لئے بہت interactive ہے اور قرآن فہمی میں معاون ہے۔ اس کتاب کی مشقیں بہت اچھی ہیں۔ اس نصاب میں کوئی ایسا مواد نہیں جس سے طلباء وطالبات میں انتہاپسندی پیدا ہو رہی ہو۔ نصابِ قرآن بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی بہت معاون ہے۔ بحیثیت مجموعی بہت اچھی کاوش ہے یقیناً اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

مفتی محمد قمر الحسن صاحب (استاد الحدیث جامعہ حمادیہ، شرعیہ ایڈوائزر ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن، ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

طلباو طالبات میں اسلامی کردارو تشخص اور ایمانی جذبہ و قوت پیدا کرنے کے لئے اس میں جو محنت کی گئی ہے اس کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے آفرین کے الفاظ نکل گئے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کا مقصد اور جاندار خلاصہ کا پیش کرنا بڑا مفید ہے۔ ”علم و عمل کی باتیں“ کے عنوان قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایت سے آگاہی دلانے کا طریقہ بھی نہایت مؤثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو دین کی اشاعت اور جذبہ ایمانی کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

قاری سید علی عابد نقوی صاحب (اعزازی مشیر اسلامی نظریاتی کونسل، منتظم اعلیٰ امامیہ دار التجوید، بین الاقوامی قصر قرآنِ پروجیکٹ اسلام آباد)

مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ ادارہ نے مسلکی اختلافات سے پرہیز کرتے ہوئے طلباء و طالبات میں حقیقی قرآنی روح سے آگاہ کرنے کا بہترین اہتمام کیا ہے۔ میں اس عمل کو قابل تحسین قرار دیتا ہوں۔ وزارتِ مذہبی امور سے چالیس سال سے مربوط ہوں۔ علم فاؤنڈیشن کے افراد ادارہ میں ملازمت نہیں بلکہ نظریاتی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ موجودہ پر اشوب دور میں علم فاؤنڈیشن کا قرآنی حوالے سے کام بہت بلند ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

مفتی محمد منظور علی خان قادری حنفی صاحب (فاضل علوم شرقیہ، خطیب اعلیٰ غوثیہ مسجد، گلشن حدید کراچی)

پانچویں کلاس سے دسویں کلاس کے بچوں کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کے قرآنی واقعات پر مشتمل جو نصاب پیش کیا گیا ہے یہ بچوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ اس ترجمہ میں کسی مقام پر مجھے کوئی غلطی یا بے ادبی نظر نہیں آئی۔ یہ ترجمہ مسلک اہلسنت کے مطابق بالکل درست ہے۔ اس وقت اس کام کے لئے جو لوگ جانی اور مالی تعاون کر رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

Muhammad Rafique Tahir (Joint Education Adviser, Ministry of Federal Education Govt of Pakistan.)

The ILM Foundation has devised the Holy Quran Urdu translation books / course consists of seven parts. The Ministry of Federal Education & Professional Training has constituted a committee which consist of representatives of Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan to reach consensus regarding translation of Holy Quran and Teachers Guide. The process of review is going on successfully. The council of Islamic Ideology has also highly appreciated this effort and suggested to form an Ulema Committee for providing guidelines.

The Ministry of Federal Education and Professional Training too appreciate the efforts of The ILM Foundation and term it as an excellent support towards the implementation of Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2017.

نوٹ: الحمدللہ مذکورہ بالا علماء کرام اور معزز شخصیات کے علاوہ بھی دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہان، علماء کرام اور ماہرین تعلیم نے اپنے قیمتی تاثرات سے نوازا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

نوٹ: تلاوتِ قرآن، فہم قرآن اور تجوید کی اہمیت مع قرآنِ حکیم کی بنیادی معلومات مطالعہ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اور تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔

۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔

۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔

۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔

۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت واطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہار خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری امت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء وطالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیے جنھوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کیلئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کرسکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔

۵۔ قرآن حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ ﷺ نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

سبق:۱

صاحبِ قرآن۔۔۔۔ ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبان قرآنِ حکیم

۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور فرشتوں کا درود بھیجنا اور مومنین کو درود و سلام بھیجنے کا حکم

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر، اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (سورۃ الاحزاب، آیت:۵۶)

۲ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عامہ

آپ فرما دیجئے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (سورۂ اعراف، آیت:۱۵۸)

۳ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نورِ الٰہی

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔ (سورۂ المائدہ، آیت:۱۵)

۴ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ۔۔۔۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اس نعمت پر احسان جتلانا۔

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا ایمان والوں پر جب اس نے ان میں عظمت والا رسول بھیجا ان ہی میں سے۔ (سورۂ آل عمران، آیت:۱۶۴)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے مزکی اور معلم کتاب وحکمت بن کر آنا

وہ رسول تلاوت کرتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ (سورۂ آل عمران، آیت:۱۶۴)

۶ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مقام محمود (شفاعت کبریٰ) کا اعزاز

یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر جلوہ گر فرمائے گا۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۷۹)

۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت ورضا پر قبلہ کی تبدیلی

بے شک ہم دیکھ رہے ہیں آپ کے رخ (انور) کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا تو ہم ضرور آپ کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس پر آپ راضی ہیں۔ پس آپ پھیر لیں اپنا رُخ (انور) مسجد حرام کی طرف۔ (سورۃ البقرہ، آیت:۱۴۴)

۸ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک کی برکت سے امت کا عذاب سے محفوظ ہونا

ایسا نہیں کہ اللہ انہیں عذاب دے جبکہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان میں موجود ہیں۔ (سورۃ الانفال، آیت:۳۳)

۹ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غنی کرنا

اور ان منافقین کو یہی برا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان مومنین کو اپنے فضل سے (کیوں) غنی کر دیا۔ (سورۃ توبہ، آیت:۷۴)

۱۰ طلبِ مغفرت کے لئے رحمۃ اللعالمین ﷺ کی خدمت میں حاضری کا حکم

اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آ گئے ہوتے آپ (ﷺ) کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے اور رسول (بھی) ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا۔ (سورۃ النساء، آیت:۶۴)

۱۱ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حبیبِ مکرم ﷺ کا تمام امتوں پر گواہ ہونا

پھر کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک، ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب ﷺ! ہم آپ کو ان تمام لوگوں پر گواہ بنا کر پیش کریں گے۔ (سورۃ النساء، آیت:۴۱)

۱۲ رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خاص مدد

اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو (جان لو کہ) اللہ نے اس وقت ان کی مدد کی جب کفار نے انہیں نکالا تھا۔ (سورۃ توبہ، آیت:۴۰)

۱۳ حضورِ اکرم ﷺ کی دُعا۔۔۔ دلوں کا چین اور قرار

(اے محبوب ﷺ!) ان کے مال سے زکوٰۃ لیجیے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک اور بابرکت بنائیں اور آپ ان کے لئے دعا فرمائیں کیونکہ آپ کی دعا ان کے دلوں کا سکون و قرار ہے۔ (سورۃ توبہ، آیت:۱۰۳)

۱۴ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی معیّت

جب وہ اپنے صاحب (رفیقِ سفر، صحابی) سے فرما رہے تھے غمگین نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (سورۃ توبہ، آیت:۴۰)

۱۵ رسول اللہ ﷺ کا مومنین سے قرب

نبی (کریم ﷺ) مومنین کی جانوں سے بڑھ کر ان پر حق رکھتے ہیں۔ (سورۃ الاحزاب، آیت:۶)

۱۶ حضور ﷺ سے بیعت کرنا۔۔۔ درحقیقت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے بیعت کرنا

بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (سورۃ فتح، آیت:۱۰)

۱۷ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے عمل کو اپنا فعل قرار دینا

جب آپ نے (خاک) پھینکی تو آپ نے (خاک) نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ (سورۃ انفال، آیت:۱۷)

۱۸ سید المرسلین ﷺ کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا خیرِ کثیر عطا فرمانا

بے شک ہم نے آپ کو خیرِ کثیر عطا فرمائی۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۱)

۱۹ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔۔۔۔ عین اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی اطاعت

جس نے رسول کی اطاعت و فرماں برداری کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (سورۃ النساء، آیت:۸۰)

۲۰ نبی کریم ﷺ کا فیصلہ۔۔۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فیصلہ۔۔۔ اس پر غیر مشروط عمل کرنا ضروری

اور کسی مسلمان مرد و عورت کو یہ حق حاصل نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ان کے) کسی کام کا فیصلہ فرما دیں تو ان کے لئے اپنے اس کام میں کوئی اختیار باقی رہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت:۳۶)

۲۱ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رات کے قلیل حصّہ میں بابرکت مقامات کی سیر کرانا

پاک ہے وہ جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (خاص) بندے کو مسجد الحرام سے اس مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش میں ہم نے برکتیں رکھیں تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، یقیناوہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل، آیت:۱)

۲۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت ـــــــ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا اپنے ذمۂ کرم میں لینا

اور اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔ (سورۃ المائدہ، آیت:٦٧)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصیات و معجزات

۱ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پسینہ مبارک خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔

۲ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں سے لگایا(چوما) تو انھوں نے مبارک ہاتھوں کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

۳ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس جگہ بیٹھتے بعض اوقات درخت کا سایہ اس طرف جھک جاتا تھا۔

۴ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پتھر اور درخت سلام کیا کرتے تھے۔

۵ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لعابِ دہن مبارک کڑوے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا۔

٦ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کو تمام موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک وقت دور و نزدیک سے برابر سنا۔

۷ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب سویا کرتے تھے تب بھی آپ کا دل بیدار رہتا تھا۔

۸ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور دیگر فرشتوں نے مل کر بدر و اُحد میں مشرکین سے جنگ کی۔

۹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا کی وجہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور اس کے خوشبودار پودوں سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

۱۰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹایا۔

۱۱ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشرکین کے معجزہ طلب کرنے پر انہیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔

رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور عملی زندگی

۱ بہترین مسلمان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۲ قیامت میں رسول اللہ ﷺ کا قرب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ قرب مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والوں کو حاصل ہو گا۔

۳ بھلائی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھلائی کی تلقین کرے اسے بھلائی کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔

۴ علم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے نکلتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔

۵ دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

۶ حیا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دین کے اخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

۷ اخلاق

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کر دوں۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو تم میں اچھے اخلاق والے ہوں۔

۸ فضیلت کا معیار تقویٰ۔۔۔۔نہ کہ رنگ و نسل

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی سرخ یا کالے سے بہتر نہیں ہو مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ میں بڑھ جاؤ۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔اے لوگو! غور سے سنو، بے شک تمہارا رب ایک ہے، اور بے شک تمہارے باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر (کوئی فضیلت ہے) اور نہ کسی کالے کو گورے پر، فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر ہے۔کیا میں نے بات پہنچا دی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تبلیغ کا حق ادا فرما دیا۔

۹ شفاعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔

۱۰ صدقہ کرنے سے مال اور معاف کرنے سے مرتبہ کم نہیں ہوتا

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے! تو (میری رضا کی خاطر اپنی کمائی سے) خرچ کر، میں تجھے عطا فرماؤں گا۔

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا! صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی اور قصور معاف کر دینے سے اللہ ﷻ بندے کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو بندہ اللہ ﷻ کی رضا کے لئے عاجزی و انکساری اختیار کرے اللہ ﷻ اس کو بلند و بالا کر دیتا ہے۔

۱۱ ضرورت مندوں کو کھلانے، پلانے اور پہنانے کی بہترین جزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی مسلمان نے دوسرے مسلمان کو کپڑے پہنائے جس کے پاس پہننے کو کچھ نہ تھا اللہ ﷻ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے دوسرے مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا اللہ ﷻ اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا، اور جس مسلمان نے پیاس کی حالت میں دوسرے مسلمان کو پانی پلایا تو اللہ ﷻ اس کو جنت کی سربمہر شراب طہور پلائے گا۔

۱۲ فوت شدہ افراد کی طرف سے صدقہ

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ (فوت ہونے سے پہلے) کچھ بول سکتیں تو وہ ضرور صدقہ کرتیں، پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا ثواب ان کو پہنچ جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں (پہنچ جائے گا)۔

۱۳ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ ہوتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی تم خرچ کرو وہ تمہارے لئے صدقہ ہے یہاں تک کہ (ایک) لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۴ بیوی کے حقوق

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، بیوی کا خاوند پر حق کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب خود کھائے تو اسے (بھی) کھلائے اور جب خود پہنے تو اسے (بھی) پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مارے، نہ اسے برا بھلا کہے، اور گھر کے علاوہ تنہا کہیں نہ چھوڑے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سُبحانہٗ وَتَعَالٰی کے نزدیک معزز و مکرم ہونے کا معیار تقویٰ ہے۔ لہٰذا ہمیں پاکیزگی اور تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔
۲- ہمیں اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے کسی کو کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے تاکہ ہم بہترین مسلمان بن سکیں۔
۳- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ہمیں کثرت سے درود پڑھنا چاہیے تاکہ قیامت کے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہو سکے۔
۴- ہمیں خود بھی بھلائی کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھلائی کی تلقین کرنی چاہیے۔
۵- ہمیں زندگی کا ہر لمحہ حصولِ علم میں بسر کرنا چاہیے تاکہ جنت کی راہ آسان ہو۔
۶- ہمیں شرم و حیاء اور زندگی کے ہر شعبے میں حسنِ اخلاق کو اپنانا چاہیے۔
۷- اللہ سُبحانہٗ وَتَعَالٰی کی طرف سے بہترین جزا حاصل کرنے کے لئے ہمیں ضرورت مندوں اور غریبوں کو کھلانا، پلانا اور لباس مہیا کرنا چاہیے۔
۸- معاف کر دینے سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور عاجزی و انکساری اختیار کرنے سے انسان کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔
۹- اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔
۱۰- اپنی بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا اور اس کی مناسب انداز پر دیکھ بھال کرنا مرد پر لازم ہے۔

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ آلِ عمران کی آیت: ۱۶۴ میں نعمتِ عظمٰی کا ذکر کیسے کیا گیا ہے؟

____

____

۲- کس مبارک ہستی کی رضا و خواہش پر قبلہ تبدیل کیا گیا؟

____

____

۳- سورۃ الاحزاب کی آیت: ۵۶ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

____

____

۴- سورۃ توبہ آیت: ۷۴ کی روشنی میں واضح کریں کہ منافقین کو کون سی بات بُری لگی؟

____

____

۵- آپ ﷺ کی دعا کا حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے باغ پر کیا اثر ہوا؟

____

____

۶- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو کیسا پایا؟

____

____

سوال ۲ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ______ کر بیٹھے تھے تو آ گئے ہوتے آپ (ﷺ) کے پاس پھر اللہ سے ______ طلب کرتے اور رسول (بھی) ان کے لئے ______ طلب کرتے تو وہ ضرور پاتے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کو بہت ______ قبول کرنے والا، بے حد ______ فرمانے والا۔

(۲) (اے محبوب ﷺ!) آپ ان کے ______ میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ جس کے ذریعے آپ انہیں (گناہوں سے) ______ فرما دیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) ______ بخش دیں اور ان کے حق میں ______ فرمائیں، بے شک آپ کی ______ ان کے لئے (باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

(۳) آپ ﷺ کے خطبہ ______ کو تمام موجود ______ نے بیک وقت ______ اور ______ سے برابر سنا۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حصولِ ______ کے لئے نکلتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ______ کی راہ آسان کر دیتا ہے۔

(۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے ______ پر ______ کی نیت سے ______ کرے تو وہ اس کے حق میں ______ ہوتا ہے۔

(۶) جس مسلمان نے دوسرے مسلمان کو ______ کی حالت میں ______ کھلایا اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اس کو ______ کے ______ کھلائے گا۔

گھریلو سرگرمی

❁ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات کی چند خصوصیات و معجزات اپنے گھر والوں کو سنائیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۲۲

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

(سورت نمبر:۹۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے چاشت کی نماز میں سُوْرَۃُ الشَّمْس اور سُوْرَۃُ الضُّحٰی تلاوت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔(طبرانی) اس سورت میں نبی کریم ﷺ کی عظیم شخصیت کے اہم ترین اوصاف، آپ ﷺ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انعامات اور احسانات کا بیان ہے۔ ابتدا میں آپ ﷺ کی قرآنِ حکیم سے محبت کا ذکر ہے۔ جب کچھ عرصہ کے لئے آپ ﷺ پر وحی کے نازل ہونے کا سلسلہ رُک گیا تو آپ ﷺ انتہائی غمگین ہو گئے۔ کفّار نے بھی وحی کے نہ آنے پر آپ ﷺ کو طعنے دیئے۔ اس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلّی دی کہ نہ ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو اکیلا چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ ﷺ سے ناراض ہوا ہے۔ مشکلات کا دور مختصر ہے اور آپ ﷺ کے لئے ہر آنے والا وقت پہلے سے بہتر ہو گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ ﷺ کو ایسی نعمتوں سے نوازے گا جس سے آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ ﷺ کو بکثرت عنایات مثلاً ختم نبوت، تکمیل دین، غلبہ دین، معجزات، بہترین امت، شفاعت کُبریٰ، امت کی مغفرت، حوضِ کوثر، اور مقام محمود جیسی بہت سی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ آپ ﷺ پر احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ یتیمی کی حالت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی پرورش کا اہتمام آپ ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب اور چچا جناب ابو طالب کے ذریعے فرمایا۔ آپ ﷺ کو نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور اپنی معرفت کاملہ عطا فرمائی۔

ابتداء حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سارا مال اور پھر مالِ غنیمت و مال فئی یہاں تک کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما کر آپ ﷺ کو غنی بنا دیا۔

سورت کے آخر میں آپ ﷺ کے ذریعے اُمّت کو تلقین کی گئی ہے کہ نہ یتیموں کے ساتھ سختی کی جائے اور نہ ہی مانگنے والوں کو جھڑکا جائے۔ نیز لوگوں کے سامنے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا جائے کیونکہ یہ عمل نعمتوں پر شکر کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰہِ	مِنَ	الشَّیْطٰنِ	الرَّجِیْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے				

بِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے			

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾	وَالَّیْلِ	اِذَا	سَجٰی ۙ﴿۲﴾	مَا	وَدَّعَکَ	رَبُّکَ
قسم ہے چڑھتے دن کی روشنی کی۔ اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔ آپ (ﷺ) کے رب نے نہ تو آپ (ﷺ) کو چھوڑا ہے						

وَمَا	قَلٰی ؕ﴿۳﴾	وَلَلْاٰخِرَۃُ	خَیْرٌ	لَّکَ	مِنَ	الْاُوْلٰی ؕ﴿۴﴾
اور نہ وہ (آپ ﷺ سے) ناراض ہوا۔ اور یقیناً ہر آنے والا (وقت) بہتر ہے آپ (ﷺ) کے لئے پہلے (گزرے وقت) سے۔						

وَلَسَوْفَ	یُعْطِیْکَ	رَبُّکَ	فَتَرْضٰی ؕ﴿۵﴾
اور عنقریب آپ (ﷺ) کو آپ (ﷺ) کا رب (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ (ﷺ) راضی ہو جائیں گے۔			

اَلَمْ	یَجِدْکَ	یَتِیْمًا	فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾	وَوَجَدَکَ	ضَآلًّا
کیا (اللہ نے) آپ (ﷺ) کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے ٹھکانا عطا فرمایا؟ اور اس نے آپ (ﷺ) کو (حق کی) تلاش میں پایا					

فَھَدٰی ۪﴿۷﴾	وَوَجَدَکَ	عَآئِلًا	فَاَغْنٰی ؕ﴿۸﴾	فَاَمَّا	الْیَتِیْمَ	فَلَا	تَقْھَرْ ؕ﴿۹﴾
تو راہ دکھائی۔ اور آپ (ﷺ) کو تنگ دست پایا تو اس نے غنی فرما دیا۔ تو آپ (ﷺ) یتیم پر سختی نہ فرمائیں۔							

ع ١١

وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۧ﴿۱۱﴾

اور مانگنے والے کو نہ جھڑکیں۔ اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب بیان فرمائیں۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- جیسے دن کے بعد رات کے وقفہ میں حکمت ہے اسی طرح وحی میں وقفہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت کے مطابق تھا۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:۱تا۳)
۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کبھی بھی اپنے انبیاء کرام علیہم السلام سے ناراض ہو کر انہیں تنہا نہیں چھوڑتا۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:۳)
۳- انبیاء کرام علیہم السلام کو ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمایت و مدد حاصل رہتی ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:۳)
۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال فضل عطا فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آنے والی ہر گھڑی کو پچھلی گھڑی سے بہت بہتر قرار دیا ہے۔اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دنیاوی اور اخروی دونوں لحاظ سے قربِ الٰہی کے درجات میں ترقی اور بے شمار فضائل شامل ہیں جو صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عطا فرمائے گئے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:۴)
۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس عطا سے راضی ہو جائیں گے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:۵)
۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسان کی تمام مشکلات کو دور فرمانے والا اور اُس کی تمام ضروریات کو پورا فرمانے والا ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:۶تا۸)
۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہم سب پر بے شمار احسانات ہیں۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:۶تا۸)
۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہدایت ان کو عطا فرماتا ہے جن کے دل میں ہدایت کی سچی طلب ہوتی ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:۷)
۹- معاشرے کے محروم طبقات کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پسند ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:۹تا۱۱)
۱۰- ریاکاری سے بچتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا لوگوں کے سامنے ذکر کرنا بھی حکمِ الٰہی کی تعمیل اور اس کے شکر کا ایک طریقہ ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:۱۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) مشرکینِ مکّہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا طعنہ دے رہے تھے؟
(الف) شاعر ہونے کا　(ب) جادو گر ہونے کا　(ج) وحی کے رک جانے کا

(۲) سورت کے آغاز میں کن کی قسم ذکر کی گئی ہے؟
(الف) سورج اور چاند　(ب) دن اور رات　(ج) زمین اور آسمان

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کس نے کی؟
(الف) حضرت عبد المطلب　(ب) ابو لھب　(ج) حضرت عبد اللہ

(۴) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس کے مال کے ذریعہ غنی کر دیا؟
(الف) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا　(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا　(ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

(۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت کا لوگوں کے سامنے ذکر کرنا کس کا ذریعہ ہے؟
(الف) تکبر　(ب) شکر　(ج) دکھاوے

سوال ۲ نیچے دیئے گئے جملوں کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

	رب ناراض نہیں ہوا
	رب کی نعمتوں کا ذکر کیجیے
	اللہ ﷻ نے ٹھکانا عطا فرمایا
	یتیم پر سختی نہ کیجیے
	مانگنے والے کو نہ جھڑکیئے

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- یہ سورت کن حالات میں آپ ﷺ پر نازل کی گئی؟

۲- اس سورت میں آپ ﷺ پر اللہ ﷻ کے کن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۳- یتیموں کے ساتھ ہمارا کیسا برتاؤ ہونا چاہیے؟

۴- مانگنے والوں کے ساتھ ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے؟

۵- اللہ ﷻ کی نعمتوں پر ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے؟

گھریلو سرگرمی

- ایک فہرست بنا کر بتایئے کہ روزانہ کن کن موقعوں پر ہمیں اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

- یتیموں اور غریبوں سے متعلق کوئی دو آیات تلاش کر کے ان کا ترجمہ لکھیں۔

- نیچے دیئے گئے چارٹ میں اپنے اوپر ہونے والے اللہ ﷻ کے چند احسانات کا ذکر کریں۔

اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

١
٢
٣
٤
٥
٦
٧
٨

دستخط استاد مع تاریخ:

دستخط والدین مع تاریخ:

سبق:۲۳

سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح

(سورت نمبر:۹۴، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں سُوْرَۃُ الضُّحٰی کے بعد نازل ہوئی۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ سے خصوصی خطاب فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی عزت و عظمت کا ذکر فرما کر آپ ﷺ کی دل جوئی اور تسلی فرمائی گئی ہے۔ سُوْرَۃُ الضُّحٰی کی طرح اس سورت میں بھی آپ ﷺ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و احسان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابتدائی آیات میں آپ ﷺ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے عطا کی جانے والی تین بڑی نعمتوں کا بیان ہے۔ ایک یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو علم و حکمت، ہدایت اور نبوت کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے کشادہ فرمایا۔ دوسرا یہ کہ اپنی قوم کو جہالت، ظلم و زیادتی اور شرک کرتا دیکھ کر آپ ﷺ پر رنج و غم کا جو بوجھ پڑ رہا تھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بوجھ کو دور فرمایا۔ تیسرا یہ کہ آپ ﷺ کے ذکرِ مبارک کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خوب بلند فرمایا۔ یعنی اب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مبارک نام کے ساتھ آپ ﷺ کا مبارک نام بھی لیا جاتا رہے گا جیسے کہ کلمے، اذان اور نماز وغیرہ میں لیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ جن مشکل مراحل سے آپ ﷺ گزر رہے ہیں وہ چند روزہ ہیں اور ان مشکلات کے ساتھ آسانیاں ہیں۔ اس سورت کے آخر میں آپ ﷺ کو تلقین فرمائی گئی کہ جب آپ ﷺ اسلام کی دعوت کو پھیلانے کی جدوجہد سے فارغ ہوا کریں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے لئے مزید کوشش کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾

کیا ہم نے آپ (ﷺ) کی خاطر آپ (ﷺ) کا سینہ کشادہ نہیں فرما دیا؟ اور ہم نے آپ (ﷺ) سے آپ (ﷺ) کا (وہ) بوجھ اتار دیا۔

الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾

جس نے آپ (ﷺ) کی کمر جھکا دی تھی۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کی خاطر آپ (ﷺ) کا ذکر بلند فرما دیا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾

تو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع ۱

تو جب آپ (ﷺ) تبلیغ کی ذمہ داری سے) فارغ ہو جایا کریں تو (عبادت میں) محنت فرمائیں۔ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں۔

علم وعمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک کو علم وحکمت اور نور معرفت کے لئے کشادہ فرمایا۔ (سورۃ الانشراح، آیت:۱)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ورسالت کے فرائض کی ادائیگی کے لئے بڑا وسیع حوصلہ عطا فرمایا۔ (سورۃ الانشراح، آیت:۱)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عام عذاب میں مبتلا نہ کرنے اور آئندہ قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبول شفاعت کا وعدہ فرما کر آپ کے بوجھ کو ہلکا فرمادیا۔ (سورۃ الانشراح، آیت:۲،۳)

۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اپنی امت کے لئے فکر مند اور اس کی بھلائی کے بہت زیادہ چاہنے والے تھے۔ (سورۃ الانشراح، آیت:۲،۳)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص مقام محبوبیت ہے یہی وجہ ہے کہ کلمۂ شہادت، اذان، اقامت، خطبہ، تشہد اور درود وغیرہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی نام مبارک لیا جاتا ہے۔ کوئی وقت ایسا نہیں جس میں کہیں نہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر نہ ہو رہا ہو۔ (سورۃ الانشراح، آیات:۱تا۴)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا اور آخرت میں نہایت بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ (سورۃ الانشراح، آیت:۴)

۷- ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی آتی ہے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:۵،۶)

۸- تمام مشکلات مختصر وقت کے لئے ہوتی ہیں لہٰذا اُن سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:۵،۶)

۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت وریاضت کے بعد ہمیں دعا کا بھی خصوصی اہتمام کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الانشراح۔ آیت نمبر ۷،۸)

۱۰- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دینے والوں کو بھی فارغ اوقات میں خود بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد اور عبادت کے لئے خصوصی کوشش کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:۷،۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کتنے انعامات کا ذکر ہے؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار

(۲) ہر مشکل کے ساتھ کیا ہے؟

(الف) عذاب (ب) آسانی (ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی

(۳) اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس سے خطاب فرمایا ہے؟

(الف) تمام انسانوں (ب) تمام مسلمانوں (ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۴) ایک نیک شخص لوگوں کے بارے میں کس وجہ سے زیادہ پریشان ہوتا ہے؟

(الف) بیماری (ب) بھوک (ج) گناہ

(۵) اس سورت میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کس چیز کا ذکر فرمایا؟

(الف) اُمّت (ب) خوب صورتی (ج) دل جوئی

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ جملوں سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۱	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بلند فرمایا
آیت نمبر ۲	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوجھ اتار دیا
آیت نمبر ۴	مشکل کے ساتھ آسانی ہے
آیت نمبر ۶	رب کی طرف رغبت کیجیے
آیت نمبر ۸	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ کشادہ فرمایا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- شرحِ صدر سے کیا مراد ہے؟

۲- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر کون سا بوجھ تھا جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی رحمت سے اُتار دیا؟

۳- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیسے بلند فرمایا؟

۴- اس سورت کے آخر میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا خصوصی تلقین فرمائی؟

۵- اس سورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کون کون سے انعامات کا ذکر کیا گیا ہے؟

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور رنگ بھریں۔
- آپ ﷺ کی شان میں چند نعتیہ اشعار لکھیں۔

____

____

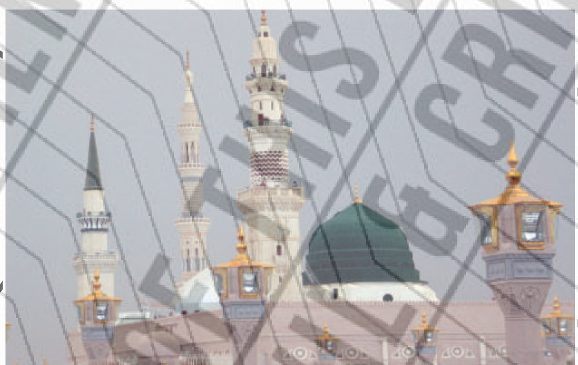
____

____

____

____

- آپ ﷺ کی عبادات کی کوئی چار کیفیات بیان کریں۔



دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

اہم نکات



سبق:۲۴

سُوْرَةُ التِّيْن

(سورت نمبر:۹۵، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ علانیہ تبلیغ فرمارہے تھے اور کفار آپ ﷺ کی دعوت کی مخالفت کر رہے تھے۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم فرمائی ہے جن سے عموماً مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے علاقے مراد لیے جاتے ہیں۔ مثلاً طورِ سینا سے مراد وہ پہاڑ ہے جہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور امن والے شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے جہاں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی۔ اس کے بعد انسان کی دو مختلف کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی کیفیت یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے جس کی نمایاں اور اعلیٰ ترین مثال انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ دوسری کیفیت یہ کہ لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا ہو کر پستیوں میں گر پڑتے ہیں۔ البتہ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کرنے والے لوگ ہی نہ صرف یہ کہ اس پستی میں گرنے سے بچتے ہیں بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں بہترین اجر و ثواب کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔ سورت کے آخر میں دو بڑی حقیقتوں کا بیان ہے یعنی آخرت پر سچے دل سے یقین رکھنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو حقیقی حاکم ماننا۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالتِّيْنِ	وَالزَّيْتُوْنِ ۝١	وَطُوْرِ	سِيْنِيْنَ ۝٢

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طورِ سینا کی۔

وَهٰذَا	الْبَلَدِ	الْاَمِيْنِ ۝٣	لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	فِيْٓ	اَحْسَنِ	تَقْوِيْمٍ ۝٤

اور اس امن والے شہر (مکّہ) کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا۔

ثُمَّ	رَدَدْنٰهُ	اَسْفَلَ	سٰفِلِيْنَ ۝٥	اِلَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ

پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پھیر دیا۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے

فَلَهُمْ	اَجْرٌ	غَيْرُ	مَمْنُوْنٍ ۝٦	فَمَا	يُكَذِّبُكَ	بَعْدُ	بِالدِّيْنِ ۝٧

تو ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ تو اس (حقیقت) کے بعد روزِ جزا کو جھٹلانے پر تمہیں کون سی چیز آمادہ کرتی ہے؟

اَلَيْسَ	اللّٰهُ	بِاَحْكَمِ	الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟ (یقیناً وہی ہے)

ع ١ / ٨

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہم باتوں پر زور دینے کے لئے قرآن حکیم میں مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔(سورۃ التین، آیات:۱تا۳)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو امن والا شہر بنایا ہے چنانچہ اس شہر میں لڑائی جھگڑے اور تمام جانداروں کو تکلیف پہنچانے سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ التین، آیت:۳)

۳- مخلوق میں سے اعلیٰ ترین انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔(سورۃ التین، آیات:۱تا۴)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔(سورۃ التین، آیت:۴)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو جسم کے ساتھ روح بھی عطا فرمائی ہے اور اسے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔(سورۃ التین، آیت:۴)

۶- اگر خواہشاتِ نفس کو قابو میں نہ رکھا جائے تو وہ انسان کو انتہائی پستی میں لے جاتی ہیں۔(سورۃ التین، آیت:۵)

۷- جسم کی غذا کی طرح روح کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ہے ایمان اور نیک اعمال کا اہتمام کرنا۔(سورۃ التین، آیت:۶)

۸- روح کی ضرورتوں کو پورا کر کے یعنی ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے انسان بہترین مقام پا سکتا ہے۔(سورۃ التین، آیت:۶)

۹- آخرت کا انکار کرنے والے روح کی ضرورتوں کو پورا کرنے سے غافل رہتے ہیں۔(سورۃ التین، آیت:۷)

۱۰- قیامت واقع ہو کر رہے گی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس دن تمام معاملات کا فیصلہ فرمائے گا۔(سورۃ التین، آیات:۷تا۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) انسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس میں تخلیق کیا؟

(الف) پستیوں کی پستی　(ب) بہترین صورت　(ج) مٹی

(۲) کوہِ طور کا تعلق کس نبی علیہ السلام سے ہے؟

(الف) حضرت نوح علیہ السلام　(ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کس قسم کے ذریعہ کیا گیا ہے؟

(الف) امن والے شہر　(ب) زیتون　(ج) کوہِ طور

(۴) اس سورت میں کس کو امن والا شہر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) طائف　(ب) مدینہ　(ج) مکّہ

(۵) ایمان اور نیک عمل کرنے والے کے لئے کیسا اجر ہے؟

(الف) عزت والا　(ب) نہ ختم ہونے والا　(ج) شاندار

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

طورِ سینا	
امن والا شہر مکہ	
اللہ سب سے بڑا حاکم ہے	
بہترین صورت	
انجیر اور زیتون	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟

۲۔ تمام مخلوقات میں انسان کا کیا خاص مقام ہے؟

۳۔ اس سورت میں انسان کی کن دو مختلف کیفیات کا ذکر ہے؟

۴۔ اس سورت کے آخر میں کن دو حقیقتوں کا بیان ہے؟

۵۔ بہترین صورت کی حقیقی مثال کون ہیں؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کے آغاز میں اللہ ﷻ نے جن چیزوں کی قسمیں فرمائی ہیں ان کی تصویریں بنا کر وضاحت کریں۔
- ایک چارٹ پر نیکی کے دس کاموں اور گناہ کے دس کاموں کی فہرست بنائیں اور اپنے گھر والوں کو نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی ترغیب دیں۔
- قرآن حکیم سے بہترین اور بدترین انسانوں کی تین مثالیں دیں۔

بہترین انسان	بدترین انسان
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________



دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق: ۲۵ پہلی وحی کا قصّہ

پہلی وحی کے نزول کی تفصیلات احادیث کی تمام ہی کتابوں (مثلاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم) میں بیان ہوئی ہیں۔ان تفصیلات کے مطابق جب نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک تقریباً چالیس سال کی ہوئی تو آپ ﷺ پر ظہورِ نبوت کا آغاز اس طرح ہوا کہ آپ ﷺ کو سچے خواب آنے لگے۔ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبحِ روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آجاتا۔پھر آپ ﷺ تنہائی اختیار فرمانے لگے۔ آپ ﷺ اپنا کھانا اور پانی لے کر کئی کئی دن کے لئے غارِ حرا تشریف لے جاتے۔ایک روز جب آپ ﷺ غارِ حرا میں تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی بار تشریف لائے اور اُنہوں نے آپ ﷺ سے کہا کہ "پڑھیئے" آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔اس پر فرشتے نے آپ ﷺ کو بہت زور سے دبایا اور اپنی پوری قوت صرف کر دی اور پھر چھوڑ دیا اور کہا "پڑھیئے" آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر فرشتے نے دوسری مرتبہ آپ ﷺ کو بہت زور سے دبایا اور اپنی پوری قوت صرف کر دی اور پھر چھوڑ دیا اور کہا "پڑھیئے" آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔اس پر فرشتے نے تیسری مرتبہ آپ ﷺ کو بہت زور سے دبایا اور اپنی پوری قوت صرف کر دی اور پھر چھوڑ دیا اور کہا "اقراء"۔"پڑھیئے اپنے رب کے نام سے۔۔۔"اس طرح یہ آیات نازل ہوئیں اور قرآن حکیم کے نزول کا آغاز ہوا۔

رسول اللہ ﷺ ان نازل شدہ آیات کو لے کر گھر واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ پر گھبراہٹ طاری تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو"۔ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو کمبل اوڑھا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گھبراہٹ دُور ہو گئی۔اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پورا واقعہ سنایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو تسلّی دی کہ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔اللہ کی قسم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ آپ ﷺ قرابت داروں کا حق ادا کرتے ہیں بے سہاروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔پھر وہ آپ ﷺ کو اپنے پھوپھی زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔

وہ انجیل کے عالم تھے اور بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔انہوں نے کہا آپ ﷺ پر وہی فرشتہ وحی لے کر آیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آتا رہا ہے۔ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ کو رسالت عطا فرمائے جانے کی خوشخبری دی۔انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی بتایا کہ "جلد ہی آپ کی قوم آپ کو مکّہ سے نکال دے گی۔نبی کریم ﷺ نے (تعجب سے پوچھا) کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ بن نوفل نے کہا کہ بے شک نکال دے گی کیونکہ جب بھی کوئی شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے سچا پیغام اور دین حق لے کر آیا جیسے آپ لائے ہیں تو اس کی قوم نے اس کے ساتھ دشمنی کی اور تکلیف پہنچائی۔اگر میں زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔" مگر ورقہ بن نوفل کا جلد ہی انتقال ہو گیا۔سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات قرآنِ حکیم کی پہلی وحی تھی جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی۔پھر مسلسل تیئس (۲۳) سالوں تک آپ ﷺ پر قرآنِ حکیم تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

سبق:٢٦

سُوْرَةُ الْعَلَق

(سورت نمبر:٩٦،کل رکوع:١،کل آیات:١٩)

تعارف اور شانِ نزول: اس سورت کی پہلی پانچ آیات نبی کریم ﷺ پر غارِ حرا میں قرآنِ حکیم کی پہلی وحی کی صورت میں نازل ہوئیں۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) سورت کا بقیہ حصہ چند سالوں کے بعد نازل ہوا۔ سورت کی ابتدائی پانچ آیات میں علم کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آخرت سے غافل انسان کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ پھر ابوجہل کے بارے میں ذکر ہے جو آپ ﷺ کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکتا تھا۔ سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابوجہل کو اس عمل پر بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ۝٢

آپ(ﷺ) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ۝٣ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ ۝٤ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝٥

آپ(ﷺ) پڑھیے اور آپ(ﷺ) کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ ۝٦ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝٧

ہرگز (نافرمانی) نہیں (کرنی چاہیے مگر) یقیناً انسان ضرور سرکشی کرنے لگتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝٨ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ ۝٩

بے شک (اسے) آپ کے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ بھلا آپ(ﷺ) نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝١٠ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ ۝١١

ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھیے اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝١٢ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٣ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝١٤

یا وہ پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو اچھا ہوتا)۔ بھلا دیکھیے تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥

ہرگز (بے خوف) نہیں (ہونا چاہیے!) اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) پیشانی کے بالوں سے (پکڑ کر) گھسیٹیں گے۔

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ۝١٦ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ ۝١٧ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ ۝١٨

وہ پیشانی (جو) جھوٹی (اور) خطا کار ہے۔ تو وہ اپنی مجلس (والوں) کو بُلا لے۔ ہم بھی (عذاب کے) فرشتوں کو بلا لیں گے۔

السجدة
كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ۝١٩

ع ١ / ١٩
(وہ عذاب سے بے خوف) ہرگز نہیں (ہو)! آپ(ﷺ) اس کی بات نہ مانیں اور سجدہ کریں اور (اللہ کا) قرب حاصل کریں۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں ہر نیک کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یعنی "بِسْمِ اللہ" پڑھ کر کرنا چاہیئے۔(سورۃ العلق، آیت:۱)
۲- انسان کی عظمت کی ایک وجہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم عطا کیا جانا ہے۔(سورۃ العلق، آیات:۱تا۵)
۳- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت کرم فرمانے والا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۳)
۴- اللہ تعالیٰ نے قلم کو علم سیکھنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۴)
۵- اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو تمام علوم سکھائے ہیں۔(سورۃ العلق، آیت:۵)
۶- دنیا میں بُرے اعمال کی سزا نہ ملنے پر اکثر انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی کرتے ہیں۔(سورۃ العلق، آیات:۶،۷)
۷- اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس انسان کو بُرے اعمال سے محفوظ رکھتا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۸)
۸- اللہ تعالیٰ ہمارے ہر اچھے اور بُرے عمل کو دیکھ رہا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۱۴)
۹- اللہ تعالیٰ کے منکروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو ترک کرنے والوں کو سخت سزا سے ڈرایا گیا ہے۔
(سورۃ العلق، آیات:۱۵تا۱۸)
۱۰- سجدہ کی حالت میں بندہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۱۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) انسان کو اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے پیدا فرمایا؟
(الف) پانی سے (ب) آگ سے (ج) جمے ہوئے خون سے

(۲) اس سورت میں پڑھنے کا حکم کتنی مرتبہ دیا گیا ہے؟
(الف) ایک (ب) دو (ج) تین

(۳) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس کے ذریعہ سے علم سکھایا؟
(الف) قلم (ب) جنات (ج) نفس

(۴) انسان کی سرکشی کی ایک وجہ کیا ہے؟
(الف) نبی پر یقین نہ ہونا (ب) دنیا پر یقین نہ ہونا (ج) آخرت پر یقین نہ ہونا

(۵) انسان کی عظمت کس چیز کے حاصل کرنے میں ہے؟
(الف) شہرت (ب) علم (ج) دولت

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	سجدہ کرنا
آیت نمبر ۴	رب کی طرف واپسی
آیت نمبر ۸	رب کے نام سے پڑھنا
آیت نمبر ۱۰	نماز پڑھنا
آیت نمبر ۱۹	قلم اور علم

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- انسان سرکشی کیوں کرتا ہے؟ اور اس سورت میں مذکور سرکش انسان سے کون مراد ہے؟

۲- اس سورت میں ایک بُرے انسان کا آپ ﷺ کو کس کام سے روکنے کا ذکر ہے؟

۳- اس سورت میں بیان کی گئیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نافرمان انسان کی کوئی دو بُرائیاں تحریر کریں؟

۴- اس سورت میں عبد سے کون عظیم المرتبت ذات مراد ہے؟ ان کی کوئی دو خوبیاں بیان کریں۔

۵- انسان اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کس حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ آج قلم اور علم کے کئی ذرائع ہیں مثلاً کمپیوٹر، کتاب اور انٹرنیٹ وغیرہ۔ اِن ذرائع کے پانچ اچھے استعمالات چارٹ پر لکھیں۔
- کسی صاحبِ علم کی مدد سے علم کی فضیلت کے حوالے سے قرآن حکیم کی کسی ایک آیت یا دو احادیث کا ترجمہ تلاش کر کے لکھیں۔

____

____

____

____

____

- علم کے پانچ فوائد نیچے دیئے گئے چارٹ پر لکھیں۔

علم کے فوائد

۱ ______________________________

۲ ______________________________

۳ ______________________________

۴ ______________________________

۵ ______________________________

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۲۷

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

(سورت نمبر:۹۷، کل رکوع:۱، کل آیات:۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں شبِ قدر کی عظمت اور اہمیت کا بیان ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی عمریں گزشتہ اُمتوں کے مقابلے میں چونکہ کم ہیں اس لئے اس اُمت کے اعمال دوسری امتوں کے اعمال کے برابر نہیں ہو سکتے تھے جن کی عمریں زیادہ تھیں۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کی اُمت کو شبِ قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات کی عظمت کی وجہ قرآنِ حکیم کا نازل کیا جانا ہے۔ قدر کے معنیٰ عزت وشرف کے علاوہ تقدیر کے بھی ہیں۔ اس رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایک رمضان سے اگلے رمضان تک تمام مخلوقات کے لئے مقرر کردہ احکامات فرشتوں کے سپرد کیئے جاتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس رات میں پورا قرآنِ حکیم لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا۔ پھر وہاں سے ۲۳ سال کے عرصے میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے حضور ﷺ پر تھوڑا تھوڑا کرکے نازل فرمایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی پانچ طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں تلاش کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے شبِ قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ قیام کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف فرمادے گا" (صحیح بخاری)۔ شبِ قدر میں آپ ﷺ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگنے کی یہ دعا سکھائی ہے "اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، تو معافی کو پسند فرماتا ہے تو تُو مجھے معاف فرمادے۔ (صحیح بخاری)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۭ②

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل فرمایا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۭ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور رُوح (الامین یعنی جبرائیل علیہ السلام) اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ④ سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۧ⑤

ہر (نیک) کام (کے انتظام) کے لئے۔ یہ (رات) فجر کے طلوع ہونے تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔

ع ۱ / ۵

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر میں قرآنِ حکیم نازل فرمایا۔ (سورۃ القدر، آیت:۱)
۲- شبِ قدر کی فضیلت کی وجہ اس رات میں قرآنِ حکیم کا نازل ہونا ہے۔ (سورۃ القدر، آیت:۱)
۳- شبِ قدر نہایت عظمت اور اہمیت والی رات ہے۔ (سورۃ القدر، آیات:۱تا۳)
۴- اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر میں قرآن حکیم نازل فرما کر دنیا کی تقدیر بدل دی۔ (سورۃ القدر، آیات:۱تا۳)
۵- شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے۔ (تعارف سورۃ القدر)
۶- ہمیں شب قدر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے آخری عشرے کی طاق راتوں میں اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کرنی چاہیئے۔ (سورۃ القدر، آیات:۲تا۳)
۷- شبِ قدر میں ہمیں کثرت سے استغفار اور دعائیں مانگنی چاہئیں۔ (تعارف، سورۃ القدر، آیات:۲تا۳)
۸- شبِ قدر کی عبادت کا اجر و ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ (سورۃ القدر، آیت:۳)
۹- شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے بہت سے کاموں کے انتظامات کے لئے اُترتے ہیں۔ (سورۃ القدر، آیت:۴)
۱۰- اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر کو امن و سلامتی والی رات بنایا ہے۔ (سورۃ القدر، آیت:۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قدر کے کیا معنی ہیں؟
(الف) عزت (ب) رات (ج) قدرت

(۲) شبِ قدر رمضان کے آخری عشرے کی کون سی راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے؟
(الف) طاق (ب) جفت (ج) تمام

(۳) شبِ قدر کی عظمت اور اہمیت کی کیا وجہ ہے؟
(الف) رمضان (ب) روزہ (ج) قرآنِ حکیم

(۴) شبِ قدر میں عبادت کا ثواب کتنی عبادت سے زیادہ ہے؟
(الف) ہزار سالوں کی عبادت سے (ب) ہزار مہینوں کی عبادت سے (ج) ہزار دنوں کی عبادت سے

(۵) شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کن کا نزول ہوتا ہے؟
(الف) انسانوں (ب) فرشتوں (ج) جنّوں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

	ہزار مہینوں سے بہتر رات
	فرشتوں کا نزول
	شبِ قدر
	نزولِ قرآن
	سلامتی والی رات

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- شب قدر کی رات کاموں کے انتظام کے لئے کون اُترتا ہے؟

۲- شبِ قدر کی کیا فضیلت ہے؟

۳- اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالیٰ نے قرآنِ حکیم کو کس طرح نازل فرمایا؟

۴- شبِ قدر کب تک سلامتی کی رات ہے؟

۵- شبِ قدر میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر شبِ قدر کی دعا اور اس کا ترجمہ خوب صورتی سے لکھ کر گھر میں لگائیں۔
- ہمیں شبِ قدر میں کیا کرنا چاہیئے تحریر کریں۔

____

____

____

____

- اپنے والدین سے معلوم کر کے قرآنِ حکیم کی اہمیت کے بارے میں پانچ باتیں تحریر کریں۔

قرآنِ حکیم کی اہمیت

۱ ________________

۲ ________________

۳ ________________

۴ ________________

۵ ________________

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین مع تاریخ: ________________

اہم نکات



سبق:۲۸

سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ

(سورت نمبر:۹۸، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: جب سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ نبی اکرم ﷺ پر نازل ہو چکی تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ ﷺ یہ سورت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تلاوت فرما کر سنائیں۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بہت عمدہ قاری تھے)۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر حیرت سے عرض کرنے لگے کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ سے میرا نام لے کر یہ فرمایا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک، تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر (خوشی سے) رونے لگے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم) اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قوموں کو کفر و شرک کی گمراہی سے نکالنے کے لئے اپنے انبیاء و رسل علیہم السلام کو واضح تعلیمات کے ساتھ بھیجا۔ پھر یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو لوگ رسول اور کتاب کے آنے کے بعد بھی ہدایت کا راستہ اختیار نہیں کرتے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے جہنّم ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ہدایت کا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ بہترین مخلوق ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے جنّت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾
اہل کتاب اور مشرکین میں سے جنھوں نے کفر کیا (وہ کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس واضح دلیل (نہ) آجائے۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾
(یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول جو (ان پر) پاکیزہ صحیفے تلاوت فرماتے ہیں۔ جن میں مضبوط (اور درست) احکام ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾
اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہ (اختلاف میں پڑ کر) جدا جدا ہو گئے اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیل آچکی تھی (یعنی رسول اللہ ﷺ)۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ
حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یکسو ہو کر

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط (اور درست) دین ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین میں سے

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جہنم کی آگ میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اور نیک عمل کرتے رہے یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۧ﴿۸﴾ ع ۱/۸
وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس (یعنی اللہ) سے راضی ہوئے یہ (اجر) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل آجانے کے بعد حق اور باطل میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔(سورۃ البینۃ، آیت:۱)

۲- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھیجا جو لوگوں کو قرآنِ حکیم کے سچے احکام سناتے تھے۔(سورۃ البینۃ، آیات:۱ تا ۳)

۳- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی ہدایت کو جان بوجھ کر نظر انداز کرکے انسان کفر و شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(سورۃ البینۃ، آیت: ۴)

۴- تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا یعنی صرف ایک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کرنا۔(سورۃ البینۃ، آیت:۵)

۵- تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قوموں کو صرف ایک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی مکمل عبادت کرنے کا حکم فرماتے تھے۔(سورۃ البینۃ، آیت:۵)

۶- تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قوموں کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے۔(سورۃ البینۃ، آیت:۵)

۷- کفر اور شرک کرنے والے ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے۔(سورۃ البینۃ، آیت:۶)

۸- کفر اور شرک کرنے والے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بُرے لوگ ہیں۔(سورۃ البینۃ، آیت:۶)

۹- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والے ہی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اچھے لوگ ہیں اور اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے۔(سورۃ البینۃ، آیات:۷،۸)

۱۰- جو شخص اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارتا ہے اس کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتیں ہیں اور اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور وہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ سے راضی ہوتا ہے۔(سورۃ البینۃ، آیت:۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اہلِ کتاب سے مراد کون ہیں؟

(الف) ہندو اور سکھ (ب) یہودی اور عیسائی (ج) پارسی اور بُدّھ

(۲) اس سورت میں بیّنہ سے کیا مراد ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات (ج) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن

(۳) تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو کس بات کا حکم دیا؟

(الف) حج کرنے (ب) روزے رکھنے (ج) ایک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کرنے

(۴) اس سورت میں کافروں کو کیا کہا گیا ہے؟

(الف) شَرُّ الْبَرِيَّةِ (ب) خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (ج) اَلْمُنَافِق

(۵) جنّت اور اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا کے حصول کے کیا ذرائع ہیں؟

(الف) سیر و تفریح (ب) ایمان اور نیک عمل (ج) نافرمانی اور سرکشی

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

- آیت نمبر ۱
- آیت نمبر ۳
- آیت نمبر ۵
- آیت نمبر ۷
- آیت نمبر ۸

- ایمان اور نیک عمل
- اہل کتاب
- ہمیشہ رہنے والے باغات
- نماز اور زکوۃ
- مضبوط احکام

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- دنیا سے کفر و شرک دُور کرنے کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کیا انتظام فرمایا؟

۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کسے بدترین مخلوق قرار دیا ہے؟

۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مخلوق میں سے بہترین لوگوں کی کیا صفات ہیں؟

۴- اس سورت میں نیک لوگوں کے لئے کن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۵- اس سورت میں ارکان اسلام میں سے کن دو ارکان کا ذکر ہے؟

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ بنا کر شَرُّ الْبَرِيَّةِ اور خَيْرُ الْبَرِيَّةِ کے کردار اور انجام کا موازنہ کریں۔
- شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے جس سے اللہ ﷻ ناراض ہوتا ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین مکّہ نے کیا شرک کیا، تحریر کریں۔

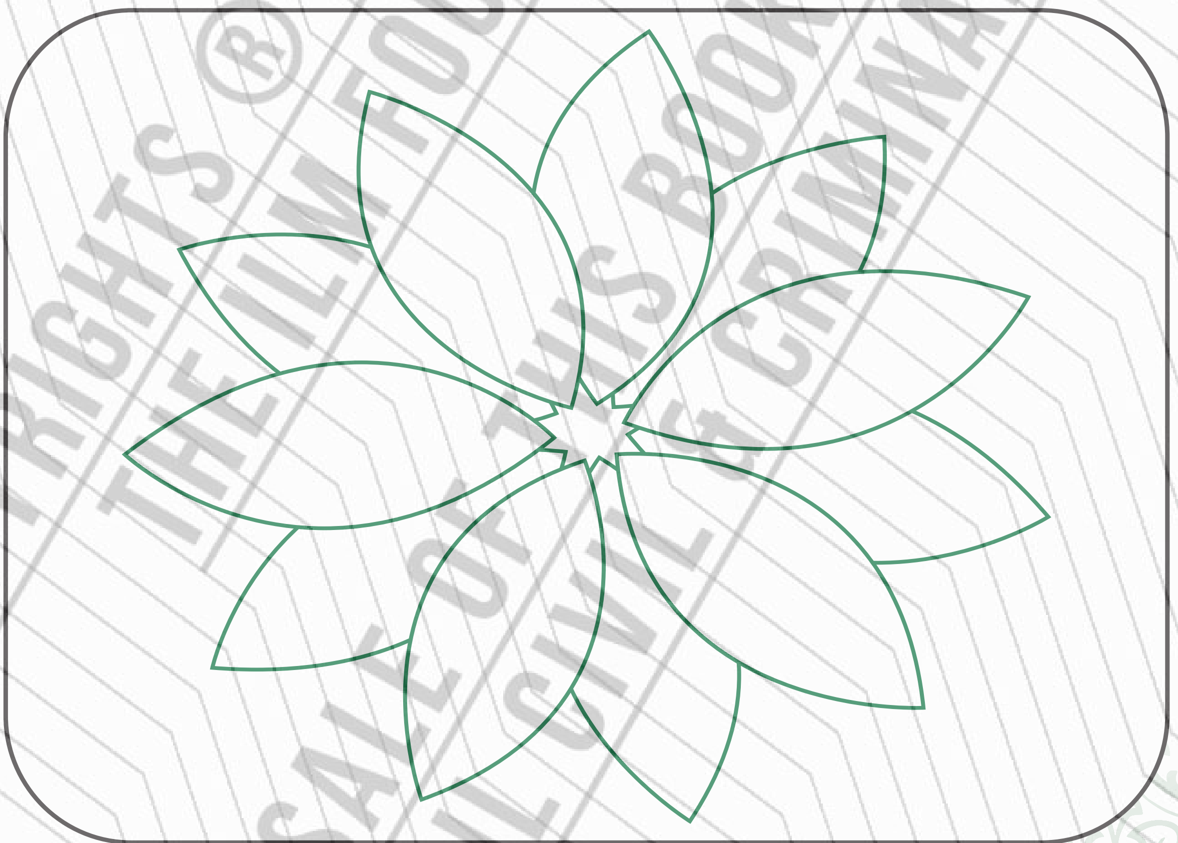
____

____

____

____

- قرآن میں چھبیس (۲۶) انبیاءِ کرام علیہم السلام کے نام آئے ہیں ان میں سے گیارہ کے نام تلاش کر کے نیچے دیئے گئے چارٹ میں لکھیں۔



دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۲۹

سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَال

(سورت نمبر:۹۹، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ ایک بوڑھے شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قرآن پڑھانے کی درخواست کی۔ اس نے یہ بھی عرض کیا کہ میں بڑی بڑی سورتیں نہیں یاد کر سکتا چنانچہ آپ ﷺ مجھے ایک مختصر اور جامع سورت پڑھا دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے اسے سورۃ الزلزال پڑھائی۔ (ابو داؤد)

اس سورت کو رسول اللہ ﷺ نے نصف قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔ (ترمذی) اس سورت میں اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نے قیامت کے حالات بیان فرمائے ہیں کہ زمین شدید زلزلے سے ہلا دی جائے گی۔ وہ اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے حکم پر اپنے اندر کی سب چیزیں یعنی خزانے اور انسان باہر نکال دے گی اور اپنے اوپر کی گئی تمام باتیں بیان کر دے گی۔ اس دن تمام انسان اپنی چھوٹی سی چھوٹی نیکی یا گناہ سب دیکھ لیں گے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ۝۱ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ۝۲

جب زمین اپنے زلزلہ سے پوری شدت سے ہلا دی جائے گی۔ اور زمین اپنے (اندر کے) تمام بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔

وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ۝۳ يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ۝۴

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ اس دن (زمین اپنے اوپر گزرے ہوئے واقعات کی) اپنی (سب) خبریں بیان کر دے گی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا ؕ۝۵ يَوۡمَئِذٍ يَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۙ

اس لئے کہ آپ کے رب نے اسے (یہی) حکم دیا ہوگا۔ اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے

لِّيُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ۝۶ فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ۝۷

تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ تو جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

ع ۸ ۲ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

اور جس نے ذرّہ برابر بُرائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کے دن زمین پر شدید زلزلہ آئے گا۔(سورۃ الزلزال، آیت:۱)
۲- قیامت کے دن تمام انسان قبروں سے نکال دیئے جائیں گے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۲)
۳- قیامت کے دن کے حالات دیکھ کر آخرت کا منکر انسان تعجب کرے گا۔(سورۃ الزلزال، آیت:۳)
۴- ہمارے اعمال کی ایک گواہ زمین بھی ہے۔(سورۃ الزلزال، آیات:۳،۴)
۵- زمین روزِ قیامت اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم پر انسانوں کی تمام باتیں بیان کر دے گی۔(سورۃ الزلزال، آیات:۴،۵)
۶- قیامت کے دن اعمال کے اعتبار سے اچھے اور بُرے لوگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔(سورۃ الزلزال، آیت:۶)
۷- قیامت کے دن لوگوں کو ان کے تمام اعمال دکھائے جائیں گے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۷)
۸- ہمارا ہر قول اور عمل محفوظ ہے اور روزِ قیامت اس کا نتیجہ نکلے گا۔(سورۃ الزلزال، آیات:۷،۸)
۹- قیامت کے دن ہر نیکی پیش ہو گی چنانچہ کسی بھی نیکی کو معمولی سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہیئے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۷)
۱۰- قیامت کے دن کوئی بھی گناہ پکڑ کا سبب بن سکتا ہے چنانچہ کسی بھی گناہ کو معمولی سمجھ کر کرنا نہیں چاہیئے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کا ذکر ہے؟
(الف) تیز آندھی (ب) شدید زلزلہ (ج) سمندری طوفان

(۲) قیامت کے دن زمین کن کو باہر نکال پھینکے گی؟
(الف) اچھے لوگوں (ب) بُرے لوگوں (ج) تمام لوگوں

(۳) اس سورت میں انسانی اعمال پر کس کی گواہی دینے کا ذکر ہے؟
(الف) جسمانی اعضاء (ب) فرشتوں (ج) زمین

(۴) قیامت کے دن انسان کیا دیکھے گا؟
(الف) اپنے تمام اعمال (ب) اپنے اچھے اعمال (ج) اپنے بُرے اعمال

(۵) قیامت کے دن انسان کس پر حیران ہو گا؟
(الف) جنّت کی نعمتوں (ب) زمین کی حالت (ج) جہنّم کی ہولناکی

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

		زمین کے بوجھ	
		خبروں کا بیان	
		ذرّہ برابر نیکی	
		ذرّہ برابر برائی	
		شدید زلزلہ	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

۲- اس سورت میں معمولی نیکیوں اور گناہوں کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

۳- قیامت کے دن زمین سے گواہی کیوں لی جائے گی؟

۴- قیامت کے دن زمین کیا خبریں بیان کرے گی؟

۵- اس سورت کی روشنی میں واضح کریں کہ زمین کے بوجھ سے کیا مراد ہے؟

گھریلو سرگرمی

- روزمرہ زندگی کی چند نیکیاں لکھیں جنھیں ہم چھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔

____

____

- روزمرہ زندگی کی چند بُرائیاں لکھیں جنھیں ہم چھوٹا سمجھ کر انہیں کر گزرتے ہیں۔

____

____

- زلزلہ سے ہونے والی تباہ کاریوں کی چند تصاویر جمع کر کے نیچے چسپاں کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

اہم نکات



سبق:۳۰

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت

(سورت نمبر:۱۰۰، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں مجاہدین کے گھوڑوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ عرب کے لوگ گھوڑے کو مختلف کاموں کے لئے استعمال کرتے تھے۔ گھوڑا بڑا وفادار جانور ہے جو اپنے مالک کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے۔ اسی بات کا حوالہ دے کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فرماں برداری کی تلقین کی گئی ہے۔ سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسمیں ذکر فرمائی ہیں۔ گھوڑے اپنے مالک کے فرماں بردار اور شکر گزار ہوتے ہیں جب کہ انسان اپنے مالک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا نافرمان اور ناشکرا ہے۔ اس ناشکری کی اصل وجہ مال سے شدید محبت ہے۔ مال کی محبت کا علاج آخرت کو یاد رکھنا ہے جب لوگوں کی نیتیں اور اعمال سب پیش ہوں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾
قسم ان (گھوڑوں) کی جو (میدان جہاد میں) تیزی سے دوڑتے ہیں زور سے ہانپتے ہوئے۔ پھر سُم مار کر چنگاریاں نکالنے والے (گھوڑوں کی قسم)۔

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾
پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والے (گھوڑوں) کی (قسم)۔ پھر وہ اس وقت گردوغبار اُڑاتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِہٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾
پھر وہ اس وقت (دشمن کی) فوج میں گھس جاتے ہیں۔ بے شک انسان اپنے رب کا ضرور بڑا ناشکرا ہے۔

وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَھِیْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ؕ﴿۸﴾
اور بے شک وہ اس (ناشکری) پر خود بھی یقیناً گواہ ہے۔ اور بے شک وہ مال کی محبت میں یقیناً بہت سخت ہے۔

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾
تو کیا اسے معلوم نہیں؟ جب وہ (مُردے) اُٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔

ع ۲ ۱۱ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّھُمْ بِھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾
اور جو سینوں میں (چھپے راز) ہیں انہیں ظاہر کر دیا جائے گا۔ بے شک اس دن ان کا رب ان سے ضرور خوب باخبر ہوگا۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک مجاہدین کے گھوڑوں کی بھی بڑی قدر ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۱)

۲- گھوڑے اپنے مالک کی فرماں برداری کرتے ہیں لیکن انسان اپنے مالک یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناشکری کرتا رہتا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیات:۱تا۶)

۳- گھوڑے اپنے مالک کے لئے جان تک قربان کر دیتے ہیں، ہمیں بھی حق کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیات:۱تا۵)

۴- ہمیں گھوڑوں سے سبق لیتے ہوئے اپنے مالک یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرنی چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیات:۱ تا ۶)

۵- ہر انسان اپنی ناشکری اور نافرمانی سے واقف ہوتا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۷)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناشکری کی ایک وجہ انسان کا مال سے شدید محبت کرنا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۸)

۷- ہمیں سب سے بڑھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت کرنی چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۸)

۸- مال سے شدید محبت کرنے کا علاج قیامت کو یاد رکھنا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۹)

۹- قیامت کے دن لوگوں کی نیتیں اور سینوں کے راز سب ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۱۰)

۱۰- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے اعمال سے خوب واقف ہے لہٰذا ہمیں بُرے اعمال سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۱۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں کن کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟

(الف) ہواؤں (ب) فرشتوں (ج) گھوڑوں

(۲) اس سورت میں خیر سے کیا مراد ہے؟

(الف) بھلائی (ب) مال (ج) قرآنِ حکیم

(۳) مرنے کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟

(الف) دوبارہ اٹھایا جائے گا (ب) مٹی بنا دیا جائے گا (ج) کبھی نہیں اُٹھایا جائے گا

(۴) اس سورت میں آخرت کے دن کیا چیز ظاہر کر دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) اعمال نامے (ب) زمین کے خزانے (ج) سینوں کے راز

(۵) قبروں سے کن کو اُٹھایا جائے گا؟

(الف) صرف نیک لوگوں (ب) تمام انسانوں (ج) صرف بُرے لوگوں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	حملہ کرنے والے گھوڑے
آیت نمبر ۳	دوڑنے والے گھوڑے
آیت نمبر ۵	دشمن کی فوج میں گھسنے والے گھوڑے
آیت نمبر ۶	مال سے شدید محبت
آیت نمبر ۸	انسان کی ناشکری

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں گھوڑوں کی کن صفات کا ذکر ہے؟

۲- اس سورت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے گھوڑوں کی قسمیں کیوں ذکر فرمائی ہیں؟

۳- اس سورت میں انسان کی کن کوتاہیوں کا ذکر ہے؟

۴- اس سورت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کن صفات کا ذکر ہے؟

۵- انسان کس چیز سے شدید محبت کرتا ہے؟

گھریلو سرگرمی

- مال کی محبت سے انسان میں جو برائیاں پیدا ہوتی ہیں اُن کی ایک فہرست بنائیں۔

- گھوڑوں کے بارے میں قرآن حکیم کا مزید کوئی ایک مقام تلاش کریں۔ گھوڑوں کے کوئی تین فوائد لکھیں؟

- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی دی ہوئی چند نعمتیں لکھیں جن پر ہمیں اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ:

۱۔ والدین اور اساتذہ عطا فرمائے۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

دستخط استاد مع تاریخ:

دستخط والدین مع تاریخ:

سبق:۳۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

(سورت نمبر:۱۰۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اِس سورت میں قیامت کے حالات بیان کیئے گئے ہیں۔ آخرت پر ایمان لوگوں کے اعمال پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ جن لوگوں کے نیک اعمال کا وزن بھاری ہو گا وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے نیک اعمال کا وزن ہلکا ہو گا وہ ناکام ہوں گے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾

کھڑکھڑانے والی۔ کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾

جس دن لوگ ہو جائیں گے بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾

اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ تو وہ شخص جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ

تو وہ خوشگوار پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔ اور رہا وہ شخص

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾

جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔ تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہو گا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ (وہ) بھڑکتی ہوئی آگ (کا بے حد نیچا گڑھا) ہے۔

ع ۱ / ۱۱

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا واقع ہونا یقینی بات ہے۔(سورۃ القارعہ، آیات:۱تا۴)
۲- قیامت کا دن ایک ہولناک دن ہو گا۔(سورۃ القارعہ، آیات:۴،۵)
۳- قیامت کے دن انسان پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے۔ ہر ایک کو اپنی فکر ہو گی کسی دوسرے کا ہوش نہ ہو گا۔(سورۃ القارعہ، آیت:۴)
۴- قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔(سورۃ القارعہ، آیات:۶ تا۸)
۵- دنیا میں کیئے گئے اعمال کا نتیجہ آخرت میں ضرور نکلے گا۔(سورۃ القارعہ، آیات:۶ تا۹)
۶- نیکیاں کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں آخرت میں کامیابی کے لئے نیک اعمال کی کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ القارعہ، آیت:۶)
۷- نیک اعمال کرنے والے آخرت میں خوش و خرّم ہوں گے۔(سورۃ القارعہ، آیت:۷)
۸- بُرائیاں ناکامی کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں آخرت میں ناکامی سے بچنے کے لئے بُرائیوں سے دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ القارعہ، آیت:۸)
۹- بُرے اعمال کرنے والے آخرت میں سخت عذاب میں ہوں گے۔(سورۃ القارعہ، آیات:۸ تا۱۱)
۱۰- جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ بہت شدید ہے ہمیں اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ القارعہ، آیات:۱۰،۱۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلْقَارِعَۃ سے کیا مراد ہے؟
(الف) بھڑکتی ہوئی آگ (ب) قیامت کا دن (ج) قرآن پڑھنے والی

(۲) قیامت کے دن انسانوں کی کیا کیفیت ہو گی؟
(الف) اُڑتے ہوئے پہاڑوں کی طرح ہوں گے (ب) دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہوں گے
(ج) بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے

(۳) قیامت کے دن پہاڑ کس کی طرح ہوں گے؟
(الف) اُڑتے ہوئے غبار (ب) دھنکی ہوئی رنگین اُون (ج) بکھرے ہوئے پتنگوں

(۴) آخرت کے دن انسان کے اعمال کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟
(الف) بانٹے جائیں گے (ب) وزن کیئے جائیں گے (ج) کام نہیں آئیں گے

(۵) جنت والوں کے نیک اعمال کے پلڑے کیسے ہوں گے؟
(الف) خالی (ب) بھاری (ج) ہلکے

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۲	پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے انسان
آیت نمبر ۴	رنگین اون کی طرح اڑتے ہوئے پہاڑ
آیت نمبر ۵	کھڑکھڑانے والی قیامت
آیت نمبر ۸	ہاویہ
آیت نمبر ۱۰	ہلکے پلڑے

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ قیامت کے دن انسان اور پہاڑ کس حال میں ہوں گے؟

____

____

۲۔ آخرت میں انسانوں کے اعمال کو کیسے جانچا جائے گا؟

____

____

۳۔ اس سورت میں اچھے اور بُرے انسانوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

____

____

۴۔ اس سورت میں جہنّم کا کیا نام بیان کیا گیا ہے؟

____

____

۵۔ آخرت پر ایمان کی کیا اہمیت بیان ہے؟

____

____

گھریلو سرگرمی

❁ کوئی ایک حدیث شریف تلاش کر کے لکھیں جس میں اعمال کے تولے جانے کا ذکر ہو۔

____

____

❁ نیکیوں کے پلڑے کو وزنی کرنے والے کوئی دس کاموں کی ایک فہرست بنائیں۔

۱۔	۲۔
۳۔	۴۔
۵۔	۶۔
۷۔	۸۔
۹۔	۱۰۔

❁ قرآنِ حکیم کی کوئی دو آیات تلاش کریں جن میں "اعمال وزن کیئے جانے" کا ذکر ہو اور ان کا حوالہ نیچے دیئے گئے چارٹ میں لکھیں۔

پہلا مقام	دوسرا مقام
سورت کا نام: ____________	سورت کا نام: ____________
آیت نمبر: ____________	آیت نمبر: ____________

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

اہم نکات



سبق:۳۲

سُوْرَةُ التَّكَاثُر

(سورت نمبر:۱۰۲، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں انسان کی مال و دولت سے بے پناہ محبت اور آخرت سے غفلت کا ذکر ہے۔ انسان کی اسی کیفیت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ "اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کے پاس (ایسی) دو وادیاں ہو جائیں اور (سنو!) انسان کا منہ (قبر کی) مٹی کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم ان الفاظ کو قرآن کا حصّہ ہی سمجھتے تھے، یہاں تک کہ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے) یہ سورت نازل فرمائی۔ (صحیح بخاری)

اس سورت میں آخرت سے غافل انسان کو بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ انسان سے ان نعمتوں کے بارے میں آخرت کے دن پوچھا جائے گا۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۞۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۞۲

بہت زیادہ (مال) کی خواہش نے تمھیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞۴

ہرگز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (یہ حقیقت) جان لو گے۔ پھر ہرگز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (اپنا انجام) جان لو گے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۞۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۞۶

ہرگز (ایسا) نہیں (ہوتا) اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو آخرت سے غافل نہ ہوتے)۔ تم جہنّم کو ضرور دیکھو گے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۞۷ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۞۸ ع

پھر تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔

اہم نکات

علم و عمل کی باتیں

۱- انسانوں کی اکثریت آخرت سے غافل رہتی ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۱)
۲- آخرت سے غفلت کی بڑی وجہ دنیا سے محبت ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۱)
۳- دنیا کی محبت اور مال کا لالچ انسان کی موت تک بڑھتا رہتا ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۲)
۴- دنیا کے مقابلہ میں آخرت زیادہ قیمتی ہے۔یہ حقیقت بھی موت کے وقت انسان پر واضح ہو جائے گی۔(سورۃ التکاثر، آیت:۴)
۵- قیامت کے دن جب دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو انسان دنیا اور آخرت کی حقیقت جان لے گا۔(سورۃ التکاثر، آیات:۳،۴)
۶- آخرت کا یقین رکھنے والے اس کی تیاری سے غافل نہیں ہوتے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۵)
۷- قیامت کے دن انسان کو جہنم دکھائی جائے گی جو نافرمانوں کا ٹھکانا ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۶)
۸- قیامت کے دن نافرمان لوگ جہنم کو دیکھ کر اس کا یقین کر لیں گے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۷)
۹- دنیا میں عطا ہونے والی نعمتیں امتحان کا ذریعہ ہیں، ہمیں اللہ ﷻ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۸)
۱۰- قیامت کے دن اللہ ﷻ اپنی نعمتوں بالخصوص ہدایت اور نعمتِ عظمیٰ امام الانبیاء والمرسلین حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہم سے سوال کرے گا۔(سورۃ التکاثر، آیت:۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) نعمتوں کے بارے میں سوال کہاں ہوگا؟
(الف) دنیا میں (ب) آخرت میں (ج) قبر میں

(۲) ہر نعمت پر انسان کو سب سے زیادہ کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟
(الف) اللہ ﷻ (ب) والدین (ج) لوگوں

(۳) مال زیادہ جمع کرنے کی خواہش کب تک جاری رہتی ہے؟
(الف) جوانی (ب) بڑھاپے (ج) موت

(۴) اس سورت میں جہنّم کا کیا نام بیان کیا گیا ہے؟
(الف) اَلْجَحِيْم (ب) اَلْقَارِعَة (ج) اَلْحَاقَّة

(۵) اس سورت میں کن لوگوں کا ذکر ہے؟
(الف) اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنے والوں (ب) مال کی شدید خواہش رکھنے والوں (ج) سابقہ قوموں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

زیادہ مال کی خواہش	
جہنم کو دیکھنا	
نعمتوں کے بارے میں سوال	
قبروں تک پہنچنا	
یقینی علم حاصل ہونا	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں انسان کی آخرت سے غفلت کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

۲- انسانوں پر آخرت کی اصل حقیقت کب واضح ہوگی؟

۳- اس سورت میں ایمان ویقین کے کن دو درجات کا بیان ہے؟

۴- اس سورت میں نعمتوں کے بارے میں کیا حقیقت واضح کی گئی ہے؟

۵- دنیا کی محبت سے بچنے کا ذریعہ کیا ہے؟

گھریلو سرگرمی

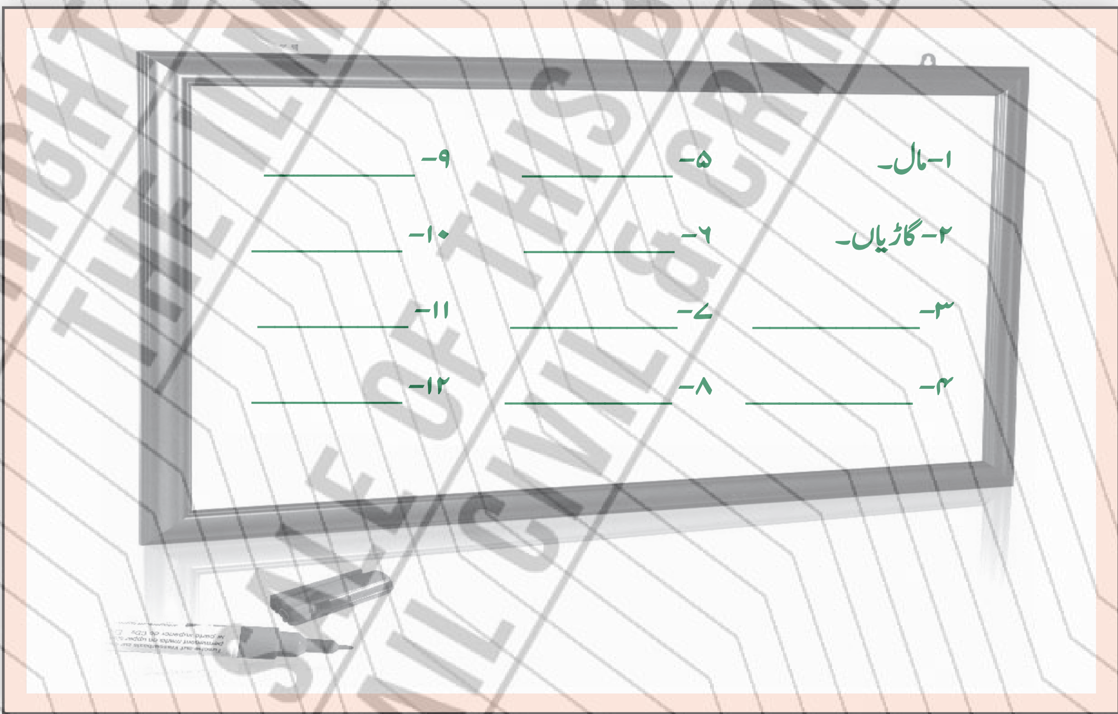
❁ قبر سے متعلق کوئی دو احادیثِ مبارکہ تحریر کریں۔

____
____
____
____
____
____

❁ قبر میں پوچھے جانے والے تین سوالات معلوم کر کے تحریر کریں۔

____
____
____

❁ ایک فہرست بنائیں کہ ہمیں دنیا میں کن چیزوں سے محبت ہوتی ہے۔



دستخط استاد مع تاریخ: ________ دستخط والدین مع تاریخ: ________

سبق:۳۳

سُوْرَۃُ الْعَصْر

(سورت نمبر:۱۰۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۳)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آپس میں ملاقات کرتے تو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے جب تک یہ سورت نہ سنا لیتے۔ (طبرانی)

اس سورت کی عظمت کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ صرف اس ایک سورت پر غور کر لیں تو یہ ان کی ہدایت کے لئے کافی ہو جائے۔ قرآنِ حکیم کی سب سے چھوٹی تین سورتیں ہیں یعنی سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر اور سُوْرَۃُ النَّصْر۔ یہ سب تین تین آیات پر مشتمل ہیں۔ سُوْرَۃُ الْعَصْر کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قسم ذکر فرمائی ہے۔ بات میں زور پیدا کرنے، اہمیت بیان کرنے اور گواہ بنانے کے لئے قسم اٹھائی جاتی۔ تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی قسم بیان کر کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ تمام انسان نقصان میں ہیں۔ اس نقصان سے صرف وہی لوگ بچیں گے جو ایمان لائیں، نیک عمل کریں، باہم مل کر ایک دوسرے کو حق بات بتائیں، مصیبتوں پر صبر کریں اور نیکی پر جمے رہیں۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّیْطٰنِ	الرَّجِیْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
میں	اللہ کی پناہ میں آتا ہوں		شیطان مردود سے		اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے		

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِیْنَ

قسم ہے (تیزی سے گزرتے ہوئے) زمانے کی۔ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳ ع

ایمان لائے اور نیک عمل کیئے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔



علم و عمل کی باتیں

۱- ہماری زندگی بہت تیزی سے گزر رہی ہے۔(سورۃ العصر، آیت:۱)
۲- وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے۔(سورۃ العصر، آیت:۱)
۳- ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیۓ اور اُسے فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیۓ۔(سورۃ العصر، آیات:۱،۲)
۴- وقت کو ضائع کرنے والے دنیا اور آخرت میں ناکام ہوتے ہیں۔(سورۃ العصر، آیات:۱،۲)
۵- آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے ایمان، نیک عمل، حق کا بیان اور مشکلات پر صبر ضروری ہے۔(سورۃ العصر، آیت:۳)
۶- اگر کسی شخص میں سچا ایمان موجود ہو گا تو اس کا عمل بھی نیک ہو گا۔(سورۃ العصر، آیت:۳)
۷- آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے انسان کا خود نیک ہو جانا کافی نہیں ہے۔(سورۃ العصر، آیت:۳)
۸- حق بات کی دعوت دینے پر مشکلات ضرور آتی ہیں۔(سورۃ العصر، آیت:۳)
۹- ہمیں مشکلات میں ہمت ہارنے کے بجائے صبر کرنا چاہیۓ۔(سورۃ العصر، آیت:۳)
۱۰- دوسروں کو جہنّم کی آگ سے بچانے کے لئے حق بات کی دعوت و تبلیغ ہر مسلمان پر لازم ہے۔(سورۃ العصر، آیت:۳)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کی قسم ذکر کی گئی ہے؟
(الف) قیامت (ب) قرآنِ حکیم (ج) زمانے

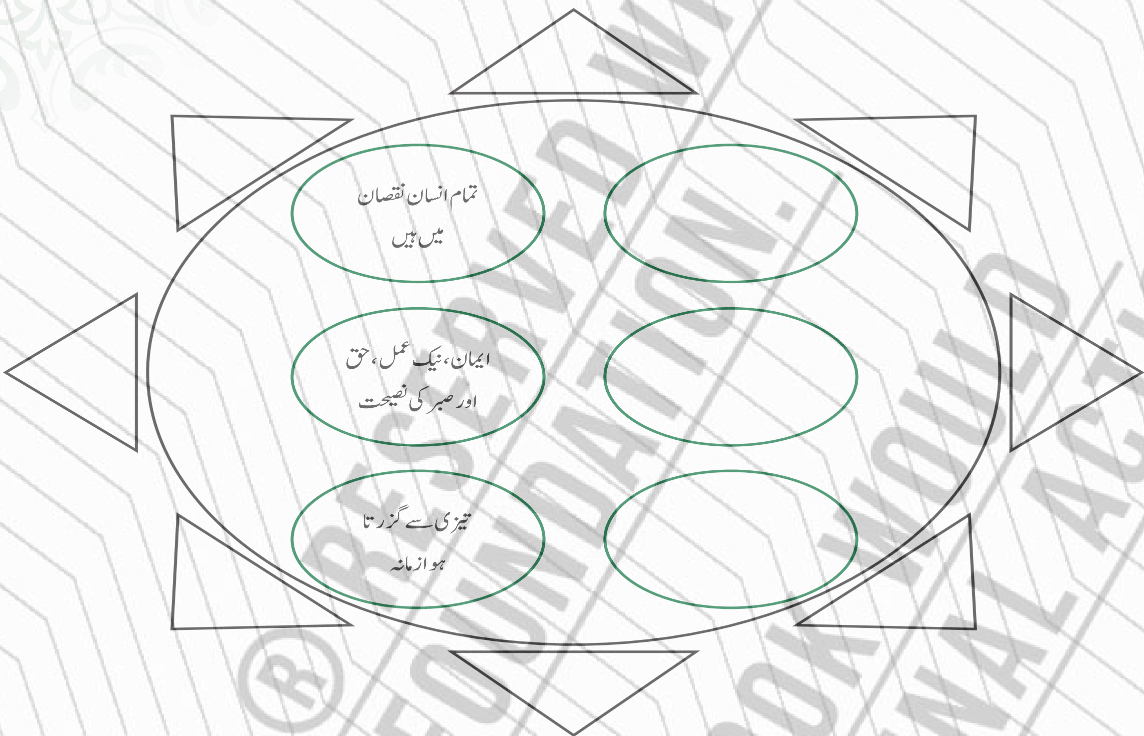
(۲) اس سورت میں نقصان سے کیا مراد ہے؟
(الف) دنیا کا نقصان (ب) دنیا اور آخرت کا نقصان (ج) جان اور مال کا نقصان

(۳) آخرت میں نقصان سے بچنے کی کتنی شرائط ہیں؟
(الف) چار (ب) تین (ج) دو

(۴) سچے ایمان کا نتیجہ کیا ہے؟
(الف) اچھے گھر (ب) اچھے اعمال (ج) اچھے کپڑے

(۵) اس سورت کی روشنی میں ہمیں حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کیسے کرنی چاہیۓ؟
(الف) اکیلے اکیلے (ب) کبھی کبھی (ج) مِل جُل کر

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔



سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قسم کیوں کھائی جاتی ہے؟

____

____

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے کیا بات بیان فرمائی ہے؟

____

____

۳- آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے کیا اُمور ضروری ہیں؟

____

____

۴- ایمان اور نیک عمل کے ساتھ ہمیں مزید کن باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟

____

____

۵- صبر کسے کہتے ہیں؟

____

____

گھریلو سرگرمی

- نجات کے لئے ضروری چار کاموں کو خوبصورتی سے ایک چارٹ پر لکھیں اور رنگ بھریں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت سے دو مثالیں تحریر کریں جنھوں نے نیکی کے راستے پر چلتے ہوئے مشکلات کا مقابلہ کیا۔

____

____

____

____

____

____

- اپنی کاپی میں مندرجہ ذیل سوالات لکھ کر اپنے تین دوستوں سے انٹرویو لیں:

سوالات	جوابات
۱-اپنے فارغ اوقات کو آپ کس طرح استعمال کرتے ہیں؟	
۲-کیا آپ اپنے جیب خرچ میں سے کسی غریب کی مدد کرتے ہیں؟	
۳-کیا آپ اپنے پڑوسی کو اپنی کسی خوشی میں شریک کرتے ہیں؟	
۴-کیا آپ اپنے وہ کپڑے اور جوتے جو استعمال نہیں ہوتے کسی ضرورت مند کو دے دیتے ہیں؟	
۵-گزشتہ ہفتہ آپ نے کتنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اچھائی کی دعوت دی؟	

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۳۴

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

(سورت نمبر:۱۰۴، کل رکوع:۱، کل آیات:۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں کفّار مکّہ کے رویّے کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخرت سے غافل اور دنیا سے محبت کرنے والے انسان کا حال بیان کیا گیا ہے۔ ایسا شخص دوسرں کے عیب نکالتا ہے اور طعنے دیتا ہے۔ وہ مال کو گن گن کر جمع کرتا ہے اور مال سے امیدیں رکھتا ہے۔ ایسے شخص کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آگ میں ڈالا جائے گا جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔

اَعُوْذُ	بِاللهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا

ہر ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔ وہ جس نے مال جمع کیا

وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾

اور اس کو گن گن کر رکھا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾

(ایسا) ہر گز نہیں (ہو گا!) وہ ضرور چورہ چورہ کر دینے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور آپ کیا سمجھے چورہ چورہ کر دینے والی کیا ہے؟

نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۗ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾

(وہ) اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔ بے شک وہ ان پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی۔

ع ۱ ۹

فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

لمبے لمبے ستونوں میں۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں دوسروں کے عیب نہیں نکالنے چاہئیں۔ (سورۃ الھمزہ، آیت:۱)

۲- ہمیں کسی کو اُس کی بُرائی پر طعنہ نہیں دینا چاہیئے۔ (سورۃ الھمزہ، آیت:۱)

۳- ہمیں دوسروں کے بجائے اپنے عیبوں کو تلاش کر کے ان کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الھمزہ، آیت:۱)

۴- ہمیں دوسروں کا ذکر اچھے الفاظ میں کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الھمزہ، آیت:۱)

۵- ہمیں لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔ (سورۃ الھمزہ، آیت:۱)

۶- دوسروں کے عیب نکالنا، طعنے دینا اور مال گن گن کر رکھنا آخرت سے غافل انسان کی نشانیاں ہیں۔ (سورۃ الھمزہ، آیات:۱ تا ۴)

۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ مال سے محبت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (سورۃ الھمزہ، آیات:۲ تا ۴)

۸- انسان کی عظمت مال و دولت کے بجائے اچھے اعمال اور کردار کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (سورۃ الھمزہ، آیت:۳)

۹- جہنم کی آگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی ہے جو بہت سخت ہے۔ (سورۃ الھمزہ، آیت:۶)

۱۰- آخرت سے غفلت اور مال سے محبت کا انجام جہنّم کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ (سورۃ الھمزہ، آیات:۷ تا ۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) وَيۡلٌ کے کیا معنی ہیں؟

(الف) غیبت (ب) بشارت (ج) ہلاکت

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آگ کہاں تک پہنچ جائے گی؟

(الف) چہروں (ب) دلوں (ج) دماغوں

(۳) حُطَمَة سے کیا مراد ہے؟

(الف) جہنم کا گرم سایہ (ب) جہنم کا کھولتا پانی (ج) بھڑکائی ہوئی آگ

(۴) اس سورت میں کیسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) نیک (ب) آخرت سے غافل (ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے محبوب

(۵) اس سورت میں لمبے ستونوں سے کیا مراد ہے؟

(الف) جہنم کی وادی (ب) جہنّم کی آگ (ج) جہنم کی عمارت

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

لمبے لمبے ستونوں والی آگ	
دلوں تک پہنچنے والی آگ	
عیب نکالنے اور طعنہ دینے والے	
مال جمع کرنے والے	
اللہ ﷻ کی بھڑکائی ہوئی آگ	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں انسان کی کن بُرائیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲- جہنّم کی آگ کی کیا کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

۳- اس سورت میں مال کے بارے میں انسان کا کیا طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے؟

۴- مال سے محبت کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۵- جہنّم کی آگ کہاں تک پہنچ جائے گی؟

گھریلو سرگرمی

- آگ کا منظر بنا کر ان بُرائیوں کی نشاندہی کریں جن کا ہولناک نتیجہ جہنّم کی آگ بتایا گیا ہے۔
- مال کی محبت کو دور کیسے کیا جا سکتا ہے تین باتیں تحریر کریں۔

____

____

____

- اپنی غلطیوں پر دوسروں سے معافی کیسے مانگی جائے ؟ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر نیچے دی گئی مثال کی طرح مشق کریں۔

معافی کیسے مانگیں

میں شرمندہ ہوں اور آپ سے معافی مانگتا / مانگتی ہوں کہ میں نے آپ کو تکلیف پہنچائی تھی۔ برائے مہربانی آپ مجھے معاف کر دیجیے۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا / گی۔ ان شاء اللہ

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق ۲: قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عظیم نبی تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں بچپن ہی سے ان کی شان کے مطابق کامل بصیرت اور ہدایت سے نوازا تھا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے کئی بڑے بڑے امتحان لیئے اور آپ علیہ السلام ہر امتحان میں کامیاب ہوئے۔ آپ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تین خصوصی نسبتیں عطا فرمائیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست یعنی "خلیل اللہ" بنایا، آپ علیہ السلام کو تمام انسانوں کے لئے رہنما یعنی "امام النّاس" کا مقام بخشا اور آپ علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں بھیجے وہ سب آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک اعزاز "ابُوالانبیاء" ہونا بھی ہے۔

۱- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور بُتوں سے نفرت رکھنے والے تھے۔ آپ علیہ السلام کی شدید کوشش تھی کہ اپنے گھر والوں کو بُتوں کی پوجا سے منع کریں اور اُنہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل کریں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنے گھر سے دعوتِ حق کا آغاز فرماتے ہوئے آزر کو توحید کی دعوت دی جو کہ بُت بناتا اور ان کی پوجا کرتا تھا۔ مفسرین کی ایک رائے کے مطابق آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔ کئی مورخین نے بتایا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ اور ان کا لقب آزر تھا۔ جب کہ مفسرین کی ایک جماعت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا جو کہ توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اور چچا کا نام آزر تھا جو شرک میں مبتلا ہو گیا تھا، اور چچا کو باپ کہنا عربی محاورات میں عام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کو سمجھاتے کہ نہ تو یہ بُت ہماری بات سن سکتے ہیں، نہ ہماری پکار کا جواب دے سکتے ہیں، نہ ہمیں فائدہ پہنچاسکتے ہیں اور نہ ہی نقصان پہنچاسکتے ہیں۔ ہمیں صرف ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ آزر نے آپ علیہ السلام کی بات نہ مانی اور آپ علیہ السلام کو رجم (یعنی پتھر مار کر ہلاک) کر دینے کی دھمکی دی اور بالآخر گھر سے ہی نکال دیا۔ آپ علیہ السلام نے آزر سے وعدہ کیا کہ میں تمہارے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا رہوں گا لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آزر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا دشمن ہے اور شرک کو چھوڑنے کے لئے کسی صورت تیار نہیں تو انہوں نے آزر سے تعلق ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

۲- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم مشرک تھی۔ بُتوں کے ساتھ ساتھ وہ سورج، چاند اور ستاروں کی بھی پوجا کرتی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی ان حرکتوں پر فکر مند رہتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ارادہ فرمایا کہ اپنی قوم پر جھوٹے معبودوں کی حقیقت کو ضرور واضح کریں گے اور حقیقی معبود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پہچان کرائیں گے۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو سمجھانے کے لئے ایک چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھ کر فرمایا کہ کیا یہ میرا رب ہے؟ تھوڑی دیر بعد ستارہ غائب ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں غائب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کچھ دیر بعد چاند نکل آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ کیا یہ چاند میرا رب ہے؟ کچھ دیر بعد چاند بھی غائب ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ عطا فرمائی ہوتی تو میں گمراہ ہو جانے والوں میں سے ہو جاتا۔ پھر جب سورج نکلا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو

سمجھایا کیا یہ سورج میرا رب ہے؟ کہ یہ سب سے بڑا ہے۔ لیکن جب سورج بھی غروب ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے قوم پر واضح کر دیا کہ یہ ستارے، چاند اور سورج رب نہیں ہو سکتے۔ رب تو وہ ہے جس نے اِنہیں اور ساری کائنات کو بنایا ہے۔ اس لئے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو اپنا رب اور خالق مانتا ہوں۔ ہر قسم کے شرک سے رُخ پھیر کر صرف اُسی کی طرف اپنا رُخ کرتا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بُتوں کی بھی پوجا کرتی تھی۔ اُنہوں نے ایک بڑا بُت خانہ بنایا ہوا تھا جس میں بہت سے بُت رکھے ہوئے تھے۔ قوم بڑے احترام سے ان بُتوں کی پوجا کرتی تھی۔ ایک دن جب ساری قوم جشن منانے کے لئے شہر سے باہر گئی ہوئی تھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم پر بُتوں کی بے بسی واضح کرنے کے لئے ایک زبردست تدبیر کی۔ آپ علیہ السلام نے ایک کلہاڑا لیا اور بُت خانے میں چلے گئے۔ آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ بُتوں کے آگے کھانے پینے کی چیزیں رکھی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بُتوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟ اور تم بات کیوں نہیں کرتے؟ پھر آپ علیہ السلام نے کلہاڑا لیا اور سب سے بڑے بُت کو چھوڑ کر باقی تمام بُتوں کو توڑ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسے بالکل صحیح سلامت چھوڑ دیا اور کلہاڑا بھی اُس کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب قوم جشن منا کر واپس آئی اور انہوں نے اپنے بُتوں کا یہ حال دیکھا تو اُنہوں نے غصّے سے پوچھا کہ کس نے ہمارے بُتوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک نوجوان ہے جس کا نام ابراہیم ہے۔ وہ ہمارے بُتوں کے خلاف باتیں کرتا ہے۔ ضرور یہ کام اُسی کا ہے۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب لوگوں کے سامنے بلایا اور پوچھا کہ کیا تم نے ان بُتوں کا یہ حال کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطورِ طنز فرمایا کہ اس بڑے بُت نے کیا ہو گا۔ اسی کے کندھے پر کلہاڑا بھی ہے یا پھر ان بُتوں سے پوچھو کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ قوم نے کہا کہ یہ بُت تو بول نہیں سکتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی موقع کے انتظار میں تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ افسوس ہے تم پر اور اِن بُتوں پر جنہیں تم پوجتے ہو۔ جو نہ بول سکتے ہیں، نہ تمہاری فریاد سن سکتے ہیں، نہ تمہیں فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ قوم کو بُتوں کی بے بسی کا احساس تو ہو گیا لیکن انہوں نے پھر بھی یہی طے کیا کہ انہیں اپنے بُتوں کی طرف داری کرنی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سخت سزا دینی ہے۔ (معاذ اللہ)

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود بادشاہ کے دربار میں

نمرود اس وقت عراق کا بادشاہ تھا اور اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا۔ لوگ اس کی بھی پوجا کرتے تھے۔ جب اسے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسے خدا نہیں مانتے تو اس نے انہیں اپنے پاس دربار میں بلا لیا اور پوچھا کہ تمہارا خدا کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو زندہ فرماتا اور مارتا ہے۔ نمرود نے کہا کہ یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں۔ اس نے ایک موت کی سزا سنائے جانے والے مجرم کو چھوڑ دیا اور ایک بے گناہ کو قتل کروا دیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ معاملہ دیکھا تو فرمایا کہ میرا رب تو وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تم خدا ہو تو اسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ۔ اس پر وہ کافر حیران و پریشان ہوا اور مبہوت ہو کر رہ گیا۔

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود بادشاہ کی آگ

نمرود کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینے کے لئے ایک بہت بڑی آگ جلائی گئی اور جب آگ کے شعلے نہایت بلندی تک اٹھنے لگے تو اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں پھینک دیا۔ بُت پرستوں کا خیال تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام چند لمحوں میں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آگ کو حکم فرمایا کہ ”اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم (علیہ السلام) پر سلامتی والی ہو جا“۔ پھر وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے سلامتی والی بن گئی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو آگ کی تکلیف سے محفوظ رکھا۔

۶- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کی ہٹ دھرمی اور کفر پر اصرار دیکھا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کے لئے شام و فلسطین اور مصر کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آپ علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا اور آپ علیہ السلام کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام بھی تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام کے والد کا نام ہاران تھا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو اُردن کی بستیوں "عَمُوْرَہ اور سَدُوْم" کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر پہنچے تو وہاں مصر کے بادشاہ کی بیٹی حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا سے آپ علیہ السلام کی شادی ہوئی۔

۷- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے امتحان

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام عطا فرمائے۔ وہ آپ علیہ السلام کے پہلے بیٹے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا اور حکم دیا کہ اپنی بیوی حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا اور ننھے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک بنجر اور غیر آباد وادی یعنی مکّہ میں چھوڑ آئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فرماں برداری کی اور اپنی بیوی اور بیٹے کو مکّہ میں خانہ کعبہ کے پاس چھوڑ آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا کو کچھ کھجوریں اور پانی دیا اور واپس چل پڑے۔ حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے آئیں اور کہا کہ آپ (علیہ السلام) ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ اس وادی میں نہ کوئی رہتا ہے اور نہ کوئی کھانے پینے کی چیز ہے۔ حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا نے یہ سوال کئی دفعہ دہرایا جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام خاموش رہے۔ حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا نے پوچھا کہ کیا آپ (علیہ السلام) کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا نے کہا کہ پھر ٹھیک ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا اور واپس پلٹ گئیں۔

۸- عظیم بچے کے لئے عظیم ماں کی بے قراری

جلد ہی پانی اور کھجوریں ختم ہو گئیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھوک اور پیاس سے بے چین ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام بے قرار ہو کر کبھی صَفا پہاڑی پر چڑھ جاتیں اور دور تک دیکھنے لگتیں کہ شاید پانی یا کوئی قافلہ نظر آ جائے۔ پھر سامنے موجود دوسری پہاڑی مَروہ پر چڑھ جاتیں اور دونوں پہاڑیوں کے درمیان کا راستہ دوڑ کر طے کرتیں تاکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام زیادہ دیر نظروں سے اوجھل نہ رہیں۔ اس طرح انہوں نے ان پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اُن کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اسے عمرہ اور حج کا ایک رکن بنا دیا۔ اس عمل کو "سَعی" کہتے ہیں۔

۹- آبِ زم زم اور مکّہ شہر کا آباد ہونا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس جگہ کے قریب جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام لیٹے تھے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا۔ حضرت ہاجرہ سَلاَمٌ عَلَیْهَا پانی دیکھ کر خوش ہو گئیں اور دونوں ہاتھوں سے روکنے لگیں اور فرمانے لگیں "زم زم" یعنی ٹھہر جا ٹھہر جا۔ کچھ عرصے بعد پانی کو دیکھ کر ایک قبیلہ "بنو جُرہُم" بھی وہاں آ کر ٹھہر گیا اس طرح مکّہ شہر آباد ہو گیا۔

۱۰- عظیم والد اور بیٹے کی سب سے بڑی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کبھی کبھی ملاقات کے لئے مکّہ تشریف لاتے رہتے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جب کچھ بڑے ہوگئے اور کاموں میں اپنے والد کا ہاتھ بٹانے لگے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک بہت بڑا امتحان لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سنایا اور پوچھا کہ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ "ابّا جان! جس بات کا آپ (علیہ السلام) کو حکم فرمایا جارہا ہے اس پر عمل کیجیے۔ آپ (علیہ السلام) مجھے ان شاءاللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے"۔ دونوں باپ بیٹا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے پر تیار ہوگئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیشانی کے بل لٹایا اور قربان کرنے ہی والے تھے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ندا فرمائی "اے ابراہیم! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا"۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک دُنبہ ان کے فدیہ میں قربان کیا گیا۔ یہ ایک بہت بڑا امتحان تھا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوئے۔ ہم اسی واقعہ کی یاد میں ہر سال عیدالاضحیٰ مناتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں۔

۱۱- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا خانہ کعبہ کی تعمیر کرنا

زمین پر خانہ کعبہ پہلا گھر تھا جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے طوفان کے بعد خانہ کعبہ کی صرف بنیادیں باقی رہ گئیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اِنہی بنیادوں پر خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر فرمایا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام قریبی پہاڑوں سے پتھر اُٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن پتھروں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے جاتے۔ ساتھ ساتھ دونوں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا کرتے جاتے کہ "اے اللہ! ہمارے اس کام کو قبول فرما، بے شک تو سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت کو اپنا فرماں بردار بنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا اور ہم پر (اپنی رحمت سے) توجہ فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے"۔ (سورۃ البقرہ ۲، آیت:۱۲۸)

۱۲- حج کی پکار

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔ مزید فرمایا کہ لوگوں کو حج کے لئے پکارو تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جبل ابی قبیس پر کھڑے ہو کر حج کے لئے اعلان فرمایا تو آپ علیہ السلام کی اس آواز کو ان لوگوں نے بھی سنا جو مردوں کی پشتوں میں تھے یا ماؤں کے رحموں میں یہاں تک کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سات سمندروں کی گہرائی تک آپ علیہ السلام کی آواز کو سنوا دیا۔ آج بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس پکار کے جواب میں دنیا بھر سے مسلمان ہر سال حج کے لئے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے بھی آپ علیہ السلام کی آواز پر جتنی مرتبہ لبیک کہا اتنی بار وہ حج کریں گے۔

۱۳- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر اجنبی مہمانوں کی آمد

ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر چند اجنبی مہمان آئے۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ آپ علیہ السلام مہمانوں کے لئے کھانا لے آئے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دیکھ کر خوف زدہ ہوگئے کہ مہمان کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا رہے۔ مہمانوں نے آپ علیہ السلام کا خوف دُور کرتے ہوئے کہا کہ ہم انسان نہیں بلکہ آپ (علیہ السلام) کے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے

ہیں۔ ہمیں لوط علیہ السلام کی قوم کو سزا دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ساتھ ہی اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک اور بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام آئے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے جن میں آخری نبی و رسول امام الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر اور اپنی قوم کو توحید کی دعوت (سورۃ الانعام ۶، آیات: ۷۴ تا ۸۳)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾

اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کیا تو بُتوں کو معبود بناتا ہے؟ بے شک میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور اسی طرح ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو دکھائے آسمانوں اور زمینوں کے عجائبات اور اس لئے کہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائیں۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ

پھر جب چھا گئی ان پر رات (تو) انہوں نے ایک ستارا دیکھا (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا (کیا) یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ غائب ہو گیا

قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ

(تو) اُنہوں نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب انہوں نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا (تو) فرمایا (کیا) یہ میرا رب ہے؟

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾

پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کہ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ فرماتا تو میں بھی ضرور گمراہ قوم میں سے ہو جاتا۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ

پھر جب سورج کو چمکتا ہوا دیکھا (تو) فرمایا (کیا) یہ میرا رب ہے؟ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میری قوم! بے شک میں بیزار ہوں اُن سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔ بے شک میں نے اپنا رخ کر لیا

لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ

سب سے الگ ہو کر اُسی کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور اُن کی قوم اُن سے جھگڑنے لگی

قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ اُس نے تو مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے اور میں (اُن سے) نہیں ڈرتا

مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ

جنہیں تم اُس کا شریک ٹھہراتے ہو مگر میرا رب ہی کچھ (نقصان) چاہے (تو پہنچا سکتا ہے) میرا رب (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کیئے ہوئے ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٨٠ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور میں کیوں ڈروں اُن سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو جب کہ تم نہیں ڈرتے

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ

کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو جس کی اس نے تم پر کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی تو دونوں فریقوں میں سے کون امن کا زیادہ حق دار ہے؟

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٨١ۘ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

اگر تم جانتے ہو۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے

وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٨٢ۧ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ

اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو عطا فرمائی تھی اُن کی قوم کے مقابلے میں

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝٨٣

ہم درجات میں بلند فرما دیتے ہیں جس کو ہم چاہتے ہیں بے شک آپ کا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ (سورۃ الانعام ۶، آیات : ۸۴ تا ۹۰)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

اور ہم نے اُنہیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) عطا فرمائے ہم نے سب کو ہدایت عطا فرمائی

وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

اور اس سے پہلے ہم نے نوح (علیہ السلام) کو بھی ہدایت عطا فرمائی اور اُن کی اولاد میں سے

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰي وَهٰرُوْنَ ۭ

داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) اور ایوب (علیہ السلام) اور یوسف (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝٨٤ۙ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ

اور ہم نیک کام کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا (علیہ السلام) اور یحییٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) اور الیاس (علیہ السلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٨٥ۙ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ

یہ سب صالحین میں سے تھے۔ اور اسماعیل (علیہ السلام) اور الیسع (علیہ السلام) اور یونس (علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٦ۙ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ

اور ان سب کو ہم نے (ان کے زمانے کے) تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور ان کے باپ دادا

وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾

اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بھی (کچھ کو) اور ہم نے انہیں چُن لیا۔ اور انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت عطا فرمائی۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

یہ ہے اللہ کی ہدایت جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازے

وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے کیئے ہوئے تمام اعمال ضرور برباد ہوجاتے۔

اہم نکات



اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائی تو اب اگر یہ لوگ ان کا انکار کریں

فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر رکھے ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا فرمائی تو آپ ان کے طریقہ پر چلیں

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

آپ (ﷺ) فرما دیجیے میں تم سے نہیں مانگتا اس (تبلیغ) پر کوئی اجر یہ تو تمام جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر اور قوم کو توحید کی دعوت (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۶۹ تا ۷۷)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور آپ (ﷺ) ان پر تلاوت کیجیے ابراہیم (علیہ السلام) کا قصّہ۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ

وہ کہنے لگے ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں لہذا ہم ہمیشہ انہی (کی پوجا) پر جمے رہنے والے ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا

هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا

کیا وہ تمہاری (فریاد) سنتے ہیں جب تم (انہیں) پکارتے ہو؟ یا وہ تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ انہوں نے کہا

بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾

بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا اسی طرح کرتے ہوئے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم نے (ان کی حقیقت میں) غور کیا جن کی تم پوجا کرتے ہو؟

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾

تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی۔ تو بے شک وہ میرے دشمن ہیں سوائے تمام جہانوں کے رب کے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ توحید (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۷۸ تا ۸۲)

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾

وہ جس نے مجھے پیدا فرمایا تو وہی میری رہنمائی فرماتا ہے۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور مجھے پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾

اور جو مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ فرمائے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میری خطائیں بخش دے گا بدلے کے دن۔

اہم نکات



حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اللہ ﷻ سے دعائیں (سورۃ الشعراء۲۶، آیات: ۸۳ تا ۸۸)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۸۳ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۸۴

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔ اور میرا ذکرِ خیر جاری فرما بعد میں آنے والوں میں۔

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۸۵ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۸۶

اور مجھے بنا دے نعمتوں والی جنّت کے وارثوں میں سے۔ اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہوں میں سے ہے۔

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۸۷ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۸۸

اور مجھے رُسوا نہ کرنا جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے (اولاد)۔

قیامت کے دن فرماں برداروں اور نافرمانوں کا انجام (سورۃ الشعراء۲۶، آیات: ۸۹ تا ۱۰۴)

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۸۹ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۹۰

مگر جو اللہ کے پاس آیا سلامتی والے (پاک) دل کے ساتھ (وہی کامیاب ہوگا)۔ اور جنّت قریب کر دی جائے گی پرہیزگاروں کے لئے۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۹۱ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۹۲ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور جہنّم ظاہر کر دی جائے گی گمراہوں کے لئے۔ اور ان سے کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجتے تھے؟ اللہ کے سوا

هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۹۳ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۹۴ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ

کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود کو بچا سکتے ہیں؟ پھر وہ اور تمام گمراہ اس (جہنّم) میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اور ابلیس کے لشکر بھی

اَجْمَعُوْنَ ۹۵ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۹۶ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۹۷

سب کے سب۔ اور وہ سب اس (جہنّم) میں آپس میں جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔ اللہ کی قسم! یقیناً ہم تو کھلی گمراہی میں تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۹۸ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۹۹ فَمَا لَنَا

جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر کرتے تھے۔ اور ہمیں تو ان مجرموں ہی نے گمراہ کیا تھا۔ تو (اب) ہمارے لئے کوئی نہیں ہے

مِنْ شَافِعِيْنَ ۱۰۰ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۱۰۱ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً

سفارش کرنے والوں میں سے۔ اور نہ کوئی گرم جوش دوست ہے۔ تو کاش (دنیا میں) ہمیں واپس ہونا نصیب ہوجاتا

فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰۲ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۱۰۳

تو ہم مومنوں میں سے ہو جاتے۔ بے شک اس (واقعہ) میں یقیناً نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۱۰۴

اور بے شک آپ کا رب یقیناً بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر کو توحید کی دعوت (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیات: ۵۱ تا ۵۷)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

اور ہم نے (موسیٰ علیہ السلام سے بھی) پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی (شان کے مطابق) کامل بصیرت عطا فرمائی تھی اور ہم اُن کو خوب جاننے والے تھے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾

جب (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا اپنے باپ اور اپنی قوم سے یہ کیسی مُورتیاں ہیں جن (کی پوجا) پر تم جم کر بیٹھے ہو؟

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

اُنہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اُن کی پوجا کرتے ہوئے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾

کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہو۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا تم کھیل تماشا کرنے والوں میں سے ہو؟

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے جس نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

اور اللہ کی قسم! میں یقیناً تمہارے بتوں کے ساتھ ضرور ایک تدبیر کروں گا اس کے بعد کہ جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیات: ۵۸ تا ۶۷)

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾

پھر انہوں (یعنی ابراہیم علیہ السلام) نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے ان کے ایک بڑے (بت) کے تاکہ وہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾

وہ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾

(کچھ) لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے جو ان کا ذکر (بُرائی سے) کرتا ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا

وہ بولے تو لاؤ اسے لوگوں کے سامنے تاکہ وہ (اس کا انجام) دیکھ لیں۔ (جب ابراہیم علیہ السلام آ گئے تو) ان لوگوں نے کہا

ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾

کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے اے ابراہیم!

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا (نہیں) بلکہ یہ کام کیا ہو گا ان کے اس بڑے (بُت) نے لہٰذا تم انہی (بُتوں) سے پوچھو اگر وہ بول سکتے ہیں۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

پھر وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے تو (اپنے آپ سے) کہنے لگے بے شک تم خود ہی ظالم ہو۔

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

پھر (شرمندہ ہو کر) سر نیچا کر لیا (اور کہنے لگے) یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ (بُت) نہیں بولتے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا تو کیا تم پوجتے ہو اللہ کے سوا (ان کو) جو نہ تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے ہیں

وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور نہ تمہیں نقصان دے سکتے ہیں؟ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بادشاہ نمرود کی آگ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیات: ۶۸ تا ۷۳)

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ

وہ لوگ کہنے لگے تم اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم (یعنی اللہ) نے فرمایا کہ اے آگ!

كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ ایک بُری چال کا ارادہ کیا تھا

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

تو ہم نے انہی لوگوں کو کر دیا نقصان اُٹھانے والے۔ اور ہم نے انہیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) اور لوط (علیہ السلام) کو نجات عطا فرمائی

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

اُس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی تھی۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

اور ہم نے انہیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) عطا فرمائے اسحاق (علیہ السلام) اور (اسحاق علیہ السلام پر) زائد یعقوب (علیہ السلام بھی) اور ہم نے ان سب کو نیکوکار بنایا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ

اور ہم نے انہیں امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت فرماتے تھے اور ہم نے ان کی طرف وحی فرمائی نیک کام کرنے کی

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾

اور نماز قائم کرنے کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں سب سے پہلے اپنے قریبی لوگوں کو دین کی دعوت دینی چاہیئے۔ (سورۃ الانعام، آیت:۷۴)

۲- شرک کی ایک وجہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو نہ پہچاننا ہے۔ (سورۃ الانعام، آیات:۷۶ تا ۷۸)

۳- سورج، چاند، ستاروں سمیت ساری کائنات کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنایا ہے۔ ہمیں صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الانعام، آیات:۷۶ تا ۷۹)

۴- اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لا کر شرک سے بچنے والے امن اور ہدایت پانے والے ہیں۔ (سورۃ الانعام، آیت:۸۲)

۵- جھوٹے معبود کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ تمام اختیار حقیقی معبود اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۷۳)

۶- شرک کی ایک بڑی وجہ کافر باپ دادا کے غلط عقائد کی پیروی کرنا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۷۴)

۷- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا، وہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمیں ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہی ہمیں کھلاتا پلاتا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیات:۷۸ تا ۷۹)

۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمیں بیماری میں شفا عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۸۰)

۹- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہمارے گناہ معاف فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۸۲)

۱۰- قیامت کے دن کافروں کے لئے نہ کوئی سفارش کرنے والا ہوگا اور نہ ہی کوئی دوست کام آئے گا۔ (سورۃ الشعراء، آیات:۱۰۰ تا ۱۰۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کس کی پوجا کرتی تھی؟

(الف) زمین، آسمان اور پہاڑوں (ب) سورج، چاند اور ستاروں (ج) جن، فرشتوں اور روحوں

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس بادشاہ کو توحید کی دعوت دی؟

(الف) ذوالقرنین (ب) فرعون (ج) نمرود

(۳) کس نے سب سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے؟

(الف) حضرت سارہ سلامٌ علیہا (ب) حضرت ہاجرہ سلامٌ علیہا (ج) حضرت مریم سلامٌ علیہا

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں کون اجنبی مہمان بن کر آئے؟

(الف) فرشتے (ب) جنات (ج) مکّہ کے لوگ

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم پر حضرت ہاجرہ سلامٌ علیہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کہاں چھوڑ آئے؟

(الف) فلسطین (ب) عراق (ج) مکّہ

سوال ۲ نیچے دیئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے بتوں کو توڑ دیا۔
- ☐ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کریں۔
- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور بھتیجے کے ساتھ شام و فلسطین اور مصر کی طرف ہجرت فرمائی۔
- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر فرشتے انسانی شکل میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری دینے آئے۔
- ☐ آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتوں کی پوجا نہ کرنے پر اپنے گھر سے نکال دیا۔
- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کا حج کرنے کے لئے لوگوں کو دعوت دی۔
- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا فرماں بردار بیٹا عطا فرمایا۔
- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر کو توحید کی دعوت دی۔
- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوم نے آگ میں ڈال دیا۔
- ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر پہلے سے موجود انہی بنیادوں پر خانہ کعبہ کو تعمیر فرمایا۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- ہمیں دعوت کے کام کا آغاز کہاں سے کرنا چاہیئے؟

____

____

۲- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکے جانے کا کیا نتیجہ نکلا؟

____

____

۳- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُتوں کو کیوں توڑا؟

____

____

۴- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا خواب دیکھا؟

____

____

۵- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا القاب عطا فرمائے گئے؟

____

____

گھریلو سرگرمی

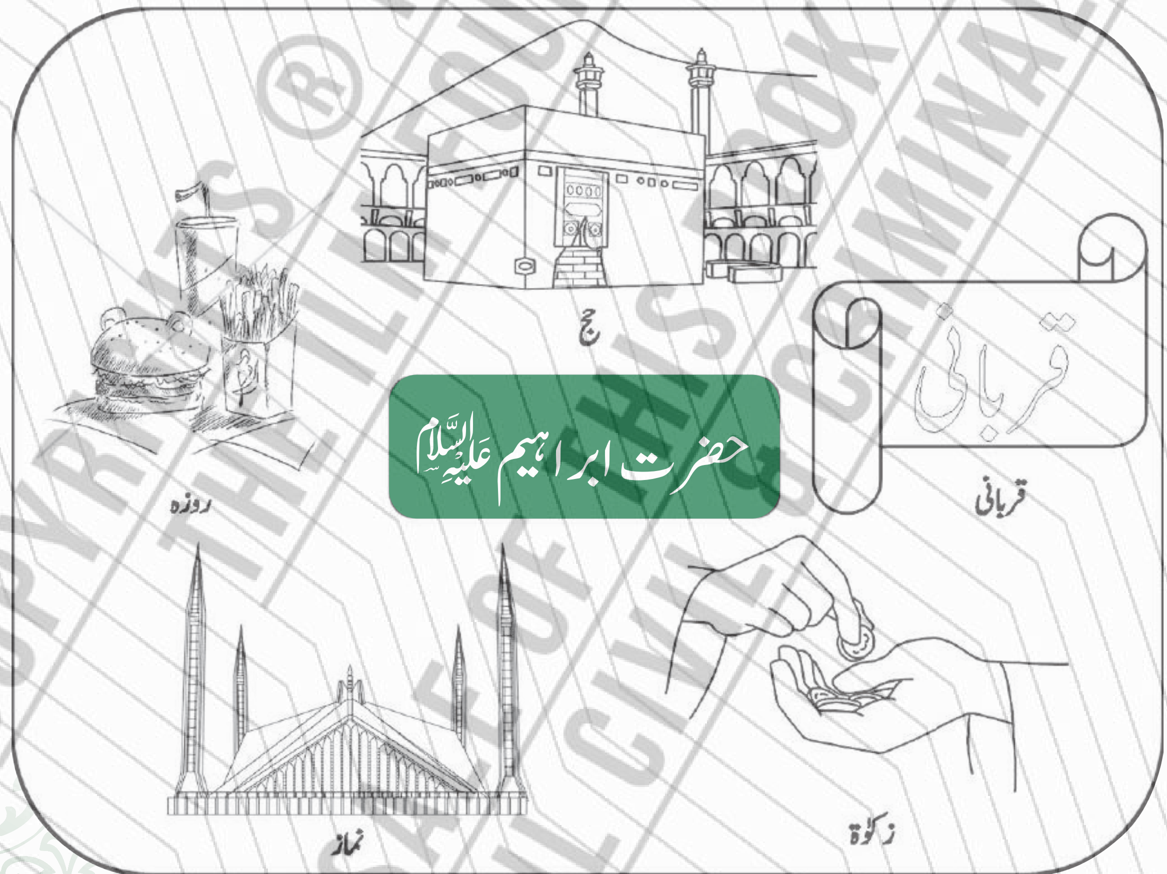
- سورۂ ابراہیم ۱۴، آیات: ۴۰ اور ۴۱ میں دی گئی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعا کا ترجمہ خوب صورتی کے ساتھ ایک چارٹ پر لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

____

____

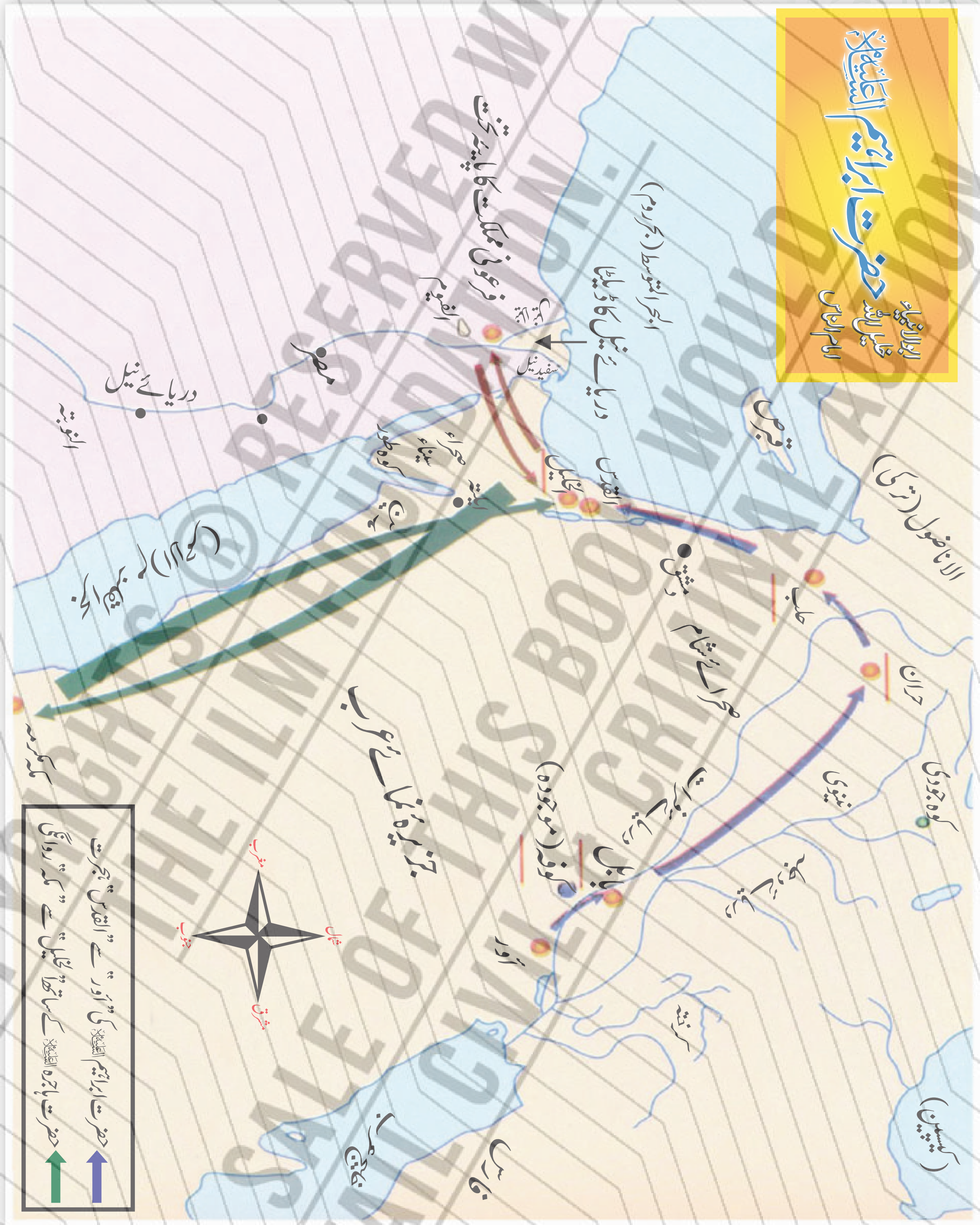
____

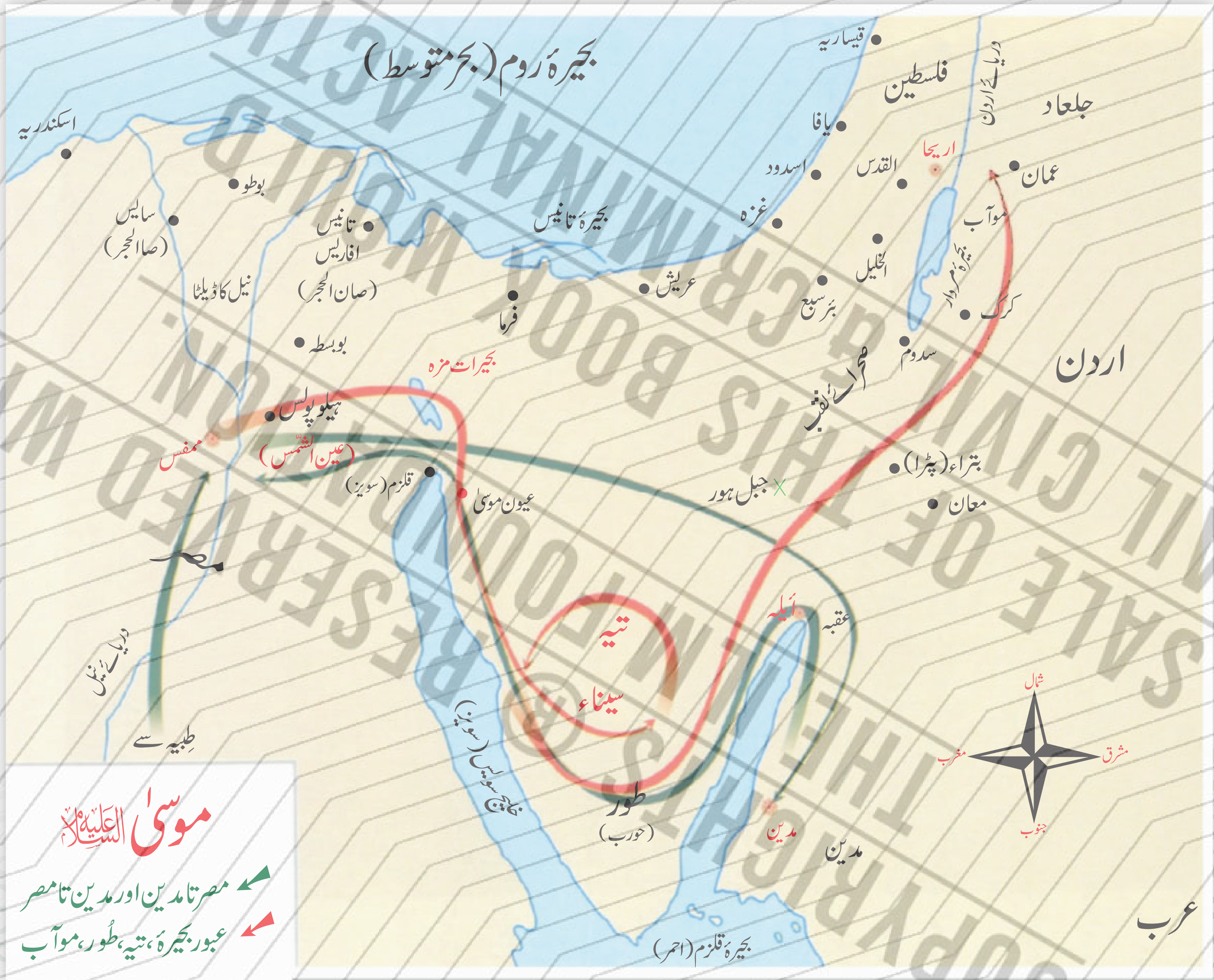
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے متعلق مختلف مقامات مثلاً شہر مکّہ، خانہ کعبہ، مقامِ ابراہیم علیہ السّلام، منٰی اور جمرات کی تصاویر تلاش کر کے ایک چارٹ پر لگائیں۔
- نیچے دی گئی تصاویر میں جن اعمال کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے ہے اُنہیں رنگ بھر کر واضح کریں۔



دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________


ابوالانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
الاناضول (ترکی)
قبرص
البحر المتوسط (بحرِ روم)
دریائے نیل
مصر
دمشق
حلب
حران
نینوی
بابل
اُور
صحرائے شام
جزیرہ نمائے عرب
القدس
الخلیل
مکہ مکرمہ
شمال
جنوب
مشرق
مغرب


موسیٰ علیہ السلام
مصر تا مدین اور مدین تا مصر
عبورِ بحیرۂ، تیہ، طُور، موآب
بحیرۂ روم (بحرِ متوسط)
اسکندریہ
بوطو
سائیس
(صا الحجر)
تانیس
افاریس
(صان الحجر)
نیل کا ڈیلٹا
بوبسطہ
بحیرۂ تانیس
فرما
عریش
غزہ
اسدود
یافا
قیساریہ
فلسطین
القدس
اریحا
الخلیل
بئر سبع
سدوم
بحیرۂ مُردار
موآب
کرک
عمان
جلعاد
دریائے اردن
اردن
بحیرات مرہ
ہیلوپولس
عین الشمس
ممفس
مصر
دریائے نیل
طیبہ سے
قلزم (سویز)
عیون موسیٰ
جبل ہور
صحرائے نقب
بتراء (پٹرا)
معان
تیہ
سیناء
ایلہ
عقبہ
طور
(حورب)
مدین
خلیج سویس (سویز)
بحیرۂ قلزم (احمر)
عرب
شمال
جنوب
مشرق
مغرب

سبق: ۳۰ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ اوّل)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا پہلا دور: پیدائش سے مدین جانے تک

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے اُن میں سے ایک عظیم رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ قرآنِ حکیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ آیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "اسرائیل" تھا (جس کا مطلب ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بندہ)۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو بارہ بیٹے عطا فرمائے۔ ان بیٹوں کی اولادوں سے بارہ قبیلے بنے جو بنی اسرائیل کہلائے۔ بنی اسرائیل فلسطین کے رہنے والے تھے۔ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑی محبوب قوم تھی جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بے شمار احسانات فرمائے۔ لیکن بنی اسرائیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور ناشکری کرتے رہے۔

۱- بنی اسرائیل کا مصر میں داخلہ اور فرعون کا بنی اسرائیل پر ظلم و ستم

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں ایک حضرت یوسف علیہ السلام بھی تھے۔ جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مصر میں ایک بڑا مقام عطا فرمایا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد، بھائیوں اور سب گھر والوں کو مصر بلوالیا۔ اس طرح بنی اسرائیل شام کے شہر کنعان یا فلسطین سے مصر آکر آباد ہوگئے۔ بنی اسرائیل مصر میں کئی سال تک عیش و آرام سے حکومت کرتے رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے کئی سال بعد مصر کے رہنے والے قِبطیوں نے بغاوت کی اور فرعون کو بادشاہ بنا کر بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنالیا۔

فرعون اس مظلوم قوم پر ظلم ڈھاتا اور ان سے جانوروں کی طرح کام لیتا تھا۔ فرعون کو نجومیوں نے خبر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اُس کی بادشاہت کو ختم کردے گا۔ اس وجہ سے فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے آزاد کرانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔

۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اُن کی حفاظت کا انتظام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت پر آپ علیہ السلام کی والدہ فکر مند ہوئیں کہ اس بچے کو فرعون قتل کرادے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے دل میں بات ڈالی کہ ایک صندوق میں بچے کو ڈال کر دریا میں بہادیں اور انہیں تسلّی دی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو واپس اُن کے پاس پہنچا دے گا۔ اُن کی والدہ نے ایسا ہی کیا۔ صندوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لیئے دریا کی لہروں پر تیرتا رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بڑی بہن دریا کے کنارے صندوق کے پیچھے پیچھے چلتی رہیں۔

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں

جب صندوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لیئے دریا میں تیرتا ہوا فرعون کے محل کے سامنے پہنچا تو فرعون کے لوگوں نے اسے نکال کر فرعون اور ملکہ کے سامنے پیش کیا۔ جیسے ہی صندوق کھولا گیا تو اندر ایک نہایت خوبصورت بچے کو دیکھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت ملکہ آسیہ سَلَامٌ عَلَيْهَا کے دل میں ڈال دی۔ ملکہ نے فرعون سے کہا کہ ہم اس کو اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں۔ فرعون نے ملکہ کی بات مان لی۔ یوں فرعون

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے سے باز رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کے لئے کئی دائیوں کو بُلایا گیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی بھی دائی کا دودھ نہیں پیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن جو یہ سب حال دیکھ رہی تھیں اُنھوں نے درخواست کی کہ میں ایک ایسی عورت کو جانتی ہوں کہ جو اس بچے کو دودھ پلا سکے گی۔ ملکہ آسیہ سَلَامٌ عَلَيْهَا کو بچے کے بارے میں بہت فکر تھی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کی درخواست قبول کر لی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اپنی والدہ کو لے کر محل آ گئیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے انہیں دودھ پلانا شروع کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام دودھ پینے لگے۔ یہ دیکھ کر ملکہ کو اطمینان ہو گیا۔ یوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے پر مقرر کر دی گئیں۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ کی گود میں دوبارہ پہنچا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کا اہتمام فرما دیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہو گئے۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قِبطی کی ہلاکت

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں آئے تو دیکھا کہ دو افراد آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی بنی اسرائیل سے تھا اور دوسرا قِبطی یعنی فرعون کی قوم سے تھا۔ اسرائیلی نے آپ علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارا۔ آپ علیہ السلام نے قِبطی کو ایک مُکا مارا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ اُس کو قتل کرنے کا نہیں تھا۔ اس پر آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے فوراً معافی مانگی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو معاف فرما دیا۔ قِبطی کی ہلاکت ایسے وقت میں ہوئی تھی کہ جب سب لوگ آرام کر رہے تھے اس لئے لوگوں کو پتہ نہیں چلا کہ قِبطی کو کس نے ہلاک کیا ہے۔ اگلی صبح جب حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں آئے تو اُسی اسرائیلی کو دوبارہ ایک اور قِبطی سے لڑتے ہوئے دیکھا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسرائیلی سے کہا کہ تم ہی گمراہ ہو اور اُسے قِبطی سے بچانے کے لئے آگے بڑھے۔ آپ علیہ السلام کی بات سن کر اسرائیلی ڈر گیا اور سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس کے خلاف کاروائی کرنا چاہتے ہیں اس لئے اُس نے کہا کہ کیا آپ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتے ہیں جیسے کل آپ نے ایک قِبطی کو ہلاک کر دیا تھا؟ اس طرح یہ بات شہر میں پھیل گئی کہ قِبطی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہلاک ہوا تھا۔ جلد ہی ایک شخص دوڑتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ فرعون اور اُس کی قوم کے سردار آپ کو قتل کرنے کی تیاری کر رہے ہیں لہٰذا آپ یہاں سے فوراً چلے جائیں۔ یوں حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے ایک دُور دراز علاقہ مَدیَن تشریف لے گئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱- فرعون کا بنی اسرائیل پر ظلم و ستم (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۱ تا ۶)

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ

طٰسٓمّٓ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے کچھ حالات حق کے ساتھ

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا

ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ بے شک فرعون زمین میں سرکش تھا اور اس نے وہاں کے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا

يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ

اُس نے کمزور کر دیا تھا اُن میں سے ایک گروہ کو وہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور اُن کی بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ

بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ اور ہم نے چاہا کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیئے گئے تھے

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ

اور ہم اُنہیں امام بنائیں اور ہم انہیں (ان کے ملک و مال کا) وارث بنائیں۔ اور ہم انہیں زمین میں اختیار عطا کریں

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥

اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو اِن (کمزوروں) سے وہ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اللہ ﷻ کی طرف سے اُن کی حفاظت کا انتظام (سورۃ القصص ۲۸، آیت: ۷)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کی طرف الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو پھر جب تمہیں اس کے بارے میں کوئی خطرہ ہو

فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ

تو اُسے دریا میں ڈال دینا اور تم ڈرنا نہیں اور نہ تم غم کرنا بے شک ہم اُسے تمہاری طرف واپس پہنچانے والے ہیں

وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦

اور اُسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں۔

اہم نکات



۳۔حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۸ تا ۱۳)

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

تو فرعون کے گھر والوں نے اسے اُٹھا لیا تاکہ وہ اُن کے لئے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنیں بے شک فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکر

كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۸ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ

(بڑے) گناہ گار تھے۔ اور فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ علیہا السلام) نے کہا (یہ بچہ) میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اِسے قتل نہ کرنا

عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ

شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اِسے بیٹا بنا لیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا

اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰

قریب تھا کہ وہ اس (راز) کو ظاہر کر دیتیں اگر ہم نے اُن کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے رہیں۔

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱ۙ

اور (موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے) اس کی بہن سے کہا تم اُس کے پیچھے پیچھے جاؤ تو وہ اُسے دُور سے دیکھتی رہی اور وہ لوگ بالکل بے خبر تھے۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ

اور ہم نے پہلے ہی سے اُن (یعنی موسیٰ علیہ السلام) پر دائیوں کا دُودھ حرام کر دیا تھا تو (موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے) کہا کہ میں تمہیں بتاؤں ایسے گھر والوں کا پتہ

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۲ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ

جو تمہارے لئے اس (بچے) کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ تو اس طرح ہم نے اُنہیں (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) ان کی والدہ کے پاس واپس پہنچا دیا

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳ع

تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں اور تاکہ وہ جان لیں کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۴۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قِبطی کی ہلاکت (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۱۴ تا ۲۱)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴

اور جب (موسیٰ علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے اور جسمانی اعتدال پر آ گئے (تو) ہم نے اُنہیں حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫

اور (موسیٰ علیہ السلام) شہر میں داخل ہوئے ایسے وقت جب اس کے رہنے والے (نیند کی) غفلت میں تھے تو انہوں نے اس میں پایا دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ

ایک تو ان کے (اپنے) گروہ میں سے تھا اور ایک ان کے دشمنوں میں سے تھا تو اس شخص نے مدد طلب کی جو اُنہی کے گروہ میں سے تھا

عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

اس کے خلاف جو ان کے دشمنوں میں سے تھا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے ایک مُکا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ یہ شیطان کا کام ہے

اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

بے شک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان کا نقصان کیا

فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾

(اس لئے) تُو مجھے معاف فرما تو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک وہی بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! تُو نے مجھ پر جو انعام فرمایا ہے تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ

پھر (دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے) شہر میں صبح کی ڈرتے ڈرتے انتظار کرتے ہوئے تو اچانک (دیکھا) وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی

يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ

(پھر) انہیں (مدد کے لئے) پکار رہا ہے موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے فرمایا بے شک تُو کھلا گمراہ ہے۔ پھر جب (موسیٰ علیہ السلام نے) ارادہ کیا

اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ

اس شخص کو پکڑنے کا جو ان دونوں کا دشمن تھا (تو اسرائیلی) بولا اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی (اسی طرح) قتل کرنا چاہتے ہو

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ

جیسے تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ تم تو صرف یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سرکش بن جاؤ

وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى

اور تم نہیں چاہتے کہ تم اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔ اور ایک شخص شہر کے آخری کنارے سے دوڑتا ہوا آیا

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ

اس نے کہا اے موسیٰ! بے شک سردار آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر ڈالیں تو آپ نکل جائیں

اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ

بے شک میں آپ کی بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں۔ پس (موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے نکلے ڈرتے ڈرتے (اللہ کی مدد کا) انتظار کرتے ہوئے

قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ فساد کرنے والوں اور گناہ گاروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (سورۃ القصص، آیات: ۴، ۸)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ مظلوموں کی مدد فرماتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۵)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں کو نہ خوف ہوتا ہے اور نہ غم ہوتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۷)

۴- جس کی حفاظت اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (سورۃ القصص، آیات: ۷، ۹)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرماتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۳)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کو حکمت اور علم عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۴)

۷- ہمیں مجرموں کے خلاف مظلوموں کا ساتھ دینا چاہیے۔ (سورۃ القصص، آیات: ۱۵، ۱۷)

۸- انبیاءِ کرام علیہم السلام معصوم عن الخطا ہونے کے باوجود بھی کثرت سے استغفار کرتے ہیں تو خطا ہو جانے پر ہمیں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۶)

۹- نادان دوست دشمن سے بڑھ کر نقصان دہ ہوتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۹)

۱۰- ہمیں مشکل حالات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا اور مدد مانگنی چاہیے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا اور دعا قبول فرمانے والا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۲۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق کس قوم سے تھا؟

(الف) بنی اسرائیل　(ب) بنی اسماعیل علیہ السلام　(ج) بنی ہاشم

(۲) کن کا لقب اسرائیل تھا؟

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام

(۳) بنی اسرائیل کہاں سے آکر مصر میں آباد ہو گئے تھے؟

(الف) شام　(ب) مدین　(ج) ایران

(۴) مصر کے رہنے والے لوگوں نے کس کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا؟

(الف) نمرود　(ب) جالوت　(ج) فرعون

(۵) قبطی کا تعلق کس کی قوم سے تھا؟

(الف) نمرود　(ب) فرعون　(ج) قارون

سوال ۲ نیچے دیئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

- ⌂ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے محبت کی وجہ سے فرعون کی ملکہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنانے کا فیصلہ کیا۔
- ⌂ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مَدیَن تشریف لے گئے۔
- ⌂ حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا۔
- ⌂ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شہر میں ایک قِبطی اور بنی اسرائیلی کو آپس میں جھگڑتے ہوئے پایا۔
- ⌂ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہادیا۔
- ⌂ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو شام کے شہر کنعان سے مصر بلوالیا۔
- ⌂ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ کے پاس دوبارہ پہنچا کر ان کی پرورش کا اہتمام فرمادیا۔
- ⌂ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قِبطی مارا گیا۔
- ⌂ فرعون بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرادیتا تھا۔
- ⌂ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- بنی اسرائیل کون تھے؟

____

____

۲- فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں قتل کرادیتا تھا؟

____

____

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لئے کیا تدبیر اُن کی والدہ کے دل میں ڈالی؟

____

____

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ ان کی والدہ تک کیسے پہنچایا؟

____

____

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر چھوڑ کر مَدیَن کیوں چلے گئے؟

____

____

گھریلو سرگرمی

- بنی اسرائیل میں آنے والے کوئی پانچ انبیاء کرام علیہم السلام کے نام تحریر کریں۔

____

____

- بنی اسرائیل میں آنے والے رسولوں پر نازل کی جانے والی کوئی تین کتابوں کے نام تحریر کریں۔

____

____

- نیچے دیئے گئے مقامات میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق مقامات کی نشاندہی لکیر کھینچ کر کریں۔







حضرت موسیٰ علیہ السلام







دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۴۰ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ دوم)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا دوسرا دور: مدین جانے سے صحرائے سینا ہجرت تک

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کے ایک کنویں پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روکے ہوئے الگ کھڑی ہیں۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ ان لڑکیوں کے والد بوڑھے ہیں اور وہ انتظار کر رہی ہیں کہ پہلے سب لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا لیں تو پھر وہ اپنی بکریوں کو پانی پلائیں۔ آپ علیہ السلام نے اس کنویں سے پانی نکال کر ان کی بکریوں کو پلایا اور پھر ایک درخت کے سائے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس شہر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اجنبی تھے یہاں ان کے پاس نہ گھر تھا، نہ رشتہ دار، نہ مال اور نہ ہی کچھ کھانے پینے کے لئے تھا لیکن اس کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام گھبرائے نہیں۔ آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا مانگی کہ "اے میرے رب! تو مجھے جو بھی بھلائی عطا فرمائے میں اُس کا محتاج ہوں"۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور لڑکیوں کے والد اور ان کے اہلِ خانہ کی وساطت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمام ضرورتوں کو پورا فرما دیا۔

۲- مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عنایات

تھوڑی دیر بعد اُن لڑکیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور کہا کہ ہمارے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ بکریوں کو پانی پلانے پر آپ کو اُجرت دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن کے والد کے پاس پہنچے اور اُن کو اپنا سارا حال سنایا۔ اُنہوں نے آپ علیہ السلام کو تسلّی دی اور کہا کہ آپ ڈریں نہیں۔ آپ ظالموں سے نجات پا چکے ہیں۔ اُن لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابّا جان! اِنہیں اُجرت پر رکھ لیجئے کیوں کہ یہ طاقت ور اور امانت دار ہیں۔ بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ آٹھ سال میرے ہاں کام کریں یا اپنی خوشی سے دس سال پورے کریں تو میں اپنی دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی شادی آپ سے کر دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کی بات قبول فرمالی اور دس سال تک اُن کے پاس رہے۔

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بات کرنا

دس سال مدین میں رہنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں رات کے وقت صحرا سے گزرتے ہوئے شدید سردی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور کی طرف آگ دکھائی دی۔ آپ علیہ السلام نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں جا کر وہاں سے ہاتھ سینکنے کے لئے کچھ انگارے لاتا ہوں یا راستے کی کوئی خبر معلوم کرتا ہوں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ایک بہت بڑی سعادت عطا فرمائی یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ اسی لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بات کرنے والا) بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ "بے شک میں ہی تمہارا رب ہوں، پس تم اپنے جوتے اُتار دو، بے شک تم ایک مقدس وادیٔ طُویٰ میں ہو"۔

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یہ میرا عصا ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں، اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی بہت فائدے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ اسے نیچے ڈال

دو۔ جیسے ہی آپ علیہ السلام نے عصا زمین پر ڈالا وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا اور قریب تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام رُخ پھیر کر دوڑ پڑتے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو وہ اپنی اصلی حالت میں آجائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالو تو وہ نہایت سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ دو معجزات عطا فرمائے اور حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ سرکش ہو گیا ہے اور اُسے نرمی سے دعوت دینا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعائیں مانگیں اور اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے دعا مانگی کہ اُن کو بھی میری مدد کے لئے نبوت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں پہنچ کر اس سے فرمایا کہ "ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے رسول ہیں"۔ بنی اسرائیل پر ظلم و ستم بند کرو اور انہیں آزاد کر کے ہمارے ساتھ بھیج دو۔ آپ علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات دکھائے۔ فرعون نے معجزات کا انکار کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادوگر ہونے کا الزام لگایا اور اپنے جادوگروں سے مقابلے کی دعوت دی۔ اس مقابلے کے لئے قومی تہوار کا دن مقرر کیا گیا تا کہ سب حاضر ہوں اور سب کے سامنے مقابلہ ہو۔ معجزات دیکھ کر بھی جب فرعون ایمان نہ لایا اور اپنی ضد پر قائم رہا تو آلِ فرعون میں سے ایک ایمان لانے والے شخص نے بھرے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیتے ہوئے فرعون اور اُس کی قوم کے سرداروں کو سرکشی کے بُرے نتیجہ سے ڈرایا اور ایمان لانے کی دعوت دی۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح

فرعون نے ملک بھر سے ماہر جادوگر جمع کیئے۔ انہیں انعامات کا لالچ دے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے میدان میں بھیجا۔ جب آمنا سامنا ہوا تو جادوگروں نے کہا کہ اے موسیٰ! پہلے آپ شروع کریں گے یا ہم اپنا جادو پیش کریں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے تم اپنا جادو پیش کرو۔ جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈالیں تو لوگوں کو دوڑتی ہوئی نظر آئیں جیسے سانپ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا عصا زمین پر ڈالنے کا حکم فرمایا تو عصا ایک بہت بڑا اژدھا بن گیا جس نے جادوگروں کی بنائی ہوئی تمام جھوٹی چیزوں کو نگل لیا۔ جادوگر یہ معجزہ دیکھ کر بے اختیار سجدے میں گر پڑے اور مسلمان ہو گئے۔ لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گئے۔

۷- فرعون کی اہلِ ایمان کو دھمکی اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی

فرعون شدید غصّے ہوا اور جادوگروں سے بولا کہ کیا تم میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے؟ اس نے الزام لگایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان جادوگروں کے بڑے ہیں جنہوں نے ان سب کو جادو سکھایا ہے (معاذ اللہ) اور ان سب نے مل کر یہ چال چلی ہے۔ اُس نے جادوگروں کو دھمکی دی کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا مگر وہ سب ایمان پر جمے رہے۔ اُنہوں نے فرعون کو جواب دیا کہ تُو جو چاہے کر لے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان سے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

۸- آلِ فرعون پر اللہ تعالیٰ کے سات عذاب

فرعون اور آلِ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے۔ ان کے مسلسل انکار اور کفر پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے ان پر کئی عذاب بھیجے گئے۔ ان پر قحط، پھلوں کا نقصان، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون کے عذاب بھیجے گئے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ مگر وہ لوگ عذاب آنے پر ایمان لانے کا وعدہ کرتے اور عذاب ختم ہونے پر اپنے وعدے سے پھر جاتے۔ اس طرح وہ مسلسل وعدہ خلافی کرتے رہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۲۲ تا ۲۴)

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾
اور جب (موسیٰ علیہ السلام نے) مدین کی طرف رُخ کیا (تو) فرمانے لگے اُمید ہے کہ میرا رب مجھے ہدایت عطا فرمائے گا سیدھے راستے کی۔
وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ
اور جب وہ مدین کے کنویں پر آئے تو اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ دو لڑکیوں کو پایا
تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا
(جو اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی تھیں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ وہ دونوں بولیں
لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾
ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک چرواہے (اپنے جانوروں کو) واپس نہ لے جائیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔
فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ
تو (موسیٰ علیہ السلام نے) ان کی خاطر پانی پلایا پھر سائے کی طرف چلے گئے پھر عرض کیا اے میرے رب!
اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾
(واقعی) میں اس خیر (وبرکت) کا جو تو نے میری طرف اتاری ہے محتاج ہوں۔

۲- مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ ﷻ کی عنایات (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۲۵ تا ۲۸)

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ
پھر (تھوڑی دیر بعد) اُن کے پاس ان دونوں میں سے ایک لڑکی آئی شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اُس نے کہا
اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ
میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کا بدلہ دیں جو آپ نے ہمارے لئے (بکریوں کو) پانی پلایا جب (موسیٰ علیہ السلام) اُن (کے والد) کے پاس آئے
وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۣ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
اور اُن سے سارے واقعات بیان فرمائے تو (بزرگ نے) کہا آپ خوف نہ کریں آپ نے ظالم لوگوں سے نجات پالی ہے۔
قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ
ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابا جان! انہیں اجرت پر رکھ لیجیے بے شک بہترین شخص جسے آپ اجرت پر رکھیں وہی ہے

الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ

جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ (لڑکیوں کے والد نے) کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کا نکاح کر دوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک سے

عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

اس (عہد) پر کہ آپ میرے پاس اُجرت پر کام کریں آٹھ سال تک پھر اگر آپ دس سال پورے کر دیں تو وہ آپ کی طرف سے (احسان) ہے

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾

اور میں نہیں چاہتا کہ آپ پر کوئی مشقّت ڈالوں اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے پائیں گے نیک لوگوں میں سے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا یہ (عہد) میرے اور آپ کے درمیان ہے دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾

تو مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی اور ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ ﷻ سے بات کرنا (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۹تا۱۶)

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

اور کیا آپ کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر آئی؟ جب انہوں نے ایک آگ دیکھی تو اُنہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (یہیں) ٹھہرو

اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾

بے شک میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں تمہارے لئے بھی اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس میں کوئی رہنمائی پالوں۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ ۭ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ

پھر جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو انہیں ندا کی گئی کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی تمہارا رب ہوں تو تم اپنے جوتے اتار دو

اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ ۭ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾

بے شک تم مقدس وادی طویٰ میں ہو۔ اور میں نے تمہیں (رسول) چُن لیا ہے تو اسے غور سے سنو جو وحی کی جارہی ہے۔

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے لہٰذا تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾

بے شک قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو خفیہ رکھوں تاکہ ہر جان کو بدلہ دیا جائے جو وہ کوشش کرتی ہے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾

لہٰذا تمہیں وہ (شخص) اس سے روک نہ دے جو اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اس نے اپنی خواہش کی اتباع کی (ورنہ) پھر تم (بھی) ہلاک ہو جاؤ گے۔

اہم نکات



حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بات کرنا (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۰ تا ۱۵)

وَاِذْ نَادٰی رَبُّكَ مُوْسٰۤی اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ندا دی کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ۔ (یعنی) قومِ فرعون کے پاس کیا وہ لوگ (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۱۲﴾ وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان (خوب روانی سے) نہیں چلتی

فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ ج

تو تُو ہارون (علیہ السلام) کی طرف بھی (نبوت) بھیج دے۔ اور ان کا میرے اوپر ایک (قتل کا) الزام بھی ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل (نہ) کر دیں۔

قَالَ كَلَّا ج فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

(اللہ نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا!) لہذا تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ بے شک ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بات کرنا (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۲۹ تا ۳۰)

فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ج

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو انہوں نے کوہِ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی

قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

(موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (یہیں) ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لے آؤں

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ

یا آگ کا کوئی انگارہ تاکہ تم (ہاتھ) سینک سکو۔ پھر جب وہ وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے سے ندا دی گئی

فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ لا

ایک مبارک جگہ میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب۔

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۱۷ تا ۲۴)

وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ج اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا

اور (اللہ نے پوچھا) اے موسیٰ! یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں

وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ﴿۱۸﴾ قَالَ

اور میں اس سے اپنی بکریوں کے لئے (پتے) جھاڑتا ہوں اور میرے لئے اس میں اور بھی کئی فائدے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا

اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

اے موسیٰ! اسے (زمین پر) ڈال دو۔ تو انہوں نے اسے ڈال دیا تو وہ (عصا) اچانک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ (اللہ نے) فرمایا اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ

ہم ابھی اسے اس کی پہلی حالت پر واپس لے آئیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دباؤ وہ سفید چمک دار ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے

اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾

(یہ) دوسری نشانی ہے۔ (یہ) اس لئے کہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دکھائیں۔ تم فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۳۱تا۳۵)

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

اور (اللہ نے فرمایا) کہ اپنا عصا ڈال دو پھر جب اسے دیکھا کہ وہ تیزی سے (ایسے) حرکت کر رہا ہے جیسے وہ سانپ ہو (تو) وہ پیٹھ پھیر کر چل دیئے

وَّلَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾

اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (فرمایا گیا) اے موسیٰ! آگے آؤ اور ڈرو نہیں بے شک تم امن (پانے) والوں میں سے ہو۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور اپنا بازو اپنی طرف ملا لو خوف سے (بچنے کے لئے)

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾

تو یہ دو (مضبوط) دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (جاؤ) بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے اُن کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً

اور میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) جن کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو تو انہیں میری مدد کے لئے (رسول بنا کر) میرے ساتھ بھیج دے

يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ

کہ وہ میری تصدیق کریں کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا ہم تمہارے بازو مضبوط کر دیں گے

بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَآ

تمہارے بھائی کے ذریعے اور ہم تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے لہٰذا وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے ہماری نشانیوں کی وجہ سے

اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾

تم دونوں اور جنہوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُن پر عنایات (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۲۵ تا ۴۶)

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لئے میرا کام آسان بنا دے۔ اور گرہ کھول دے میری زبان کی۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾

تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرا ایک وزیر (مددگار) مقرر فرمادے میرے گھر والوں میں سے۔ (یعنی) میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾

اُس سے میری قوت کو مضبوط فرمادے۔ اور اُسے میرے کام میں شریک فرمادے۔ تاکہ (یک جان ہوکر) ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں۔

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾

اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! تمہیں دے دیا گیا جو کچھ تم نے مانگا ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۳۸﴾

اور بے شک ہم نے تم پر احسان کیا تھا ایک بار اور بھی۔ جب ہم نے الہام کیا تمہاری والدہ کی طرف جو کچھ (اب تم پر) وحی کیا جا رہا ہے۔

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

کہ تم انہیں (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) صندوق میں رکھو پھر اُس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اُسے کنارے پر لا کر ڈال دے گا

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾

(پھر) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھا لے گا اور میں نے تم پر ڈال دی تھی اپنی طرف سے محبت اور تاکہ میری نگرانی میں تمہاری پرورش کی جائے۔

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ

جب تمہاری بہن (اجنبی کی طرح) چلتے چلتے آئی پھر (فرعون کے گھر والوں سے) کہنے لگی کیا میں تمہیں اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس کی پرورش کرے

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ

تو (اس طرح) ہم نے تمہیں تمہاری والدہ کے پاس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ

اور (اے موسیٰ) تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات عطا فرمائی اور ہم نے تمہیں کئی آزمائشوں سے گزارا

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے پھر اے موسیٰ! تم (ہمارے) مقررہ وقت پر آ پہنچے۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾

اور میں نے تمہیں اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔ تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میرے ذکر میں سُستی نہ کرنا۔

اہم نکات



اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ (سرکشی میں) حد سے نکل چکا ہے۔ لہٰذا تم دونوں اُس سے نرمی سے بات کرنا

لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ

شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! بے شک ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

یا سرکش ہو جائے۔ (اللہ نے) فرمایا تم دونوں ڈرو نہیں بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سُن (بھی) رہا ہوں اور دیکھ (بھی) رہا ہوں۔

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۰۳ تا ۱۱۲)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

پھر ہم نے ان کے بعد بھیجا موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اُس (کی قوم) کے سرداروں کی طرف

فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

تو اُن لوگوں نے اُن (نشانیوں) کے ساتھ ظلم کیا تو آپ دیکھئے کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا؟ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اے فرعون!

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ

بے شک میں رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔ مجھ پر لازم ہے کہ کچھ نہ کہوں اللہ کے بارے میں سوائے حق بات کے

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾

یقیناً میں تمہارے پاس لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانی لہٰذا تم بھیج دو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾

(فرعون نے) کہا اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچوں میں سے ہو۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ

تب (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیا تو وہ اسی وقت واضح اژدھا بن گیا۔ اور اپنا ہاتھ نکالا

فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾

تو وہ اسی وقت سفید چمک دار تھا دیکھنے والوں کے لئے۔ قوم فرعون کے سرداروں نے کہا یقیناً یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ

وہ چاہتا ہے کہ تمہیں نکال دے تمہاری زمین سے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو

وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾

اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو۔ وہ تمہارے پاس لے آئیں ہر ماہر جادوگر کو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۴۷تا۵۶)

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ

(اللہ نے فرمایا) لہٰذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ پھر کہو بے شک ہم دونوں تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں لہٰذا تم ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي

اور نہیں تکلیفیں نہ پہنچاؤ ہم یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اس کے لئے ہے

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝۴۷ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۴۸ قَالَ

جو ہدایت کی پیروی کرے۔ یقیناً ہماری طرف وحی فرمائی گئی ہے بے شک عذاب اس کو ہو گا جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑا۔ (فرعون نے) کہا

فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝۴۹ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝۵۰

تو اے موسیٰ! تم دونوں کا رب ہے کون؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی بناوٹ عطا فرمائی پھر (اس کی) رہنمائی فرمائی۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝۵۱ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ

(فرعون نے) کہا تو پہلی قوموں کا کیا حال ہوا؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ اُن کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝۵۲ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا

نہ میرا رب غلطی کرتا ہے اور نہ وہ بھولتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝۵۳ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ

اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے نکالیں اس کے ذریعے کئی اقسام کی مختلف نباتات۔ تم (خود بھی) کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝۵۴ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

بے شک اس میں عقل مندوں کے لئے یقیناً نشانیاں ہیں۔ اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا فرمایا اور اسی میں تمہیں واپس لے جائیں گے

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝۵۵ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝۵۶

اور اسی سے تمہیں ایک بار پھر نکالیں گے۔ اور یقیناً ہم نے اسے (یعنی فرعون کو) اپنی ساری نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔

دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا دلچسپ مکالمہ (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۶تا۳۷)

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۶ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝۱۷

لہٰذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝۱۸

(فرعون نے) کہا کیا ہم نے تمہیں بچپن میں اپنے پاس نہیں پالا تھا اور تم نے ہمارے پاس اپنی عمر کے کئی سال گزارے۔

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّينَ ﴿٢٠﴾

اور (پھر) تم نے کرڈالا اپنا کام جو تم نے کیا اور تم تو ناشکروں میں سے ہو۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا میں نے وہ اس حال میں کیا جبکہ مجھے پتہ نہیں تھا۔

فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَّجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾

تو میں تمہارے پاس سے چلا گیا جب کہ مجھے تم سے خوف ہوا پھر میرے رب نے مجھے حکم (یعنی نبوت اور علم) عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں سے بنایا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَآءِيلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٢٣﴾

اور یہ کوئی احسان ہے جو تم مجھ پر جتا رہے ہو (جب) کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے کہا اور (یہ) تمام جہانوں کا رب کیا ہے؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٢٤﴾ قَالَ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا (وہ) رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ (فرعون نے) کہا

لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾

اپنے ارد گرد کے لوگوں سے کیا تم سن نہیں رہے؟ (موسیٰ علیہ السلام نے مزید) فرمایا وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

(فرعون نے) کہا یقیناً تمہارے رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں وہ ضرور دیوانے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے مزید) فرمایا (وہ) رب ہے مشرق اور مغرب کا

وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِي

اور (اس سب کا) جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم عقل سے کام لو۔ (فرعون نے) کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا

لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾

تو میں تمہیں ضرور قیدیوں میں سے بنا دوں گا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اور اگر میں تمہارے پاس لاؤں کوئی واضح چیز تو پھر؟

قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿٣١﴾ فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾

(فرعون نے) کہا تو پیش کرو اسے اگر تم سچوں میں سے ہو۔ پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک دم واضح اژدہا بن گیا۔

وَّنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ

اور انہوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید (چمکتا ہوا) تھا۔ (فرعون نے) اپنے ارد گرد کے سرداروں سے کہا

إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوا

یقیناً یہ کوئی ماہر جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دے اپنے جادو کے ذریعے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ (سرداروں نے) کہا

أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ ﴿٣٦﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾

اسے اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں (جادوگروں کو) جمع کرنے والے بھیج دیجئے۔ وہ آپ کے پاس تمام ماہر جادوگر لے آئیں۔

اہم نکات



حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (سورۃ القصص۲۸، آیات: ۳۶ تا ۳۷)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آئے ہماری کھلی نشانیوں کے ساتھ (تو) وہ کہنے لگے کہ یہ تو کچھ نہیں سوائے گھڑے ہوئے جادو کے

وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ

اور ہم نے یہ (بات) نہیں سنی اپنے پچھلے باپ دادا میں۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے

بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جس کے لئے (آخرت کے) گھر کا انجام ہوگا بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۱۳ تا ۱۲۲)

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

اور جادوگر فرعون کے پاس آئے کہنے لگے کہ یقیناً ہمارے لئے کچھ انعام ہونا چاہیئے اگر ہم غالب ہو جائیں۔

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

(فرعون نے) کہا ہاں اور یقیناً تم قربت والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (جادوگروں نے) کہا اے موسیٰ! یا تم (پہلے) پھینکو یا ہم پھینکیں۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ تم ہی ڈالو پھر جب انہوں نے (جادو کی چیزیں) ڈالیں (تو) لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا

وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ

اور وہ زبردست جادو لائے۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو وہ فوراً ان (چیزوں) کو نگلنے لگا

مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ

جو انہوں نے جھوٹی بنائی تھیں۔ تو حق ثابت ہو گیا اور بے کار ہو گیا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ تو وہ (آلِ فرعون) وہاں مغلوب ہو گئے

وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

اور ذلیل و خوار ہو کر واپس ہوئے۔ اور جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (جادوگر) بولے ہم ایمان لائے

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

تمام جہانوں کے رب پر۔ (یعنی) موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کے رب پر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۵۷ تا ۷۰)

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

(فرعون نے) کہا کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ تم ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو اپنے جادو کے ذریعے اے موسیٰ؟

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا

لہذا یقیناً ہم بھی تمہارے سامنے اسی طرح کا جادو لائیں گے پھر تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو

لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ

جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں اور نہ تم (مقابلہ) کھلے ہموار میدان میں (ہو گا)۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تمہارے وعدہ کا دن جشن کا دن ہے

وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

اور یہ کہ دن چڑھتے ہی لوگوں کو جمع کر لیا جائے۔ تو فرعون (اپنی جگہ) واپس چلا گیا تو اس نے اپنی چالیں جمع کیں پھر (مقابلے کے لئے) آگیا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ

موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں) سے فرمایا تم پر افسوس ہے اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں ایک سخت عذاب کے ذریعے تباہ وبرباد کر دے گا

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾

اور واقعی وہ شخص ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔ چنانچہ وہ اپنے معاملے میں آپس میں جھگڑ پڑے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا

وہ کہنے لگے یہ دونوں واقعی جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دیں اپنے جادو کے ذریعے

وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ

اور تمہارے بہترین طریقے (یعنی مذہب) کو ختم کر دیں۔ لہذا تم اپنی ساری چالیں جمع کر لو پھر صفیں باندھ کر آؤ اور یقیناً آج وہ کامیاب ہو گیا

مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ

جو غالب رہا۔ (جادوگر) بولے اے موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا بلکہ تم ہی ڈالو

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾

پھر اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے انہیں (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) ایسی محسوس ہونے لگیں جیسے وہ دوڑ رہی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾

تو موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دل میں کچھ خوف محسوس ہوا۔ ہم نے فرمایا کہ خوف مت کرو بے شک تم ہی غالب رہو گے۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ

اور تم (عصا زمین پر) ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ اس کو نگل جائے گا جو کچھ انہوں نے بنایا ہے

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

جو کچھ انہوں نے بنا رکھا ہے (وہ) صرف جادوگر کا دھوکا ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہو گا جہاں کہیں (حق کے مقابلے میں) آئے۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾

تو جادوگر سجدے میں گر پڑے وہ کہنے لگے ہم ہارون (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے رب پر ایمان لائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۳۸تا۴۸)

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ

پھر سارے جادوگر جمع کر لیئے گئے ایک معلوم دن کے مقررہ وقت پر۔ اور لوگوں سے کہا گیا

هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

کیا تم جمع ہونے والے ہو؟ تاکہ ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہی غالب ہوں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

پھر جب جادوگر آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لئے کوئی انعام ہے اگر ہم ہی غالب ہوں؟

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

(فرعون نے) کہا ہاں اور تم اس صورت میں یقیناً قربت والوں میں سے ہوجاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

تو انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں (زمین پر) ڈالیں اور وہ کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ضرور غالب ہوں گے۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا ڈالا تو وہ اچانک نگلنے لگا ان جھوٹی چیزوں کو جو انہوں نے بنائی تھیں۔ تو جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

وہ کہنے لگے ہم سارے جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کا رب ہے۔

۷- فرعون کی اہل ایمان کو دھمکی اور اہل ایمان کی ثابت قدمی (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۲۳تا۱۲۹)

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ ایک چال ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

جو تم سب نے مل کر اس شہر میں چلی ہے تاکہ تم اس (شہر) سے نکال دو اس کے رہنے والوں کو تو عنقریب تم (اس کا انجام) جان لو گے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

میں یقیناً کاٹ ڈالوں گا تمہارے ہاتھوں اور تمہارے پاؤں کو مخالف سمت سے پھر تم سب کو ضرور سولی پر لٹکا دوں گا۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا

وہ (جادوگر) بولے بے شک ہم تو اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اور تو ہم سے اس بات کا انتقام لے رہا ہے کہ ہم ایمان لائے

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آئیں اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اٹھا۔

اہم نکات



وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

اور قومِ فرعون کے سرداروں نے (فرعون سے) کہا کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیں گے تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ

اور وہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑے رہیں؟ (فرعون نے) کہا ہم اُن کے لڑکوں کو بُری طرح قتل کریں گے

وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ

اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے اور بے شک ہم اُن پر غالب ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

بے شک زمین اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اپنے بندوں میں سے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ

(بنی اسرائیل نے) کہا ہمیں ستایا گیا آپ کے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی اور آپ کے ہمارے پاس آنے کے بعد بھی

قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے

فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟

فرعون کی اہلِ ایمان کو دھمکی اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۷۱ تا ۷۶)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

(فرعون) بولا تم اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ بے شک وہ تمہارا بڑا ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو اب میں ضرور کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے

وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾

اور تمہیں ضرور سولی پر لٹکادوں گا کھجور کے تنوں پر اور تم ضرور جان لوگے ہم میں سے کس کا عذاب سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا

انہوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہیں دیں گے ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آچکے ہیں اور اُس (اللہ) پر جس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے

فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

لہٰذا تُو کرلے جو تُو کرنے والا ہے تُو صرف اس دنیا کی زندگی کے متعلق ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں

لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾

تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے اور اس جادو (کے گناہ) کو بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور اللہ ہی سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰي ﴿٧٤﴾

بے شک جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا تو بے شک اس کے لئے جہنّم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾

اور جو شخص اُس کے پاس مومن بن کر آئے گا جس نے یقیناً نیک عمل بھی کیئے ہوں گے تو انہی لوگوں کے لئے بلند درجات ہیں۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾

(یعنی) ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ اُس کا بدلہ ہے جو پاک ہوا۔

فرعون کی اہلِ ایمان کو دھمکی اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۴۹تا۵۱)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

(فرعون نے) کہا تم ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً وہ تمہارا بڑا ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ڛ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو عنقریب تم جان لو گے میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں کاٹوں گا مخالف سمت سے

وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ۚ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ۚ

اور ضرور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔ انہوں نے کہا کوئی نقصان نہیں بے شک ہم اپنے رب کے پاس پہنچنے والے ہیں۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ۭ

بے شک ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

۸- آلِ فرعون پر اللہ ﷻ کے سات عذاب (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۳۰تا۱۳۵)

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَاۗءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ

اور یقیناً ہم نے آلِ فرعون کو پکڑا قحطوں اور پھلوں میں نقصان (کے عذاب) سے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ پھر جب انہیں اچھائی پہنچتی

قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ

تو کہتے یہ ہماری اپنی وجہ سے ہے اور اگر انہیں کوئی بُرائی پہنچتی تو بدشگونی ٹھہراتے موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کے ساتھیوں کی۔

اَلَآ اِنَّمَا طٰۗىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوْا

آگاہ رہو اللہ کے نزدیک اُن ہی کی نحوست (مقدر) ہے لیکن اُن میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور وہ لوگ کہنے لگے

مَهۡمَا تَاۡتِنَا بِهٖ مِنۡ اٰيَةٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٣٢﴾

تم ہمارے پاس جو بھی نشانی لاؤ تاکہ تم اس کے ذریعے ہم پر جادو کرو تو بھی ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۚ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا

پھر ہم نے اُن پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون الگ الگ نشانیاں تو انہوں نے تکبر کیا

وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ

اور وہ مجرم قوم تھی۔ اور جب اُن پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے کہ اے موسیٰ! آپ دعا فرمائیں ہمارے لئے اپنے رب سے

بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ لَئِنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَنُؤۡمِنَنَّ لَكَ

اس کے ذریعے سے جو اُس نے آپ سے عہد فرما رکھا ہے اگر آپ ہم سے اس عذاب کو ہٹا دیں گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے

وَلَنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور ہم ضرور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم ان سے عذاب ہٹا دیتے ایک مدت تک کے لئے

هُمۡ بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿١٣٥﴾

جس کو وہ پہنچنے والے ہوتے تب وہ عہد توڑ دیتے۔



اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- نماز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یاد کا ذریعہ ہے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۱۴)
۲- ہمیں کمزوروں کی مدد کرنی چاہیے۔ (سورۃ القصص، آیات:۲۳، ۲۴)
۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندوں کی پرورش اپنے دشمنوں کے گھر میں بھی کرا سکتا ہے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۳۹، سورۃ الشعراء، آیت:۱۸)
۴- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمیں غموں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیات:۴۰)
۵- ہمیں دین کی دعوت سختی کے بجائے نرمی سے دینی چاہیے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۴۴)
۶- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں پہلی بار پیدا فرمایا اور وہی ہمیں قیامت کے دن دوبارہ زندگی عطا فرمائے گا۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت: ۵۵)
۷- مجرموں کو جہنم میں سخت سزا ملے گی وہ نہ اس میں جی سکیں گے اور نہ مریں گے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۷۴)
۸- ہمیں ہر ضرورت کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی سے دعا مانگنی چاہیے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مددگار ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۲۴)
۹- شرم و حیا انسان کی بہت بڑی خوبی ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۲۵)
۱۰- کام میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ امانت دار ہونا بہترین خدمت گزار کی لازمی صفت ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۲۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) بہترین خدمت گزار اور ہاتھ بٹانے والے کی ایک خوبی یہ ہونی چاہیے کہ وہ طاقتور ہو اور دوسری خوبی کیا ہونی چاہیے؟
(الف) خوب صورتی (ب) امانت داری (ج) ذہانت

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں اکیلے تھے اور اُن کے پاس کچھ نہ تھا لہٰذا اُنہوں نے سب سے پہلے کیا کام کیا؟
(الف) محنت مزدوری کی (ب) نوکری تلاش کی (ج) اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کی

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں کتنے سال تک قیام کیا؟
(الف) آٹھ سال (ب) نو سال (ج) دس سال

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور کے کنارے پر کیا چیز دیکھی؟
(الف) آگ (ب) پانی (ج) کشتی

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات میں سے ایک لاٹھی کا سانپ بننا اور دوسرا کیا تھا؟
(الف) کوڑھی مریض کو صحیح کرنا (ب) چمکتا ہوا ہاتھ (ج) نابینا کو صحیح کرنا

سوال ۲ نیچے دیئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

- ◯ مدین سے مصر جاتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر آگ نظر آئی۔
- ◯ حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں ایک کنویں کے پاس پہنچے۔
- ◯ لڑکیوں کے والد نے اپنی ایک بیٹی کی شادی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دی۔
- ◯ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں سے مقابلہ میں غالب آگئے اور تمام جادوگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر ایمان لے آئے۔
- ◯ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر پہنچے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انہیں معجزات عطا فرمائے۔
- ◯ حضرت موسیٰ علیہ السلام دس سال مدین میں رہے۔
- ◯ کنویں پر چرواہے اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے تھے جب کہ دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روکے ہوئے الگ کھڑی تھیں۔
- ◯ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرما کر فرعون کی طرف بھیجا۔
- ◯ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلایا۔
- ◯ فرعون نے معجزات دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر قرار دیا۔ (معاذ اللہ)

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدیَن کے ایک کنویں کے پاس پہنچے تو اُنھوں نے کیا دیکھا؟

____

____

۲- مدیَن سے مصر جاتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

____

____

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادوگروں سے مقابلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟

____

____

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ کے بعد فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟

____

____

۵- فرعون نے اہلِ ایمان کو اسلام قبول کرنے پر کیا دھمکی دی؟

____

____

گھریلو سرگرمی

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا (رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ) اور اس کا ترجمہ لکھ کر ایک خوبصورت چارٹ بنائیں۔
- قرآنِ حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوئی دو دعائیں تلاش کر کے ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور یاد کریں۔

____

____

____

____

- نیچے دیئے گئے چارٹ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں سے مکمل کریں۔

والد کا نام	بیٹے کا نام
حضرت ابراہیم علیہ السلام	
حضرت اسحاق علیہ السلام	
حضرت یعقوب علیہ السلام	
حضرت زکریا علیہ السلام	

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۵ قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا تیسرا دور: صحرائے سینا سے وصال تک

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کے ساتھ ہجرت اور فرعون کا تعاقب

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم فرمایا کہ وہ راتوں رات بنی اسرائیل کو مصر سے لے جائیں۔ جب فرعون کو پتہ چلا تو وہ ایک بہت بڑا لشکر لے کر ان کے تعاقب میں نکلا۔ اب آگے سمندر تھا اور پیچھے فرعون کا لشکر۔ بنی اسرائیل نے پریشان ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم تو مارے گئے۔ فرعون تو ہم سب کو ہلاک کر دے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرا رب ہے ان شاء اللہ وہ جلد ہی ہمیں کوئی راہ دکھائے گا۔

۲- سمندر کا پھٹنا اور فرعون کی ہلاکت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ اپنا عصا سمندر پر ماریں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا سمندر پر مارا تو سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہر حصّہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا اور درمیان میں خشک راستہ بن گیا جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر سمندر کی دوسری جانب صحرائے سینا میں پہنچ گئے۔ جب فرعون کا لشکر پیچھا کرتے ہوئے سمندر کے اسی خشک راستے کے درمیان میں پہنچا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سمندر کو برابر کر دیا اور سب کافر غرق ہو گئے۔ جب فرعون نے غرق ہوتے ہوئے اپنی موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تو کہنے لگا کہ "میں ایمان لاتا ہوں کہ بنی اسرائیل کے معبود (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔" اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ اب تُو ایمان لاتا ہے؟ حالانکہ اس سے پہلے تُو سرکشی کرتا رہا۔ فرعون کا ایمان لانا قبول نہیں کیا گیا اس لئے کہ موت کے وقت ایمان لانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں قابلِ قبول نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرعون کی لاش کو محفوظ کر کے آئندہ نسلوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا۔ اس کی لاش آج بھی مصر کے عجائب خانے میں موجود ہے۔ لیکن ہمیں یہ ایمان ویقین رکھنا چاہیئے کہ قرآنِ حکیم کے الفاظ کا حق اور سچ ہونا فرعون کی لاش کے دریافت اور موجود ہونے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا سچا کلام ہے اور اس کی صداقت کے لئے کسی سائنسی تحقیق کی تصدیق کی حاجت نہیں۔

۳- بنی اسرائیل کا صحرائے سینا میں قیام اور اُن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عنایات

بنی اسرائیل آلِ فرعون سے نجات حاصل کر کے صحرائے سینا میں پہنچے۔ یہ لوگ بڑی تعداد میں تھے جبکہ صحرا میں شدید دھوپ تھی، نہ پانی تھا اور نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر بہت احسانات فرمائے۔ صحرا کی دھوپ میں بادلوں کا سایہ کیا، بھوک لگی تو مَن و سلویٰ نازل فرمایا، پیاس لگی تو ہر قبیلے کے لئے الگ الگ یعنی بارہ چشمے ایک چٹان سے جاری فرمائے لیکن اس کے باوجود بنی اسرائیل ناشکری ہی کرتے رہے۔ ایک دفعہ اُن کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہُوا جو بتوں کی پوجا میں مصروف تھی۔ اُس قوم کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بُت بنانے کی فرمائش کی جس کی وہ بھی پوجا کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن پر ناراض ہوئے اور اس بُرے عمل کے انجام سے ڈرایا۔

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہِ طور پر جانا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دنوں کے لئے کوہِ طور پر بلایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات اور کلام سننے کے شوق میں قوم سے پہلے پہنچ گئے۔ کوہِ طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھنے کی درخواست کی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ تمہارے مشاہدے کے لئے میں پہاڑ پر تجلّی فرماتا ہوں۔ پھر تم پہاڑ کی طرف دیکھنا، اگر وہ اپنی جگہ قائم اور سلامت رہا تو پھر تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہاڑ پر تجلّی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پورے منظر کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے۔ جب آپ علیہ السلام کو ہوش آیا تو آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور اس کی طرف رجوع فرمایا۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو تورات عطا فرمائی۔

۵- سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کے بعد سامری کو گمراہی پھیلانے کا موقع مل گیا۔ سامری نے قوم کے پاس موجود زیورات کو پگھلا کر ایک بچھڑے جیسا جسم بنایا جس سے آواز آتی تھی۔ سامری نے کہا کہ یہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رب ہے اور لوگوں کو اس کی پوجا کرنے کو کہا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بہت سمجھایا لیکن اکثر نے حضرت ہارون علیہ السلام کی بات نہیں مانی اور بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی اور بنی اسرائیل کو سزا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قوم کے اس جرم کے بارے میں بتایا تو وہ بہت غصّے کی حالت میں واپس آئے۔ پہلے تو وہ اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر غصّہ ہوئے کہ انہوں نے قوم کو کیوں نہیں سمجھایا؟ جب انہوں نے ساری حقیقت بتائی تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے پوچھا کہ تیرا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے دل نے چاہا کہ میں ایسا کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے کہا کہ جا تُو ساری زندگی لوگوں سے یہ کہتا رہ کہ مجھے ہاتھ نہ لگانا اور تُو اسی تکلیف میں ذلیل ورسوا ہوگا۔ سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کو جلا کر اُس کی راکھ پانی میں بہا دی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ وہ اپنے اس جرم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبہ کریں اور اس کی قبولیت کی شرط یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ہزاروں اسرائیلی قتل کیئے گئے اور بالآخر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کی توبہ قبول فرمائی اور ان کے جُرم کو معاف فرما دیا۔

۷- کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے سرداروں کا بے جا مطالبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے ستّر (۷۰) سرداروں کو لے کر کوہِ طور پر پہنچے جہاں اُنہوں نے ایک مطالبہ کیا کہ اے موسیٰ! جب تک ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں آپ کی بات نہیں مانیں گے۔ جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک زلزلہ اور بجلی کی کڑک سے اُن کو ہلاک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں ان سب کو دوبارہ زندگی ملی۔ پھر جب بنی اسرائیل نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے احکامات چھوڑ دیئے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہاڑ کو بنی اسرائیل کے سروں پر اُٹھا کر اُن سے وعدہ لیا کہ وہ دین پر عمل کریں گے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کو یاد رکھیں گے لیکن اس کے باوجود اُن لوگوں نے نافرمانی جاری رکھی۔

۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں پر بنی اسرائیل کی ناشکری

بنی اسرائیل کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صحرا کے ویرانے میں مَنّ و سلویٰ یعنی دانے دار میٹھی غذا اور پرندوں کا گوشت عطا فرمایا۔ لیکن بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ ہم ایک ہی طرح کا کھانا کھاتے کھاتے تنگ آ گئے ہیں۔ آپ علیہ السلام اپنے رب سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے لئے زمین سے سبزیاں، ککڑیاں، گندم، مسور اور پیاز وغیرہ اُگا دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بڑی نعمت کے بجائے کم تر نعمت مانگ رہے ہو؟ اگر تم یہی کچھ چاہتے ہو تو پھر کسی شہر میں چلے جاؤ وہاں تمہیں یہ سب چیزیں مل جائیں گی۔

۹- جہاد و قتال کے حکم پر بنی اسرائیل کی بزدلی اور ان کی سزا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فلسطین میں داخل ہونے کا حکم فرمایا۔ اُس وقت وہاں ایک نہایت سخت اور جنگجو قوم عمالقہ آباد تھی۔ بنی اسرائیل نے بزدلی دکھائی اور لڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کا رب ان سے جا کر جنگ کریں ہم تو اِدھر ہی بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب یہ قوم شہر چھوڑ دے گی تب ہم اُس میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کا یہ جواب سن کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ "اے اللہ! میں صرف اپنے اور اپنے بھائی پر اختیار رکھتا ہوں۔ لہٰذا ہم میں اور نافرمان قوم میں جدائی ڈال دے"۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی۔ بنی اسرائیل چالیس سال تک صحرا میں بھٹکتے رہے۔ اس دوران حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا بھی انتقال ہو گیا۔ پھر چالیس سال بعد بنی اسرائیل کی اگلی نسل جوان ہوئی جن کے درمیان اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت شمویل علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ اُنہوں نے قوم کی درخواست پر حضرت طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا۔ ان کی سرپرستی میں بنی اسرائیل نے قوم عمالقہ کے خلاف جہاد و قتال کیا جس کا اس وقت فلسطین پر قبضہ تھا۔ اس جہاد و قتال کے نتیجے میں جالوت جو عمالقہ کا بادشاہ اور سپہ سالار تھا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوا۔ یوں بنی اسرائیل کو حضرت طالوت کے دور سے عروج حاصل ہوا۔ اس طرح حضرت طالوت کی بادشاہت کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام اور پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہتیں قائم ہوئیں۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت اور فرعون کا تعاقب (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۷۷ تا ۷۹)

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ پھر اُن کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنا لو

لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

کہ نہ تمہیں پکڑے جانے کا خوف رہے اور نہ (ڈوبنے کا) ڈر۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ اُن کا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۭ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

تو سمندر اُن پر چھا گیا جو ان پر چھا جانا چاہیئے تھا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور انہیں صحیح راستہ نہ دکھایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت اور فرعون کا تعاقب (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۵۲ تا ۶۲)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ۚ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ۙ

پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دیئے۔ (اور کہا کہ) بے شک یہ لوگ یقیناً چھوٹی سی جماعت ہیں۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ۙ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ۭ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ۙ

اور بے شک وہ ہمیں غصّہ دلا رہے ہیں۔ اور بے شک ہم بڑی محتاط جماعت ہیں۔ پھر ہم (یعنی اللہ) نے انہیں نکال دیا باغوں اور چشموں سے۔

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ۙ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ۭ

اور خزانوں اور عزت والے مقام سے۔ (ان کے ساتھ ہم نے) اسی طرح (کیا) اور ان چیزوں کا بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى

پھر (فرعونیوں نے) سورج نکلتے ہی اُن کا پیچھا کیا۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھی کہنے لگے

اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ۚ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

یقیناً ہم تو پکڑ لیئے گئے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہو گا!) بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔

۲۔ فرعون کی ہلاکت (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۳۶ تا ۱۳۷)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

پھر ہم نے اُن سے بدلہ لیا تو ہم نے اُنہیں سمندر میں غرق کر دیا اس وجہ سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اُن سے غافل تھے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ

اور ہم نے اس قوم کو وارث بنا دیا جو کمزور کردی گئی تھی سرزمینِ مشرق و مغرب کا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ

اور آپ کے رب کا اچھا وعدہ پورا ہوگیا بنی اسرائیل کے بارے میں اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا تھا

وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ١٣٧

اور ہم نے ان (محلات) کو تباہ کر دیا جو فرعون اور اس کی قوم نے بنا رکھے تھے اور (انگور کے باغات کو بھی) جو وہ بلندی پر چڑھاتے تھے۔

سمندر کا پھٹنا اور فرعون کی ہلاکت (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۶۳ تا ۶۸)

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ

تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو تو سمندر پھٹ گیا

فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۚ ٦٣ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۚ ٦٤ وَاَنْجَيْنَا

پھر ہر ایک حصّہ ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا۔ اور ہم نے وہاں دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو قریب کر دیا۔ اور ہم نے بچا لیا

مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۚ ٦٥ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۭ ٦٦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ

موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے سب ساتھیوں کو۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (قصّہ) میں یقیناً (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٦٧ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ٦٨ ع

اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب یقیناً بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فرعون کا تکبر اور اُس کا انجام (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۳۸ تا ۴۰)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَي الطِّيْنِ

اور فرعون نے کہا کہ اے سردارو! میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی اور معبود نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لئے گارے کو آگ لگا (کر اینٹیں پکا)

فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٣٨

پھر میرے لئے ایک اُونچی عمارت بناؤ تاکہ میں پہنچ سکوں موسیٰ کے معبود کی طرف اور یقیناً میں اسے جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ٣٩

اور اس نے اور اس کے لشکر نے زمین میں تکبر کیا ناحق اور انہوں نے خیال کیا بے شک وہ ہماری طرف واپس نہیں لائے جائیں گے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ٤٠

تو ہم نے اسے (یعنی فرعون کو) اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ہم نے انہیں سمندر میں پھینک دیا تو دیکھ لو ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

اور ہم نے انہیں (دوزخیوں کا) پیشوا بنایا جو (لوگوں کو) آگ کی طرف بلاتے رہے اور قیامت کے دن اُن کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور ہم نے اس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن (بھی) وہ بدحالوں میں سے ہوں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَاۤىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی پہلی اُمتوں کو ہلاک کرنے کے بعد جو لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی

لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور آپ اس وقت (طور کی) مغربی جانب موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف (رسالت کا) حکم بھیجا

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ

اور نہ آپ دیکھنے والوں میں سے تھے۔ لیکن ہم نے کئی اُمتوں کو پیدا فرمایا پھر اُن پر طویل مدت گزر گئی

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

اور نہ آپ اہل مدین میں مقیم تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن پر ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہوں بلکہ ہم ہی (رسول) بھیجنے والے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

اور نہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) طور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا تھا بلکہ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے رحمت ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

تاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُس قوم کو (بُرے انجام سے) ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

اور (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لئے رسول بنا کر بھیجا کہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے ان (گناہوں) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے

فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

تو یہ کہنے لگیں اے ہمارے رب! تُو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے

وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَاۤءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِيَ

اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔ پھر جب اُن کے پاس حق آ گیا ہماری طرف سے (تو) کہنے لگے اس (رسول) کو کیوں نہیں دی گئیں

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ

ویسی (نشانیاں) جو موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی تھیں؟ کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا ان (نشانیوں) کا جو اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کو عطا فرمائی گئی تھیں؟

قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اُنہوں نے کہا کہ یہ (تورات اور قرآن) دونوں جادو ہیں ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور کہنے لگے ہم سب کے منکر ہیں۔

اہم نکات



قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

آپ (ﷺ) فرمادیجئے تم کوئی کتاب لے آؤ اللہ کے پاس سے (ایسی) جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اُس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ

پھر اگر یہ آپ (ﷺ) کی بات قبول نہ کریں تو آپ (ﷺ) جان لیجئے وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا۔

۳- بنی اسرائیل صحرائے سینا میں (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۳۸ تا ۱۴۱)

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کرا دیا تو وہ (ایسی) قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کی پوجا میں لگے ہوئے تھے انہوں نے کہا

يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اے موسیٰ! آپ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیں جیسے اُن لوگوں کے لئے معبود ہیں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا بے شک تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔

اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ

بے شک یہ لوگ جس (چیز کی پوجا) میں مشغول ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور باطل ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اسی نے تمہیں (اس زمانے کے) تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات عطا فرمائی وہ تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

بنی اسرائیل صحرائے سینا میں (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۸۰ تا ۸۲)

يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں نجات عطا فرمائی تمہارے دشمن سے اور تم سے وعدہ فرمایا کوہِ طور کے دائیں جانب (آنے کا)

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ

اور ہم نے تم پر مَن و سَلویٰ نازل فرمایا۔ اُن پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق عطا فرمایا ہے اور اس میں حد سے نہ بڑھو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾

ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ تباہ ہو گیا۔

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾

اور یقیناً میں بہت بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیئے پھر ہدایت پر قائم رہا۔

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۴۲ تا ۱۴۷)

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ہم نے اسے دس (راتیں اور) ملا کر مکمل فرما دیا تو ان کے رب کی چالیس راتوں کی مدت پوری ہو گئی

وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے فرمایا (میری غیر موجودگی میں) میرے جانشین رہنا میری قوم میں اور اصلاح کرنا

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

اور فساد کرنے والوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا۔ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کیئے ہوئے وقت پر آئے اور ان سے اُن کے رب نے کلام فرمایا

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

(تو) عرض کیا اے میرے رب! مجھے (اپنا) دیدار کرا دیجیئے کہ میں آپ کو دیکھ لوں (اللہ نے) فرمایا کہ تم ہرگز مجھے نہ دیکھ سکو گے لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

پھر اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو عنقریب تم مجھے دیکھ سکو گے پھر جب اُن کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اُس کو ریزہ ریزہ کر دیا

وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ

اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گرے پھر جب ہوش میں آئے (تو) عرض کیا تو پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ

اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں لوگوں پر چُن لیا ہے

بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۡ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

اپنے پیغامات کے لئے اور اپنے کلام کے لئے تو جو کچھ میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے (اسے) لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ

اور ہم نے ان (یعنی موسیٰ علیہ السلام) کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لہذا تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو

وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ

اور اپنی قوم کو بھی حکم دو وہ اس کی اچھی باتوں کو اختیار کریں میں عنقریب تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا۔ میں عنقریب اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ

ان لوگوں کو جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ تمام نشانیاں (بھی) دیکھ لیں (تب بھی) وہ اُس پر ایمان نہیں لائیں گے

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ

اور اگر وہ ہدایت کا راستہ (بھی) دیکھ لیں تو بھی اسے (اپنا) راستہ نہیں بنائیں گے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے (اپنا) راستہ بنالیں گے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل رہے۔ اور جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو

وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٧﴾ۧ

اور آخرت کی ملاقات کو ان کے اعمال برباد ہوگئے انہیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۸۳ تا ۸۷)

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَاۗءِ عَلٰٓي اَثَرِيْ

اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (پہلے آنے میں) جلدی کیوں کی؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا وہ لوگ بھی میرے پیچھے آرہے ہیں

وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا

اور اے میرے رب! میں نے تیرے پاس (آنے میں) جلدی کی تاکہ تُو راضی ہو جائے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک ہم نے آزمائش میں ڈال دیا

قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ

تمہاری قوم کو تمہارے (آنے کے) بعد اور انہیں سامری نے گمراہ کر ڈالا ہے۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے

غَضْبَانَ اَسِفًا ڬ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ڛ

غصّے (اور) غم کی حالت میں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟

اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کیا تم پر طویل مدت گزر گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی غضب نازل ہو جائے؟

فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا

لہٰذا تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی

وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ۙ

بلکہ ہم پر لاد دیئے گئے تھے قوم کے زیورات کے بوجھ تو ہم نے انہیں (آگ میں) پھینک دیا پھر اسی طرح سامری نے (بھی اپنے حصے کے زیورات کو) ڈالا۔

اہم نکات



۵- سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی (سورۃ الاعراف ۷، آیات:۱۴۸ تا ۱۴۹)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ

اور موسیٰ (علیہ السلام) کے (کوہِ طور پر جانے کے) بعد ان کی قوم نے بنالیا اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا جو ایک جسم تھا جس کی گائے کی سی آواز تھی

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ نہ وہ اُن سے بات کر سکتا ہے اور نہ ہی اُنہیں راستہ دکھا سکتا ہے اُنہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا

اور جب وہ نادم ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ واقعی گمراہ ہو گئے ہیں (تو) وہ کہنے لگے اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا

وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾

اور ہمیں نہ بخشا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات:۸۸ تا ۹۸)

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ

پھر (سامری نے) اُن کے لئے ایک بچھڑا بنا کر نکال لیا ایک جسم تھا جس کی گائے کی سی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے یہ تمہارا معبود ہے

وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ فَنَسِيَ ؕ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ

اور موسیٰ کا بھی معبود ہے تو وہ (موسیٰ) بھول گئے۔ تو کیا وہ نہیں دیکھتے نہ وہ ان کو کسی بات کا جواب دیتا ہے

وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ

اور نہ ہی ان کے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ہی فائدے کا۔ اور یقیناً ہارون (علیہ السلام) نے اُن سے پہلے ہی فرما دیا تھا

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اے میری قوم! بے شک تم اس کے ذریعے آزمائے گئے ہو حالانکہ بے شک تمہارا رب تو رحمٰن ہے لہٰذا تم میری پیروی کرو

وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ وہ کہنے لگے ہم تو اسی (کی پوجا) پر جمے رہیں گے جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہیں آجاتے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ

(موسیٰ علیہ السلام نے واپس آکر) فرمایا اے ہارون! تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ جب تم نے انہیں دیکھا کہ یہ گمراہ ہوگئے ہیں۔ (اس بات سے کہ) تم میری پیروی کرتے

اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ (ہارون علیہ السلام نے) فرمایا اے میری ماں کے بیٹے! آپ نہ میری داڑھی پکڑیں اور نہ میرا سر

إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾

مجھے ڈر تھا کہ آپ یہ کہیں گے کہ تم نے تفرقہ ڈال دیا ہے بنی اسرائیل کے درمیان اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے وہ چیز دیکھی جو ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ

تو میں نے فرشتے کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی بھر لی پھر اس کو (بچھڑے پر) ڈال دیا اور اسی طرح

سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ

میرے نفس نے (اس کام کو) مجھے اچھا بتایا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا پھر تُو چلا جا لہٰذا تیرے لئے زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ تُو کہتا رہ

لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ

(مجھے) نہ چھونا اور تیرے لئے ایک (اور عذاب کا) وعدہ (بھی) ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ ہوگی اور دیکھ اپنے (اس) معبود کی طرف

الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

جس (کی پوجا) پر تُو جم کر بیٹھا رہا ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر اُس (کی راکھ) کو ہم ضرور دریا میں اچھی طرح بکھیر دیں گے۔

إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

بے شک تمہارا معبود تو اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

٦- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی اور بنی اسرائیل کو سزا (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۵۰ تا ۱۵۴)

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے نہایت غصے (اور) غم کی حالت میں (تو) فرمانے لگے کہ تم نے میرے پیچھے بہت ہی بُرا کام کیا ہے

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ

کیا تم نے اپنے رب کے حکم پر جلد بازی کی؟ اور تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي

(ہارون علیہ السلام نے) فرمایا اے میری ماں کے بیٹے! بے شک (اس) قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ

تو آپ مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسائیں اور مجھے شامل نہ کریں ظالم لوگوں کے ساتھ۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾

اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دیجیے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما دیجیے اور تُو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنایا عنقریب انہیں ان کے رب کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلّت بھی

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا

اور بہتان باندھنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے بُرے کام کیئے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے

إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ

بے شک آپ کا رب اس کے بعد یقیناً بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا

أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾

(تو) انہوں نے تختیاں اٹھالیں اور ان کے مضامین میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

۷- بنی اسرائیل کے سرداروں کا کوہِ طور پر بے جا مطالبہ اور اُس کا انجام (سورۃ الاعراف ۷، آیت: ۱۵۵)

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے منتخب کیئے اپنی قوم کے ستّر آدمی ہمارے مقررہ وقت (ملاقات) کے لئے پھر جب ان کو زلزلے نے پکڑ لیا

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا

(تو موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! اگر تُو چاہتا تو انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی کیا تُو ہمیں ہلاک کرتا ہے

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ

اس وجہ سے کہ جو کچھ ہم میں سے بے وقوفوں نے کیا ہے یہ تو صرف تیری آزمائش ہے اس کے ذریعے تُو جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے

وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿١٥٥﴾

اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے تُو ہی ہمارا کارساز ہے لہٰذا تُو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تُو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے اور ان سے غفلت برتنے والے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اسی طرح شرک کرنے والوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا غضب ہوتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیات:۱۴۶، ۱۵۲)

۲- گمراہ انسان خود کو اور اپنے ساتھیوں کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیات:۷۹، ۸۵، سورۃ القصص، آیات:۴۱، ۴۲)

۳- منکروں، بدکاروں اور حد سے بڑھنے والوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۸۱)

۴- توبہ کر کے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۸۲)

۵- انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرنے والے اور ان کا حکم ماننے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۹۰)

۶- امت کو توڑنے اور لڑانے کی کوشش کرنا بہت ہی بُرا عمل ہے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۹۴)

۷- بُرے حکمران قوم کو حق سے دور رکھنے کے لئے فضول کاموں میں اُلجھائے رکھتے ہیں۔ (سورۃ القصص، آیت:۳۸)

۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ القصص، آیت:۵۰)

۹- مشکل حالات سے نکلنے کا راستہ حقیقتاً اور مستقلاً اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۶۲)

۱۰- انبیاء کرام علیہم السلام کی دعا سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ مُردوں کو بھی نئی زندگی عطا فرما دیتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۱۵۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو کیسے ہلاک کیا؟

(الف) پتھر برسا کر　(ب) سمندر میں غرق کر کے　(ج) زمین میں دفن کر کے

(۲) فرعون نے مرتے ہوئے کیا کہا؟

(الف) کیا مصر کی حکومت اور میرے (محل کے) نیچے بہتی نہریں میری نہیں؟　(ب) میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں

(ج) میں ایمان لایا اس پر کہ کوئی معبود نہیں اس (اللہ سبحانہ و تعالیٰ) کے سوا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

(۳) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے کیا نازل فرمایا؟

(الف) سبزیاں　(ب) من و سلویٰ　(ج) دالیں

(۴) کس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا؟

(الف) سامری　(ب) قارون　(ج) فرعون

(۵) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر طور پہاڑ کو اُٹھا کر اُن سے کیا لیا؟

(الف) کام　(ب) عہد　(ج) انتقام

سوال ۲ نیچے دیئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

- ◯ فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔
- ◯ صحرائے سینا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ کیا، من و سلویٰ اتارا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی ضرب سے چٹان سے بارہ چشمے جاری فرمائے۔
- ◯ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جہاد کا حکم فرمایا مگر انہوں نے بزدلی دکھائی۔
- ◯ سامری نے زیورات سے سونے کا بچھڑا بنایا۔
- ◯ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو شرک کرنے پر سزا دی۔
- ◯ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دنوں کے لئے کوہِ طور پر بلایا۔
- ◯ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا تو اس میں راستہ بن گیا۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سمندر کو پھاڑ کر بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی۔
- ◯ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے شرک کرنے پر نہایت غصہ اور ناراضگی کا اظہار کیا۔
- ◯ فرعون اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔
- ◯ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت فرما گئے۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ آگے سمندر اور پیچھے فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا کہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کیا جواب دیا؟

۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صحرائے سینا میں بنی اسرائیل پر کیا عنایات فرمائیں؟

۳۔ سامری نے قوم کو کیسے گمراہ کیا؟

۴۔ کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیا مطالبہ کیا؟

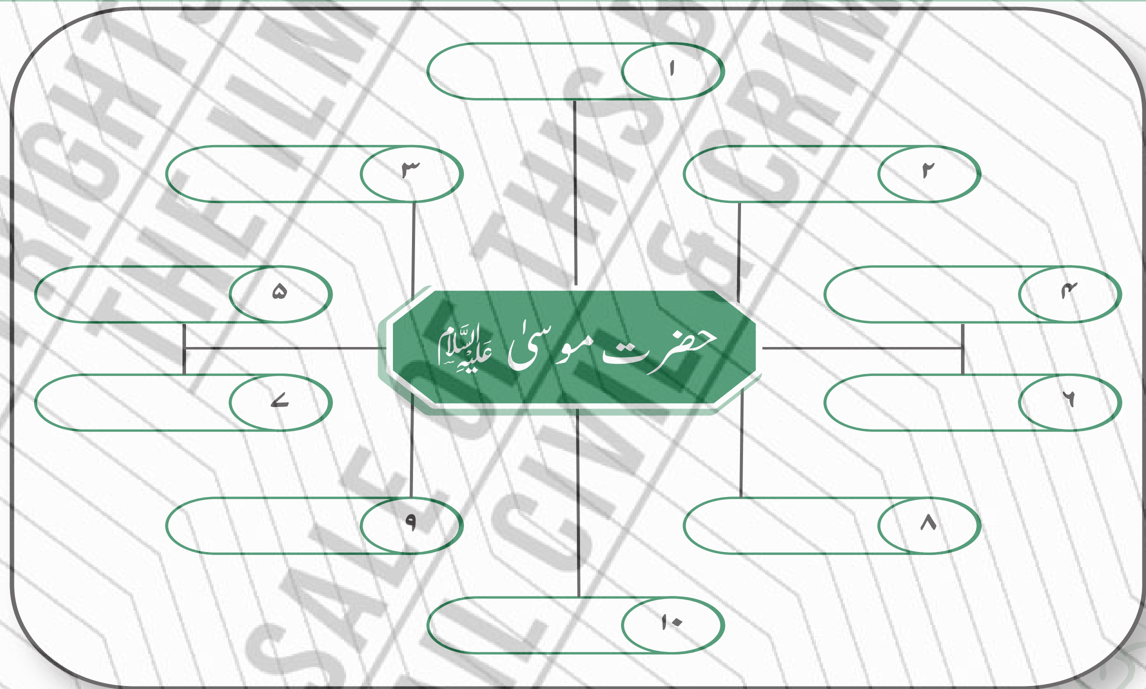
۵- بنی اسرائیل نے فلسطین میں داخل ہونے سے کیوں انکار کیا؟

گھریلو سرگرمی

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تین ادوار میں پیش آنے والے اہم واقعات کی فہرست بنا کر اُسے ایک چارٹ پر تحریر کریں۔
- صحرائے سینا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر جو احسانات فرمائے اُن کی ایک فہرست بنائیں۔

- نیچے دیئے گئے اشارات کی مدد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف مکمل کیجیے۔

۱۔ قوم کا نام ۲۔ ملک کا نام ۳۔ کتاب کا نام ۴۔ دشمن قوم کا نام ۵۔ بادشاہ کا لقب
۶۔ معجزات ۷۔ صحرا میں خوراک ۸۔ بھائی کا نام ۹۔ دشمن قوم کا انجام ۱۰۔ صحرا کا نام



دستخط استاد مع تاریخ:
دستخط والدین مع تاریخ:

سبق:۶

سُوْرَةُ النَّبَا

(سورت نمبر:۷۸،کل رکوع:۲،کل آیات:۴۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر آغاز وحی کے بعد مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔اس سورت میں قیامت کے آنے کی خبر دی گئی ہے جس کے بارے میں لوگ اختلاف کر رہے تھے اور قیامت کے واقع ہونے کے دلائل دیئے گئے ہیں۔لوگوں کو کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی مختلف نشانیوں اور قدرتوں کے ذریعے یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اتنی بڑی کائنات بنا سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔پھر قیامت کا ہولناک منظر کھینچا گیا ہے۔اُس دن اچھے اور بُرے لوگوں کا انجام سامنے آجائے گا۔یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آخرت میں کوئی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ہاں اللہ تعالیٰ کے اذن سے مقربین بارگاہِ الٰہی کی شفاعت قبول ہوگی۔سورت کے آخر میں بُرے انجام پر کافروں کی اِس حسرت کا ذکر ہے کہ کاش وہ آخرت میں دوبارہ زندہ نہ کیئے جاتے۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا
وہ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ اس عظیم (قیامت کی) خبر کے متعلق؟ جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہر گز (ایسا) نہیں!

سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ
وہ عنقریب (قیامت کی حقیقت) جان لیں گے۔ پھر ہر گز (ایسا) نہیں! وہ عنقریب جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو

اَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾
(زمین میں گڑی ہوئی) میخیں (نہیں بنایا)؟ اور ہم نے تمہیں (مرد و عورت کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا فرمایا۔ اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾
اور ہم نے رات کو (ڈھانپنے والا) پردہ بنایا۔ اور ہم نے دن کو روز گار کا وقت بنایا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ
اور ہم نے ایک روشن چراغ (یعنی سورج) بنایا۔ اور ہم نے بادلوں سے نازل فرمایا خوب برسنے والا پانی۔ تاکہ ہم اس کے ذریعے نکالیں

حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
اناج اور سبزہ۔ اور گھنے باغات۔ بے شک فیصلے کے دن کا ایک مقررہ وقت ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾
تو تم سب فوج در فوج چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھولا جائے گا تو وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا۔

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۝٢٢

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ (ریت کی طرح) سراب ہو جائیں گے۔ بے شک جہنم گھات میں ہے۔ (وہ) سرکشوں کے لئے ٹھکانا ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝٢٤ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝٢٥

وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ وہ اس میں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے (کی چیز) کا۔ سوائے کھولتے پانی اور بہتی پیپ کے۔

جَزَآءً وِّفَاقًا ۝٢٦ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝٢٧ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝٢٨

(یہی ان کا) پورا پورا بدلہ ہے۔ بے شک وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے۔ اور وہ ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔

ع ١
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝٢٩ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝٣٠

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔ (کہا جائے گا) تو اب تم مزہ چکھو پھر ہم تمہارے لئے عذاب کو بڑھاتے جائیں گے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝٣١ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝٣٢ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝٣٣ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝٣٤

بے شک پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہے۔ (ان کے لئے) باغات اور انگور ہیں۔ اور نوجوان ہم عمر عورتیں (بیویاں) ہیں۔ اور (پاکیزہ) شراب کے چھلکتے ہوئے پیالے ہیں۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝٣٥ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝٣٦

وہ نہ اس میں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (یہ) آپ کے رب کی طرف سے بدلہ ہے جو کافی ہو جانے والا انعام ہو گا۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝٣٧

(اس کی طرف سے) جو رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بڑا مہربان ہے (اس دن) کسی کو اس سے بات کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

جس دن روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت عطا فرمائے گا

وَقَالَ صَوَابًا ۝٣٨ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝٣٩

اور وہ بات بھی ٹھیک کہے گا۔ یہ دن حق ہے لہذا جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنالے۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

بے شک ہم نے تمہیں قریبی عذاب سے ڈرایا ہے اس دن ہر شخص دیکھے گا جو (اعمال) اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں

ع ٢
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝٤٠

اور کافر کہے گا اے کاش! کہ میں مٹی ہوتا۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں لازماً قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ (سورۃ النبا، آیات: ۱تا۵)

۲- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے نیند کو آرام و سکون، رات کو ڈھانپ دینے والا پردہ اور دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا ہے۔ (سورۃ النبا، آیات: ۹تا ۱۱)

۳- یہ کائنات اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے اور اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لئے قیامت قائم کرنا بہت آسان ہے۔ (سورۃ النبا، آیات: ۶تا۱۶)

۴- ہمارے اعمال محفوظ ہیں اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ (سورۃ النبا، آیات: ۱۷، ۱۸، ۲۹)

۵- دنیا میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کرنے والے آخرت میں ناکام ہوں گے۔ (سورۃ النبا، آیات: ۲۱تا ۳۰)

۶- آخرت کے حساب کی فکر نہ کرنا اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا جہنم میں لے جانے والے اعمال ہیں۔ (سورۃ النبا، آیات: ۲۷، ۲۸)

۷- دنیا میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرماں برداری کرنے والے آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ (سورۃ النبا، آیات: ۳۱تا۳۶)

۸- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جنہیں اذن عطا فرمائے گا وہ شفاعت کریں گے۔ (سورۃ النبا، آیت: ۳۸)

۹- قیامت پر یقین انسان میں نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ (سورۃ النبا، آیت: ۴۰)

۱۰- کفار اپنے عبرتناک انجام اور عذاب کو دیکھ کر یہ حسرت کر رہے ہوں گے کہ کاش ہم اس سے پہلے مٹی ہو جاتے تو بہتر تھا۔ (سورۃ النبا، آیت: ۴۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) کس چیز کے بارے میں لوگ آپس میں اختلاف کرتے ہیں۔

(الف) توحید (ب) رسالت (ج) آخرت

(۲) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے رات کو کس چیز کا ذریعہ بنایا ہے؟

(الف) آرام (ب) معاش (ج) ڈھانپنے

(۳) روشن چراغ سے کیا مراد ہے؟

(الف) سورج (ب) چاند (ج) ستارہ

(۴) جس نے سرکشی کی اور آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو زیادہ پسند کیا تو ایسا شخص کہاں ہو گا؟

(الف) وادیٔ طویٰ میں (ب) جنّت میں (ج) جہنّم میں

(۵) قیامت کے دن کافر کیا حسرت کرے گا؟

(الف) کاش میں مٹی ہوتا (ب) کاش میں فرشتہ ہوتا (ج) کاش میں پیدا نہیں ہوتا

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱۰	باغات اور انگور
آیت نمبر ۱۲	فرشتوں کی صفیں
آیت نمبر ۳۲	ڈھانپنے والا پردہ
آیت نمبر ۳۸	کاش میں مٹی ہوتا
آیت نمبر ۴۰	سات مضبوط آسمان

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں بیان کی گئی اللہ ﷻ کی کوئی سی تین قدرتیں تحریر کریں؟

۲- اس سورت میں بیان کیئے گئے قیامت کے مناظر میں سے کوئی تین مناظر بیان کریں؟

۳- اس سورت میں جہنّمیوں کے کیا جرائم بیان ہوئے ہیں؟

۴- اس سورۃ النّبا میں پرہیز گاروں کو عطا کی جانے والی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

۵- قیامت کے دن فرشتے کس کیفیت میں کھڑے ہوں گے؟

گھریلو سرگرمی

- سورۃ النّبا میں جنّت کا جو منظر بیان کیا گیا ہے اُسے سامنے رکھ کر کوئی پانچ نعمتوں کی فہرست بنا کر گھر والوں کو بتائیں۔
- جہنم کے عذاب کے حوالہ سے دو احادیث تلاش کر کے لکھیں۔

____

____

____

____

____

- نیچے دیئے گئے چارٹ پر دن اور رات کے پانچ پانچ فوائد تحریر کریں۔

دن | رات



دن	رات
۱ ______	۱ ______
۲ ______	۲ ______
۳ ______	۳ ______
۴ ______	۴ ______
۵ ______	۵ ______

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۷

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

(سورت نمبر:۷۹، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۶)

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَةُ النّٰزِعٰت مکّہ مکرمہ میں سُوْرَةُ النَّبَاء کے فوراً بعد نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرشتوں کی قسمیں بیان فرما کر قیامت کے واقع ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد یاد دہانی کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ توحید کا ذکر ہے اور فرعون کے عبرت ناک انجام کا بیان ہے۔ پھر آخرت کا انکار کرنے والوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے اور قیامت کے دن نیک اور بُرے انسانوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے پاس ہے اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت مختصر ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾

ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر سختی سے (کافر کی روح) کھینچنے والے ہیں۔ اور ان (فرشتوں) کی قسم جو نہایت نرمی سے (مومن کی روح) نکالتے ہیں۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾

اور (فضا میں) تیزی سے تیرنے والے (فرشتوں) کی قسم۔ پھر (اللہ کا حکم ماننے میں) پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھنے والے (فرشتوں کی قسم)

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾

پھر ہر کام کا انتظام کرنے والے (فرشتوں کی قسم)۔ جس دن کانپنے والی (زمین) کانپے گی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

اس کے بعد پیچھے آنے والا (ایک زلزلہ) آئے گا۔ اس دن کئی دل (خوف سے) دھڑکتے ہوں گے۔ اُن کی آنکھیں جُھکی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا

وہ کہتے ہیں کیا واقعی ہم پہلی حالت میں واپس (یعنی پھر زندہ) ہوں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ وہ کہتے ہیں

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

اُس وقت یہ بڑے نقصان کی واپسی ہوگی۔ لہٰذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ تو وہ (سب) ایک دَم کھلے میدان (یعنی حشر) میں (جمع) ہوں گے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

کیا آپ کے پاس پہنچی ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر جب انہیں ان کے رب نے پکارا مقدس وادی طوٰی میں۔ (اور فرمایا) تم فرعون کی طرف جاؤ

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پھر کہو کیا تو چاہتا ہے کہ تُو پاک ہو جائے؟ اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں تاکہ تُو ڈرے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) اسے (یعنی فرعون کو) بڑی نشانی دکھائی۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ پلٹا (اور فساد کی) کوشش کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ

پھر اس نے سب کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر اُس نے کہا میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ لہٰذا اللہ نے اس کو پکڑ لیا

ع ١ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔ یقیناً اس (واقعہ) میں عبرت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہے۔ کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے

اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا

یا آسمان کا؟ (اللہ نے) اُسے بنایا۔ اس نے اس کی چھت بلند فرمائی پھر اسے درست فرمایا۔ اور اس کی رات کو تاریک بنایا

وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾

اور اس کے دن کو روشن فرمایا۔ اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارا نکالا۔

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾

اور اس نے پہاڑوں کو (زمین میں) گاڑ دیا۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے۔ پھر جب بڑی آفت (قیامت) آئے گی۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾

اس دن انسان اپنی کوشش کو یاد کرے گا۔ اور جہنّم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کر دی جائے گی۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾

لہٰذا جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بے شک جہنّم ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے (اپنے) نفس کو (بُری) خواہش سے روکا۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾

تو بے شک جنّت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ وہ آپ (ﷺ) سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ کب قائم ہوگی؟

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾

آپ (ﷺ) کا اس (قیامت کے وقت) کے ذکر سے کیا تعلق؟ آپ (ﷺ) کے رب کے پاس اس (قیامت کے وقت) کا انتہائی علم ہے۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾

آپ (ﷺ) تو صرف (بُرے انجام سے) ڈرانے والے ہیں اس کو جو اُس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔

ع ٢ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

گویا وہ (کافر) جس دن اسے (یعنی قیامت کو) دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی ایک صبح رہے تھے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- فرشتے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۱تا ۵)

۲- گناہ گاروں کے لئے قیامت کا دن بہت ہی خوف ناک ہو گا۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۶ تا ۱۴)

۳- پچھلی قوموں کے قصّوں سے ہمیں سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۱۵تا ۲۶)

۴- ہمیں بُرائیوں سے بچنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۱۸، ۱۹)

۵- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنے والے مجرموں کو دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب دیا جائے گا۔ (سورۃ النازعات، آیت: ۲۵)

۶- جس اللہ تعالیٰ نے اس عظیم کائنات کو پیدا فرمایا اس کے لئے قیامت کو قائم کرنا اور انسانوں کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا بہت آسان ہے۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۲۷ تا ۳۳)

۷- اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور آخرت کی فکر کے بجائے دنیا سے محبت کرنے والے جہنّم میں ہوں گے۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۳۷ تا ۳۹)

۸- اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو روکنے والے جنّت میں ہوں گے۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۴۰ تا ۴۱)

۹- قیامت کے بارے میں سوال وجواب کی بجائے اپنی آخرت بہتر کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ (سورۃ النازعات، آیات: ۴۲ تا ۴۶)

۱۰- قیامت کے دن انسان کو دنیا میں گزاری ہوئی زندگی بہت تھوڑی محسوس ہوگی یعنی آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں۔ (سورۃ النازعات، آیت: ۴۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیں:

(۱) اس سورت کے آغاز میں کن کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟

(الف) ہواؤں (ب) فرشتوں (ج) گھوڑوں

(۲) اس سورت میں کس نبی کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت شعیب علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیاں دکھائیں تو اس نے کیا کِیا؟

(الف) انہیں جھٹلایا (ب) ان پر ایمان لایا (ج) بنی اسرائیل کو آزاد کیا

(۴) فرعون نے کیا دعویٰ کیا؟

(الف) بادشاہ ہونے کا (ب) سب سے بڑا رب ہونے کا (ج) نیک ہونے کا

(۵) اس سورت میں جہنّم والوں کی کیا بُرائی بیان کی گئی ہے؟

(الف) دوسروں کی غیبت کرنا (ب) لوگوں کا مال چوری کرنا (ج) آخرت کے بجائے دنیا کو ترجیح دینا

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۶	ایک ڈانٹ
آیت نمبر ۹	کانپنے والی زمین
آیت نمبر ۱۳	جنت کا ٹھکانا
آیت نمبر ۳۱	جھکی ہوئی آنکھیں
آیت نمبر ۴۱	پانی اور چارا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کی ابتدا میں فرشتوں کے کن کاموں کا ذکر فرمایا گیا ہے؟

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟

۳- قیامت کے دن لوگوں کے دلوں اور آنکھوں کی کیا کیفیت ہوگی؟

۴- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن قدرتوں کا بیان ہے؟

۵- قیامت کے دن انسان کو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کیسی محسوس ہوگی؟

گھریلو سرگرمی

- چار فرشتوں کے نام اور اُن کے کام معلوم کر کے ایک چارٹ پر لکھیں۔
- اس سورت کے مطابق جہنّم اور جنّت میں لے جانے والے اعمال تحریر کریں۔

جہنّم میں لے جانے والے اعمال:

____

____

جنّت میں لے جانے والے اعمال:

____

____

- دنیا اور آخرت کی زندگی کا موازنہ کیجیے اور بتایئے کہ ہمیں آخرت کی زندگی کو کیوں ترجیح دینی چاہیے۔

۱ ____

۲ ____

۳ ____

۴ ____

۵ ____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۸

سُوْرَةُ عَبَسَ

(سورت نمبر:۸۰،کل رکوع:۱،کل آیات:۴۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر آغازِ وحی کے بعد مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔اس سورت کے شروع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ایک دن نبی کریم ﷺ قریش مکّہ کے بڑے بڑے سرداروں ابوجہل بن ہشام،عُتبہ بن ربیعہ،اُبَی بن خلف،اُمیّہ بن خلف اور شیبہ وغیرہ کو اسلام کی تبلیغ فرمارہے تھے۔ اسی دوران ایک نابینا صحابی حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے۔انہوں نے آپ ﷺ کی توجہ حاصل کرنا چاہی اور کچھ پوچھنا چاہا۔ بعض لوگوں کو حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا آنا ناگوار گزرا۔ آپ ﷺ نے اپنی توجہ مکّہ کے سرداروں پر رکھی کیونکہ حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور بعد میں بھی آپ ﷺ سے جو پوچھنا چاہتے پوچھ سکتے تھے۔ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوگوں کو تنبیہ کی کہ حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ پر ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں کیونکہ آنے والا وہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ایک بندہ ہے۔ابتدائی آیات میں اس راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ اس عظیم کارواں میں ایک نابینا مومن کئی گمراہ سرداروں سے زیادہ کردار ادا کر سکتا ہے۔مزید اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ سرداروں کے ایمان لانے کے بارے میں فکر مند ہونے کی اس قدر ضرورت نہیں بلکہ شفقت و عنایت اور کمال توجہ کے زیادہ مستحق وہ افراد ہیں جو صدقِ دل اور انتہائی اخلاص کے ساتھ حق قبول کیئے ہوئے ہیں۔اگر ان میں سے کوئی ظاہری بصارت نہیں رکھتا تو کیا حرج،وہ حق شناسی کی بصیرت سے تو محروم نہیں ان آیات کے نزول کے بعد حضور نبی کریم ﷺ حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا بہت زیادہ خیال فرماتے۔جب بھی رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو انہیں مدینہ میں اکثر اپنا نائب بنا کر جاتے۔اس کے بعد اس سورت میں قرآنِ حکیم کی عظمت کا ذکر ہے۔انسان کی پیدائش،موت اور موت کے بعد کی زندگی کا بیان ہے۔پھر کئی نعمتوں کا ذکر کر کے ایمان لانے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔اس سورت کا اختتام اس حقیقت پر کیا گیا کہ آخرت کے دن انسان تمام رشتوں کو بھول کر صرف اپنی نجات کی فکر میں پڑا ہوگا۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے		
عَبَسَ	وَتَوَلّٰٓى ۝١	اَنْ	جَآءَهُ	الْاَعْمٰى ۝٢	وَمَا	يُدْرِيْكَ	لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝٣
ناگوار محسوس کیا اور رخ پھیر لیا۔(اس وجہ سے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔اور آپ کو کیا معلوم شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔							
اَوْ	يَذَّكَّرُ	فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰى ۝٤	اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰى ۝٥	
یا وہ نصیحت حاصل کرتا تو اس کو نصیحت فائدہ دیتی۔ لیکن جو شخص (دین سے) بے پرواہی کرتا ہے۔							
فَاَنْتَ	لَهٗ	تَصَدّٰى ۝٦	وَمَا	عَلَيْكَ	اَلَّا	يَزَّكّٰى ۝٧	
(تو) اس کی طرف تو آپ زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اور آپ پر (کوئی ذمہ داری) نہیں ہے اگر وہ پاکیزگی حاصل نہیں کرتا۔							
وَاَمَّا	مَنْ	جَآءَكَ	يَسْعٰى ۝٨	وَهُوَ	يَخْشٰى ۝٩	فَاَنْتَ	عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠
لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ (اللہ سے) ڈرتا بھی ہے۔ تو آپ اسے نظر انداز کرتے ہیں۔							

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

ہرگز (ایسا) نہیں (کیجیے!) بے شک یہ (قرآن) نصیحت ہے۔ لہذا جو چاہے اسے قبول کرے۔ (یہ) عزت والے صفحات میں (لکھا ہوا ہے)۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

(جو) بلند مرتبہ (والے) پاکیزہ (صفحات) ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (جو) عزت والے نیک (فرشتے) ہیں۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ

ہلاک ہو (نافرمان) انسان وہ کیسا ناشکرا ہے؟ (اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا فرمایا؟ ایک قطرے سے (اللہ نے) اسے پیدا فرمایا

فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾

پھر اس (کی ہر چیز) کا اندازہ مقرر فرمایا۔ پھر اس کے لئے (زندگی کا) راستہ آسان فرما دیا۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں پہنچا دیا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾

پھر جب وہ چاہے گا اسے دوبارہ زندہ فرما دے گا۔ یقیناً اس (نافرمان) نے پورا نہ کیا جس کا (اللہ نے) اسے حکم دیا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾

لہذا انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ بے شک ہم نے (بادلوں سے) خوب پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾

پھر ہم نے اچھی طرح زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اُگایا۔ اور انگور اور سبزیاں۔ اور زیتون اور کھجور۔

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾

اور خوب گھنے باغات۔ اور پھل اور چارا (سب پیدا فرمائے)۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾

پھر جب کان بہرے کر دینے والی (قیامت کی) سخت آواز آئے گی۔ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے۔

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے۔ اُس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسی فکر ہوگی

يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی۔ اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے۔ (وہ) ہنستے مسکراتے خوش و خرم ہوں گے۔

ع ١ / ٤٢ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

اور اس دن کئی چہروں پر غبار ہوگا۔ ان پر سیاہی چھائی ہوگی۔ یہی لوگ ہوں گے جو کافر (اور) بدکار تھے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک اصل اہمیت صرف کسی دنیاوی منصب یا مال و دولت کی نہیں بلکہ ایمان اور اخلاص پر مبنی عمل کی ہے۔ (تعارف، سورۂ عبس، آیات:۱ تا ۱۰)

۲- غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کی فکر اہم ہے تاہم مسلمانوں کی اصلاح اور تعلیم کی فکر کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ (تعارف، سورۂ عبس، آیات:۱ تا ۱۰)

۳- اچھی نصیحت انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ (سورۂ عبس، آیت:۴)

۴- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عظیم ترین اور بابرکت کلام ہے۔ (سورۂ عبس، آیات:۱۱، ۱۶)

۵- قرآنِ حکیم ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ (سورۂ عبس، آیات:۱۱، ۱۲)

۶- اکثر انسان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔ (سورۂ عبس، آیت:۱۷)

۷- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تمام نعمتوں پر شکر ادا کر کے اُس کی فرماں برداری کرنی چاہیے۔ (سورۂ عبس، آیات:۱۸ تا ۳۲)

۸- قیامت کی سختی انسان کو اُس کے قریبی رشتہ داروں سے بھی غافل کر دے گی۔ (سورۂ عبس، آیات:۳۳ تا ۳۷)

۹- قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں برداروں کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ خوش و خرم ہوں گے۔ (سورۂ عبس، آیات:۳۸، ۳۹)

۱۰- قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکرین اور بدکاروں کے چہرے غبار آلود اور سیاہ ہوں گے۔ (سورۂ عبس، آیات:۴۰ تا ۴۲)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیں:

(۱) اس سورت میں کون سے صحابی رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہونے کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ (ج) حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ

(۲) قرآنِ حکیم کیا ہے؟

(الف) شاعری (ب) نصیحت (ج) قصّہ

(۳) اَلصَّآخَّۃ سے مراد کون سی آواز ہے؟

(الف) کانوں کو بہرہ کرنے والی (ب) جنّات کی سخت (ج) فرشتوں کی محبت بھری

(۴) اس سورت کے مطابق قیامت کے دن انسان کس سے دور بھاگے گا؟

(الف) فرشتوں (ب) رشتہ داروں (ج) جنات

(۵) قیامت کے دن کن کے چہرے سیاہ ہوں گے؟

(الف) مالداروں اور سرداروں (ب) کافروں اور بدکاروں (ج) غریبوں اور محتاجوں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۲	ایک نابینا
آیت نمبر ۱۱	ماں اور باپ
آیت نمبر ۱۶	قرآن ایک نصیحت
آیت نمبر ۲۱	عزت والے فرشتے
آیت نمبر ۳۵	موت اور قبر

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- آپ ﷺ کن سرداروں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے؟

۲- اس سورت میں قرآنِ حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟

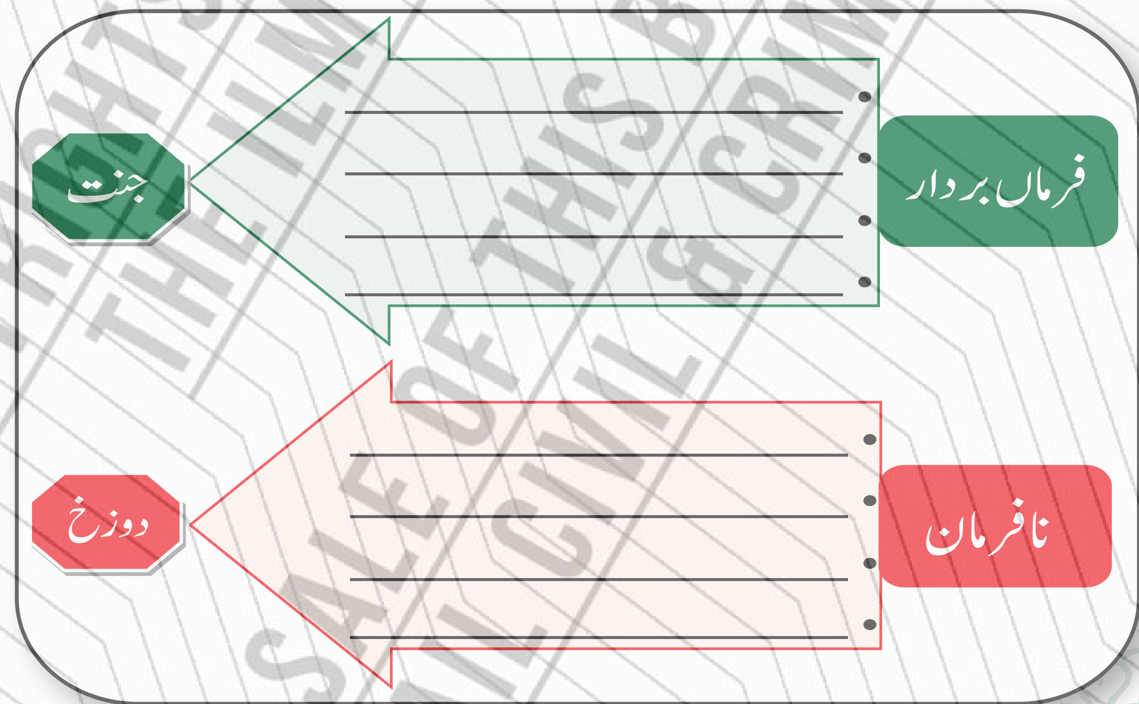
۳- اس سورت میں بیان کی گئی کوئی تین نعمتیں تحریر کریں؟

۴- قیامت کے دن انسان کا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کیا رویہ ہو گا؟

۵- اس سورت میں نیک لوگوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اپنے والدین سے معلوم کریں کہ آپ کو معذور لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔
- اپنے دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر کسی معذور کی مدد کریں اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے نیکی کی دعوت دیں۔
- مندرجہ ذیل میں قیامت کے دن اللہ ﷻ کے فرماں بردار اور نافرمان بندوں کے حالات لکھیں۔



دستخط استاد مع تاریخ:

دستخط والدین مع تاریخ:

سبق:۹

سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡر

(سورت نمبر:۸۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۹)

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کی ابتدائی چودہ(۱۴) آیات مکی زندگی کے ابتدائی دور میں اور آخری پندرہ(۱۵) آیات مکی زندگی کے درمیانی دور میں نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اُسے چاہیئے کہ سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡر، سُوۡرَۃُ اِلۡاِنۡفِطَار اور سُوۡرَۃُ اِلۡاِنۡشِقَاق کو پڑھ لے"(ترمذی)۔

اس سورت کی ابتدا میں قیامت کی ہولناکی بیان کی گئی ہے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی عظمت اور آپ ﷺ سے ان کی ملاقات کا بیان ہے۔ آخر میں عظمتِ قرآن کا ذکر ہے اور قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۝۱ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۝۲ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۝۳

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝۴ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۝۵ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۝۶

اور جب دس ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب وحشی جانور جمع کیئے جائیں گے۔ اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔

وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۝۷ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ۝۸ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۝۹

اور جب روحیں (جسموں سے) ملادی جائیں گی۔ اور جب زندہ دفن کی ہوئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی۔

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۝۱۰ وَ اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ۝۱۱ وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ۝۱۲

اور جب اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان (اپنی جگہ سے) کھینچ لیا جائے گا۔ اور جب جہنّم بھڑکائی جائے گی۔

وَ اِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ۝۱۳ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ۝۱۴ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ۝۱۵

اور جب جنّت قریب کر دی جائے گی۔ ہر شخص جان لے گا جو کچھ وہ لے کر آیا ہے۔ تو میں پیچھے ہٹ جانے والے (ستاروں) کی قسم فرماتا ہوں۔

الۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ ۝۱۶ وَ الَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ۝۱۷ وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸

جو چلنے والے، چُھپ جانے والے ہیں۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگتی ہے۔ اور صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے۔

اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ۝۱۹ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ۝۲۰

یقیناً یہ (قرآن) بڑی عزت والے فرشتے کا (لایا ہوا) کلام ہے۔ جو قوّت والا ہے (اور) عرش والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ والا ہے۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿٢٢﴾

جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے (اور وہ) وہاں امانت دار ہے۔ اور تمہارے صاحب (نبی ﷺ) دیوانے نہیں ہیں۔

وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ﴿٢٤﴾

اور یقیناً انہوں نے اس (فرشتے) کو دیکھا ہے (آسمان کے) کھلے کنارے پر۔ اور وہ (نبی ﷺ) غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔

وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿٢٦﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٢٧﴾

اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔ پھر تم کہاں (بھٹکے) جا رہے ہو؟ یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

ع ١ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٢٩﴾

اس شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہے۔ اور تم صرف وہی چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے (جو) تمام جہانوں کا رب ہے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کے دن ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۱ تا ۶)

۲- لڑکیوں کا قتل بہت بڑا جُرم ہے جس کے بارے میں روزِ قیامت سوال کیا جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۸، ۹)

۳- قیامت کے دن ظالموں سے ظلم کا حساب لیا جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۸، ۹)

۴- قیامت کے دن ہمارا ہر قول و عمل حاضر کر دیا جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۱۴)

۵- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۱۹ تا ۲۷)

۶- حضرت جبرائیل علیہ السلام امانت دار اور بہت طاقت ور ہیں اور وہ فرشتوں کے سردار ہیں۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۲۰ تا ۲۱)

۷- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی باتیں اپنے امتیوں کو بتانے میں بخل نہیں کیا۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۲۴)

۸- قرآنِ حکیم تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۲۷)

۹- قرآنِ حکیم سے نصیحت ان لوگوں کو ملے گی جو سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۲۸)

۱۰- ہدایت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۲۸، ۲۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت کی ابتدا میں قیامت کا نقشہ کتنی چیزوں کے بیان سے کھینچا گیا ہے؟

(الف) دس　(ب) بارہ　(ج) چودہ

(۲) اس سورت میں رسولِ کریم سے کون مراد ہیں؟

(الف) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم　(ب) حضرت جبرائیل علیہ السلام　(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کو آسمان کے کنارے پر دیکھا؟

(الف) سورج　(ب) جنّت　(ج) جبرائیل علیہ السلام

(۴) قرآنِ حکیم کس کے لئے نصیحت ہے؟

(الف) تمام جہان والوں　(ب) تمام فرشتوں　(ج) تمام چیزوں

(۵) قیامت کے دن کس کو لپیٹ دیا جائے گا؟

(الف) آسمان　(ب) چاند　(ج) سورج

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۲	ایک نصیحت
آیت نمبر ۵	شیطان مردود
آیت نمبر ۱۱	آسمان کی کھال
آیت نمبر ۲۵	وحشی جانور
آیت نمبر ۲۷	بے نور ستارے

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن زندہ دفن کی گئی لڑکی سے کیا پوچھا جائے گا؟

____

____

۲- قیامت کا منظر دیکھنے کے لئے انسان کون سی سورتیں پڑھے؟

____

____

۳- اس سورت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

____

____

۴- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

____

____

۵- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کہاں دیکھا تھا؟

____

____

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر قیامت کے حالات پر دس باتیں لکھیں۔
- نبی کریم ﷺ کے آنے سے پہلے عرب بیٹیوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے فضائل لکھیں۔

____

____

____

____

____

____

- نیچے دیئے گئے چارٹ میں قیامت کے دن واقع ہونے والے اُن حالات کی نشاندہی رنگ بھر کر کریں جن کا ذکر اس سورت میں آیا ہے۔

زمین بالکل ہموار کر دی جائے گی	پہاڑ چلائے جائیں گے
روحیں جسموں سے ملائی جائیں گی	اعمال نامے کھولے جائیں گے
ستارے بے نور ہو جائیں گے	سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے
آسمان پھٹ جائے گا	جہنم بھڑکائی جائے گی

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۱۰

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

(سورت نمبر:۸۲، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں قیامت کے واقع ہونے کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اُسے چاہیئے کہ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کو پڑھ لے۔" (ترمذی) انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اپنے اس رب کے بارے میں دھوکے میں نہ پڑے جس نے اُسے پیدا فرمایا، شکل و صورت عطا فرمائی اور اس پر اعمال لکھنے والے فرشتے مقرر فرمائے یعنی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے فضل اور اس کی نعمتوں کو دیکھ کر یہ گمان نہ کرے کہ اس کی نافرمانی پر کوئی گرفت نہیں ہوگی اور نہ ہی حساب و کتاب ہوگا۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ قیامت کے دن کی فکر کرے جس دن نیک اعمال کے سوا کچھ کام نہ آئے گا اور ہر فیصلہ کا اختیار صرف اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے پاس ہوگا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾
جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ اور جب سمندر اُبل پڑیں گے۔ اور جب قبریں اُکھاڑ دی جائیں گی۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ
(اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور (جو کچھ) پیچھے چھوڑا۔ اے انسان!

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾
تمہیں اپنے کریم رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا؟ وہ کہ جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہیں درست کیا پھر (تمہارے اعضاء کو) متناسب بنایا۔

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾
جس صورت میں اس نے چاہا تمہیں جوڑ دیا۔ (تم نافرمانی) ہرگز نہیں (چھوڑتے)! بلکہ تم بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتے ہو۔

وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾
اور یقیناً تم پر محافظ (فرشتے) مقرر ہیں۔ بہت معزز (تمہارے اعمال) لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۚ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۚ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾
یقیناً نیک لوگ نعمت (والی جنّت) میں ہوں گے۔ اور یقیناً بدکار لوگ جہنّم میں ہوں گے۔ وہ اس میں بدلے کے دن داخل ہوں گے۔

وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ
اور وہ اس (جہنم) سے غائب نہ ہو سکیں گے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ بدلے کا دن کیا ہے؟ پھر آپ کو کیا معلوم

ع ۱۹/۱ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾
بدلے کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے کوئی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکم اللہ ہی کا ہوگا۔

اہم نکات

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا دن بڑا ہولناک ہو گا۔ جب دنیا کا موجودہ نظام تباہ ہو جائے گا۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۱ تا ۳)
۲- روزِ قیامت انسانوں کو قبروں سے باہر نکالا جائے گا۔ پھر ان کا حساب و کتاب ہو گا۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۴)
۳- قیامت کے دن لوگوں کے تمام اعمال اور ان کے نتائج سامنے آجائیں گے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۵)
۴- انسانوں پر اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے فضل و کرم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں اس کی فرماں برداری کی جائے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۶)
۵- ہمارا جسم اور شکل و صورت سب اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی عطا فرمائی ہوئی نعمتیں ہیں جن پر ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۷، ۸)
۶- نافرمانی کی اصل وجہ آخرت کو جُھٹلانا ہے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۹)
۷- ہر انسان پر کِرَامًا کَاتِبِیْن یعنی معزز لکھنے والے فرشتے مقرر ہیں جو اُس کی ہر بات اور ہر عمل کو لکھتے رہتے ہیں۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۱۰ تا ۱۲)
۸- قیامت کے دن نیک لوگ اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی نعمتوں میں ہوں گے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۱۳)
۹- قیامت کے دن بُرے لوگ جہنم میں ہوں گے۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۱۴ تا ۱۶)
۱۰- آخرت میں معاف کر دینے یا عذاب دینے کا پورا اختیار اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے پاس ہو گا۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۱۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قیامت کے دن کیا جھڑ جائیں گے؟
(الف) پتے (ب) ستارے (ج) بادل

(۲) قیامت کے دن کیا چیزیں اُکھاڑ دی جائیں گی؟
(الف) کھالیں (ب) جھاڑیاں (ج) قبریں

(۳) قیامت کے دن کون جان لے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا؟
(الف) ہر آدمی (ب) نیک آدمی (ج) بُرا آدمی

(۴) کِرَامًا کَاتِبِیْن کون سے فرشتے ہیں؟
(الف) روح نکالنے والے (ب) حفاظت کرنے والے (ج) ہر قول و عمل کو لکھنے والے

(۵) قیامت کے دن اصل اختیار کس کے پاس ہو گا؟
(الف) اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی (ب) فرشتوں (ج) انسانوں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۳	معزز لکھنے والے
آیت نمبر ۴	بدلے کا دن
آیت نمبر ۶	رب کے بارے میں دھوکہ
آیت نمبر ۱۱	اُبلتے ہوئے سمندر
آیت نمبر ۱۸	اکھاڑی ہوئی قبریں

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے شروع میں قیامت کے واقع ہونے کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۲- اس سورت میں رب کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۳- اس سورت میں کِرَاماً کَاتِبِیْن کی کیا صفت بیان ہوئی ہے؟

۴- اس سورت میں نیک اور گناہ گار لوگوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۵- اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت میں بیان کردہ قیامت کا منظر اپنے گھر والوں کو بتائیں۔
- فہرست بنائیں کہ ہمیں قیامت کے دن کی ہولناکی سے بچنے کے لئے کیسے کام کرنے چاہئیں۔

____

____

____

____

____

____

- اس سورت کے مطابق قیامت کے دن لوگوں کے حالات کی ایک فہرست بنائیں۔

■

■

■

■

■

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۱۱

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن

(سورت نمبر:۸۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۳۶)

شانِ نزول اور تعارف: کئی مفسرین کے مطابق یہ سورۂ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تاہم بعض مفسرین کے مطابق اس کا نزول مدینہ طیبہ میں ہوا۔ اس سورت کے آغاز میں ناپ تول میں کمی جیسی ایک اہم بُرائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ بُرائی آخرت پر یقین نہ رکھنے کی ایک نشانی ہے۔ ایسے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کو توڑنے والے اور گناہ گار ہیں۔ وہ قرآنِ حکیم کو پچھلے لوگوں کے قصّے کہانیاں سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس سورت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بدکاروں کے نامۂ اعمال سِجّیْن میں اور فرماں برداروں کے نامۂ اعمال عِلّیّیْن میں ہوں گے۔ قیامت کے دن نافرمان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب میں ہوں گے جبکہ اہلِ ایمان جنّت کی نعمتوں سے لطف اُٹھا رہے ہوں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے (خود) ناپ کر لیتے ہیں (تو) پورا لیتے ہیں۔ اور جب وہ انہیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں

يُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ﴿۵﴾

(تو) کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے بے شک وہ (مرنے کے بعد) اُٹھائے جائیں گے۔ اس بڑے دن کے لئے۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۶﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ﴿۷﴾

جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہر گز (ایسا) نہیں! (کہ جزا و سزا نہ ہو) یقیناً بدکاروں کا اعمال نامہ سجّین میں ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ؕ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾

اور آپ کو کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟ لکھی ہوئی ایک کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

وہ جو بدلہ کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے نکل جانے والا گناہ گار ہے۔ اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

(تو) وہ کہتا ہے کہ (یہ) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہر گز (ایسا) نہیں! بلکہ (جھٹلانے کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر (بُرے اعمال کا) زنگ چڑھ گیا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾

جو وہ کیا کرتے تھے۔ (ایسا) ہر گز نہیں! (کہ قیامت نہ ہو) یقیناً اس دن انہیں اپنے رب (کے دیدار) سے پردے میں رکھا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

پھر وہ یقیناً جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا یہ وہی (جہنّم) ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾

ہرگز (ایسا) نہیں! (کہ نیکیاں ضائع ہوں) یقیناً نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ علّیین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾

ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ جس کے پاس مقرّب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں۔ یقیناً نیک لوگ نعمتوں (والی جنّت) میں ہوں گے۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾

تختوں پر (بیٹھے) نظارے کر رہے ہوں گے۔ آپ ان کے چہروں سے نعمتوں کی تازگی کو پہچان لیں گے۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ

انہیں خالص شراب مہر (بند) کی ہوئی پلائی جائے گی۔ اس کی مُہر مشک (خوشبو) کی ہوگی اور انہی (نعمتوں کو حاصل کرنے) میں

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

آگے بڑھنے والوں کو آگے بڑھنا چاہیے۔ اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ (وہ) ایک چشمہ (ہے) جس میں سے مقرب (بندے) پئیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

بے شک جن لوگوں نے جُرم کیا وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ اُن (مومنوں) کے پاس سے گزرتے تھے

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾

(تو) آنکھوں سے آپس میں اشارے کرتے تھے۔ اور جب وہ واپس جاتے اپنے گھر والوں کی طرف (تو) دل لگی (یعنی مذاق) کرتے ہوئے جاتے۔

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾

اور جب وہ ان (مومنوں) کو دیکھتے (تو) کہتے کہ یقیناً یہی گمراہ ہیں۔ حالانکہ وہ ان (مومنوں) پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر (بیٹھے) کافروں کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔

ع هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

واقعی کافروں کو اس (بُرے سلوک) کا پورا بدلہ دے دیا گیا جو وہ (مومنوں سے) کیا کرتے تھے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- ہمارے لینے اور دینے کے معیار ایک جیسے ہونے چاہئیں۔ (سورۃ المطففین، آیات:۲، ۳)
۲- ہم جو بات اپنے لئے پسند کریں وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرنی چاہیے۔ (سورۃ المطففین، آیات:۲، ۳)
۳- ناپ تول میں کمی کرنا آخرت سے غفلت کی علامت ہے۔ (سورۃ المطففین، آیات:۱تا۴)
۴- آخرت کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے۔ (سورۃ المطففین، آیت:۱۰)
۵- گناہ کرنا، حد سے بڑھنا اور قرآن کو نہ ماننا آخرت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ (سورۃ المطففین، آیات:۱۱تا۱۳)
۶- آخرت کو بھلا دینے اور دنیا ہی کو مقصد بنانے کی وجہ سے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ (سورۃ المطففین، آیت:۱۴)
۷- آخرت کو جھٹلانے والے قیامت کے دن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ المطففین، آیات:۱۵تا۱۷)
۸- نیک لوگوں کے چہرے جنت کی نعمتوں کی وجہ سے تروتازہ ہوں گے۔ (سورۃ المطففین، آیات:۱۸تا۲۸)
۹- ہمیں آخرت کے حوالہ سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (سورۃ المطففین، آیت:۲۶)
۱۰- دنیا میں اہلِ ایمان کا مذاق اُڑانے والے آخرت میں عذاب کا شکار ہوں گے۔ (سورۃ المطففین، آیات:۲۹تا۳۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلْمُطَفِّفِيْن کے کیا معنی ہیں؟
(الف) طواف کرنے والے (ب) شہر طائف کے رہنے والے (ج) ناپ تول میں کمی کرنے والے

(۲) ناپ تول میں کمی کرنا کس کی علامت ہے؟
(الف) عقل مند ہونے (ب) آخرت سے غافل ہونے (ج) نیک لوگوں

(۳) بُرے لوگوں کا نامہ اعمال کہاں ہوگا؟
(الف) عِلِّيِّين میں (ب) سِجِّين میں (ج) جہنّم میں

(۴) آخرت کا یقین نہ رکھنے والے قرآنِ حکیم کو کیا سمجھتے ہیں؟
(الف) ہدایت کی کتاب (ب) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی کتاب (ج) پچھلے لوگوں کے قصّے

(۵) دلوں پر زنگ کس وجہ سے چڑھ جاتا ہے؟
(الف) آخرت کو بھلا دینے (ب) دنیا کو بھلا دینے (ج) آخرت کو یاد رکھنے

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۱	دلوں پر زنگ
آیت نمبر ۷	علّیین
آیت نمبر ۱۴	ناپ تول میں کمی کرنے والے
آیت نمبر ۱۸	سجّین
آیت نمبر ۲۷	تسنیم کا چشمہ

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے شروع میں کس بُرائی کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲- سِجِّیْن اور عِلِّیِّیْن سے کیا مراد ہے؟

۳- اس سورت میں نیک لوگوں کے لئے جنّت کی کن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۴- کافر لوگ دنیا میں اہل ایمان کا کیسے مذاق اڑاتے تھے؟

۵- قیامت کے دن کافروں پر کون ہنسے گا؟

گھریلو سرگرمی

- ناپ تول کے حوالے سے لوگ کن کن موقعوں پر کمی کرتے ہیں۔ پانچ مثالیں تحریر کریں۔

____

____

____

____

____

- چارٹ بنا کر بتائیں کہ ہمیں خرید و فروخت کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ کوئی تین باتیں لکھیں۔
- نیچے دیے گئے چارٹ میں نیکی اور بُرائی کے کاموں کی نشاندہی کریں۔

نیکی	امانت داری
	مدد کرنا
	چوری کرنا
	حق مارنا
	احسان کرنا
	مذاق اڑانا
	ظلم کرنا
	غیبت کرنا
	عدل کرنا
	سچ بولنا

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین مع تاریخ: ________________

سبق:۱۲

سُوْرَۃُ الاِنْشِقَاق

(سورت نمبر:۸۴،کل رکوع:۱،کل آیات:۲۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اُسے چاہیئے کہ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الاِنْفِطَار اور سُوْرَۃُ الاِنْشِقَاق کو پڑھ لے" (ترمذی)۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا منظر بیان فرمایا ہے۔ قیامت کے دن آسمان کے پھٹنے، زمین کے ہموار کیئے جانے اور زمین کے خالی ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان دنیا کی زندگی میں مشقتیں اٹھاتا ہُوا بالآخر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ قیامت کے دن انسان دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ نیک لوگوں کو نامہ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اُن سے آسان حساب لے کر جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے منکروں اور بدکاروں کو اُن کی پیٹھ کے پیچھے سے اُن کے نامہ اعمال دے کر انہیں جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ سورت کے آخر میں قرآنِ حکیم کو جھٹلانے والوں اور اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ فرماں برداروں کو بے انتہا اجر کی خوشخبری دی گئی ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝١ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝٢ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝٣

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے رب کا (حکم) مان لے گا اور یہی اُس پر لازم ہے۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝٤ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝٥

اور اس کے اندر جو کچھ ہے وہ اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا (حکم) مان لے گی اور یہی اُس پر لازم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝٦

اے انسان! بے شک تو محنت کرنے والا ہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے تک) خوب محنت کرتے ہوئے پھر تو اس سے ملنے والا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝٧ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝٨ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩

تو جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا۔ تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف ہنسی خوشی واپس آئے گا۔

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ۝١٢

اور جس کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا۔ تو عنقریب وہ موت کو پکارے گا۔ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہو گا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝١٤ بَلٰۤى

بے شک وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ بے شک اس کا خیال تھا کہ وہ (اللہ کی طرف) واپس نہ جائے گا۔ کیوں نہیں!

اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

بے شک اس کا رب اس کو خوب دیکھنے والا تھا۔ تو مجھے قسم ہے شام کی سرخی کی۔ اور رات کی اور اُن (چیزوں) کی جن کو وہ سمیٹ لیتی ہے۔

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔ تم ایک حالت سے دوسری حالت پر ضرور پہنچو گے۔ پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟

السجدۃ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے (تو) وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اللہ (اس کو) خوب جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں۔ تو آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجیے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے

ع ۱ ۲۵ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

اور انہوں نے نیک عمل کیئے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔



اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا دن انتہائی ہولناک ہو گا۔ ہمیں اُس دن کی ہولناکی سے بچنے کی تیاری کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۱ تا ۵)

۲- ہر انسان کی اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی سے ملاقات ہو کر رہے گی۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۶)

۳- قیامت کے دن نیک لوگوں کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۷)

۴- نیک لوگوں سے آخرت میں آسان حساب لیا جائے گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۸)

۵- قیامت کے دن بُرے لوگوں کو ان کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۱۰)

۶- قیامت کے دن کفار موت کو پکاریں گے مگر انہیں موت نہ آئے گی اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۱۱، ۱۲)

۷- دنیا کی زندگی میں مگن رہنا اور آخرت کو بھول جانا جہنّم میں لے جانے کی وجوہات ہیں۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۱۳، ۱۴)

۸- اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی ہمارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۱۵)

۹- کفر کرنے والوں اور حق کو جھٹلانے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۲۲ تا ۲۴)

۱۰- ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۲۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں آسمان کی کس کیفیت کا ذکر ہے؟

(الف) دروازے دروازے ہونے (ب) پھٹ جانے (ج) بلند کرنے

(۲) انسان مشقّت جھیلتے ہوئے کس سے ملنے والا ہے؟

(الف) رشتہ داروں (ب) والدین (ج) رب

(۳) جن لوگوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اُن سے کیا لیا جائے گا؟

(الف) آسان حساب (ب) سخت حساب (ج) کوئی حساب نہیں

(۴) جن لوگوں کا اعمال نامہ اُن کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو قیامت کے دن وہ کس کو پکاریں گے؟

(الف) والدین (ب) رشتہ داروں (ج) موت

(۵) جب کافروں کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ کیا نہیں کرتے؟

(الف) شکر (ب) سجدہ (ج) غور و فکر

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	شام کی سرخی
آیت نمبر ۱۱	نہ ختم ہونے والا اجر
آیت نمبر ۱۶	آسمان کا پھٹنا
آیت نمبر ۱۸	موت کو پکارنا
آیت نمبر ۲۵	پورا چاند

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۲- قیامت کے دن انسانوں کو کن دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا؟

۳- اس سورت میں جہنّم میں لے جانے کے کون سے اسباب بیان کیئے گئے ہیں؟

۴- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

۵- ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کے لئے کیسا اجر ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اپنے ایک دن کے اعمال کی فہرست بنا کر جائزہ لیں اور یاد رکھیں کہ کِرَامًا کَاتِبِیْن ہماری ہر بات اور ہر عمل لکھ رہے ہیں۔

____

____

____

____

____

- روزانہ رات کو سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے کاموں کا جائزہ لیں۔ نیکیوں پر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا شکر اور گناہوں پر توبہ کریں۔
- سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق پر غور کر کے قیامت کے حالات کے بارے میں کوئی پانچ باتیں لکھیے۔

۱ ____

۲ ____

۳ ____

۴ ____

۵ ____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۳ ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ

سُوْرَةُ الْبُرُوْج میں اللہ ﷻ نے اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْد یعنی ”خندقوں والوں“ کا ذکر فرمایا ہے۔ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک ظالم بادشاہ تھا جس نے اللہ ﷻ پر ایمان لانے والے لوگوں کو آگ کی خندقوں میں جلایا۔ اس واقعہ کو بیان کرکے ایمان والوں کو کافروں کے ظلم و ستم پر صبر کرنے اور توحید پر قائم رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ واقعہ حدیث کی مشہور کتاب صحیح مسلم کی ایک حدیث مبارکہ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ حدیث بحارالانوار میں بھی موجود ہے۔

۱- بوڑھے جادوگر کی بادشاہ سے درخواست

پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اُس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ مجھے ایک لڑکا دے دیجئے جو مجھ سے جادو سیکھ لے۔ بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا جو اُس سے جادو سیکھنے لگا۔ اس لڑکے اور جادوگر کے گھر کے راستے میں ایک عبادت گزار راہب رہتا تھا۔ لڑکے نے جب اس کی باتیں سنیں تو اس سے متاثر ہو گیا اور اس کے پاس جاکر اللہ ﷻ کے دین کا علم سیکھنے لگا۔ لڑکا اس سوچ میں تھا کہ جادوگر اور راہب میں سے کون سچا ہے اور اسے کس کی باتیں ماننی چاہئیں۔

۲- مومن لڑکے کے کمالات

اتفاق سے ایک دن ایسا ہوا کہ جب وہ لڑکا راہب کے پاس سے جادوگر کے پاس جانے کے لئے نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا جانور لوگوں کے راستے میں آکر کھڑا ہو گیا ہے جس سے لوگوں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر لڑکے نے سوچا یہ موقع اچھا ہے کہ اس بات کی تصدیق کرلی جائے کہ جادوگر کا مذہب سچا ہے یا اس راہب کا۔ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اللہ ﷻ سے دعا کی کہ اگر راہب کا مذہب سچا ہے تو یہ جانور مر جائے ورنہ نہ مرے۔ یہ کہہ کر اس نے پتھر مارا تو وہ جانور فوراً مر گیا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر لڑکے کی عظمت کا اعتراف کرلیا۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اُسے اس واقعہ کی خبر دی تو وہ بولا کہ بیٹا تو مقام و مرتبہ میں مجھ سے بڑھ گیا ہے، یقیناً تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو عنقریب آزمایا جائے گا۔ پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کو اللہ ﷻ کے ہاں اتنا قرب اور فضل حاصل ہو گیا تھا کہ وہ اللہ ﷻ کی عطا کردہ صلاحیت اور کرامت سے اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفایاب کرنے اور اس کے علاوہ بھی تمام امراض کا علاج کرنے لگا۔ ایک دن ایک نابینا شخص بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا جو بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے تھا اور کہنے لگا کہ اگر تم میری آنکھوں کی روشنی واپس لے آؤ تو میں تمہیں یہ مال دے دوں گا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ مجھے آپ سے کوئی انعام نہیں چاہیے۔ شفا تو اللہ ﷻ کی طرف سے ہے، ہاں اگر آپ اللہ ﷻ پر ایمان لے آئیں تو میں اللہ ﷻ سے دعا کروں گا تو وہ آپ کو شفا عطا فرما دے گا۔ وہ نابینا اللہ ﷻ پر ایمان لے آیا اور لڑکے نے اس کے لئے دعا کی تو اللہ ﷻ نے اس کو شفا عطا فرما دی۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا، جب بادشاہ کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے راہب، لڑکے اور نابینا شخص کو اپنے دربار میں بلوا کر کہا کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ ﷻ ہی ہم سب کا رب ہے۔ بادشاہ نے نابینا شخص اور راہب کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کرا دیا۔

۳- مومن لڑکے کے قتل کے لئے بادشاہ کی کوششیں

لڑکے کو قتل کرنے کے لئے بادشاہ نے اپنی فوج کے ایک دستے کو حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ۔ پھر لڑکے سے اللہ کا دین چھوڑنے کو کہنا۔ اگر وہ چھوڑ دے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ دھکا دے دینا تاکہ وہ نیچے گر کر مر جائے۔ فوجی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے۔ لڑکے نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کی کہ "اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے"۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پہاڑ پر زلزلہ طاری کر دیا وہ ساری فوج جو اس کو مارنے گئی تھی، خود گر کر مر گئی۔ وہ لڑکا صحیح سلامت دوبارہ بادشاہ کے دربار میں پہنچ گیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ میرے فوجی کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ان سب کو میرے رب نے ہلاک کر دیا اور مجھے بچا لیا۔ بادشاہ نے پھر دوسرے دستے کو حکم دیا کہ اسے سمندر میں لے جاؤ۔ جب سمندر کے درمیان میں پہنچو تو اس سے اللہ کا دین چھوڑنے کو کہنا۔ اگر وہ چھوڑ دے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ فوجی اسے لے گئے۔ جب سمندر کے درمیان میں پہنچے تو اس لڑکے نے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کی کہ "اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے"۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ساری فوج کو غرق کر دیا اور اس لڑکے کو پھر بچا لیا۔ وہ دوبارہ بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ میرے فوجی کہاں ہیں؟ لڑکے نے جواب دیا کہ ان سب کو میرے رب نے ہلاک کر دیا اور مجھے بچا لیا۔ اس طرح بادشاہ کو معلوم ہو گیا کہ وہ لڑکے کو قتل کرنا اس کے بس میں نہیں۔

۴- مومن لڑکے کی شہادت اور لوگوں کا ایمان لانا

جب بادشاہ کی لڑکے کو قتل کرنے کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں تو بالآخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ اگر تم مجھے مارنا ہی چاہتے ہو تو ایک بہت بڑے میدان میں تمام لوگوں کو جمع کرو۔ پھر میرے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر میری کمان میں لگاؤ۔ پھر یہ کلمات "بِسمِ اللّٰہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ" (میں اس لڑکے کے رب اللہ کے نام کے ساتھ تیر چلاتا ہوں) پڑھ کر مجھ پر تیر پھینکو تو میں مر جاؤں گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور جب تیر مارا گیا تو لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور شہید ہو گیا۔ ساری قوم یہ منظر دیکھتے ہی پکار اُٹھی کہ "ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں"۔ کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ حقیقی رب وہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے جس کا ذکر یہ لڑکا کر رہا تھا۔

۵- آگ کی خندقیں اور ایمان والوں کا صبر

بادشاہ یہ دیکھ کر بہت غصّے ہوا اور اس نے اپنے فوجیوں کو خندقیں کھودنے اور ان میں آگ جلانے کا حکم دیا۔ تمام ایمان والوں کو اس آگ کے گرد جمع کیا گیا۔ پھر ہر ایک سے اس کے دین کے بارے میں پوچھا جاتا۔ جو توحید کا اقرار کرتا اسے زندہ آگ میں پھینک دیا جاتا۔ اس طرح سارے مومن مردوں اور عورتوں کو آگ میں زندہ جلا دیا گیا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان مومنوں کو ایسی ہمت عطا فرمائی کہ کوئی بھی ایمان چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور ان میں سے ہر ایک نے آگ میں گر جانا قبول کیا۔ صرف ایک عورت جس کی گود میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا اُس عورت کو آگ میں گرنے سے ذرا جھجک ہوئی تو اس کا بچہ بولا کہ امی جان صبر کیجیے۔ بے شک آپ حق پر ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کو بھی آگ میں ڈال دیا گیا۔ ظالم بادشاہ نے ایمان لانے والوں کو اس لئے انتقام کا نشانہ بنایا کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لائے تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ خندقوں کے کناروں پر بیٹھے ہوئے کافر بھی آگ کی لپیٹ میں آ کر جل گئے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قیامت کے دن بھی ان ظالموں کو جہنم کی آگ کا سخت عذاب دے گا۔ جب کہ ایمان لانے والوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کے صبر و استقامت پر جنّت کی عظیم نعمتیں عطا فرمائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی نعش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکلی تھی اور اس کی انگلی اس وقت بھی اسی طرح اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح اس نے قتل ہوتے وقت رکھی تھی۔ اس واقعہ سے اولیاء اللہ کی شان، صبر و استقامت، اعلیٰ مقام و مرتبہ اور ان کی کرامت کا اظہار ہوتا ہے مزید یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور ان کی دعاؤں کی برکت سے لاعلاج امراض سے بھی شفا عطا فرما دیتا ہے۔ جس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نیک بندے حق کی راہ میں بڑی بڑی مصیبتوں اور مشکلات پر ثابت قدم رہتے ہیں ہمیں بھی ان کی صحبت اختیار کرتے ہوئے نیکی کے راستے پر قائم رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیں بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

سبق:۱۴

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

(سورت نمبر:۸۵،کل رکوع:۱،کل آیات:۲۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب قریش مسلمانوں پر ظلم وستم کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ عشا کی نماز میں سُوْرَةُ الْبُرُوْج اور سُوْرَةُ الطَّارِق کی بھی تلاوت فرماتے تھے۔ (مسند احمد)

اس سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چند قسمیں بیان فرما کر اصحابُ الاُخدود یعنی خندقوں والوں کی ہلاکت کا اعلان کیا کہ اُن کے لئے دنیا میں بھی سزا ہے اور آخرت میں جہنّم کا عذاب ہے۔ ساتھ ہی اہلِ ایمان کو خوشخبری دی کہ مشکلات پر صبر کرنے والوں کے لئے جنّت ہے۔ پھر اس بات سے آگاہ فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہے جس سے فرعون، ثمود اور اصحابُ الاُخدود جیسے ظالم لوگ نہیں بچ سکتے۔ آخر میں قرآنِ حکیم کی عظمت بیان فرمائی کہ وہ لوحِ محفوظ میں ہے۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ﴿۳﴾

قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی۔ قسم ہے وعدہ والے دن کی۔ قسم ہے حاضر ہونے والے کی اور جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾

خندقوں والے ہلاک کر دیئے گئے۔ (جن میں بھڑکتی ہوئی) ایندھن والی آگ تھی۔ جب کہ وہ اس (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ

اور وہ اہلِ ایمان پر جو کچھ (سختیاں) کر رہے تھے (اُسے) دیکھ رہے تھے۔ اور انہوں نے ان (مومنوں) سے (صرف اس بات کا) بدلہ لیا

اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے (جو) بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔ جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے

وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف پہنچائی

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پھر توبہ نہ کی تو اُن کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کے لئے جلانے والا عذاب ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیئے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۱۲﴾

اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں یہ ہے بہت بڑی کامیابی۔ یقیناً آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۚ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ﴿۱۴﴾

بے شک وہی پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور (وہی) دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ اور وہ بہت بخشنے والا بہت محبت فرمانے والا ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ

عرش کا مالک ہے (اور) بلند شان والا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر آئی ہے۔ (یعنی) فرعون

وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾

اور ثمود (کے لشکروں) کی۔ بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ (حق کو) جھٹلانے میں (لگے ہوئے) ہیں۔ اور اللہ ان کا ہر طرف سے احاطہ کرنے والا ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع ۱ / ۲۲

(قرآن جھٹلانے کی بات نہیں) بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے۔ (جو) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔



اہم نکات

علم و عمل کی باتیں

۱- ہماری نصیحت کے لئے اللہ ﷻ نے قرآن حکیم میں اچھے اور بُرے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۱تا۸،۱۷تا۱۹)
۲- کفار اور مشرکین کا ظلم وستم ایمان والوں کے لئے آزمائش ہوتا ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۴تا۷)
۳- اللہ ﷻ ظالم اور مظلوم سب کو اچھی طرح جانتا ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۹)
۴- ہمیں کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ ظالم کو سزا مل کر رہتی ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۱۰)
۵- جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے تو اللہ ﷻ اسے معاف فرمادیتا ہے ۔(سورۃ البروج، آیات:۱۰،۱۴)
۶- ایمان لا کر نیک اعمال کرنے والوں کے لئے جنت ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۱۱)
۷- اللہ ﷻ کی راہ میں قربانی دینے والوں کو اللہ ﷻ عظیم اجر عطا فرماتا ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۱۱،۱۴)
۸- اللہ ﷻ ظالموں کی سخت گرفت کرنے والا ہے کوئی مجرم اللہ ﷻ کی پکڑ سے بچ نکلنے والا نہیں ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۱۲)
۹- اللہ ﷻ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اللہ ﷻ کو اس کے ارادوں سے روکنے والا نہیں۔(سورۃ البروج، آیت:۱۶)
۱۰- لوگوں کے جھٹلانے سے قرآن کی عظمت پر کوئی اثر نہیں پڑتا جو لوحِ محفوظ میں موجود ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۱۹تا۲۲)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اصحابُ الاُخدود سے مراد کون ہیں؟
(الف) کنویں والے (ب) خندقوں والے (ج) پہاڑ والے

(۲) بادشاہ نے لڑکے کو کیا سیکھنے کے لئے مقرر کیا تھا؟
(الف) تیر اندازی (ب) علمِ دین (ج) جادو

(۳) بادشاہ نے کن کو آرے سے چیر کر ہلاک کروا دیا؟
(الف) نابینا شخص اور راہب (ب) نابینا شخص اور مومن لڑکے (ج) راہب اور مومن لڑکے

(۴) اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم کو کہاں محفوظ رکھا ہے؟
(الف) جنّت میں (ب) لوحِ محفوظ میں (ج) غارِ حرا میں

(۵) اس سورت میں اصحابُ الاُخدود کے علاوہ کن قوموں کا ذکر آیا ہے؟
(الف) آلِ فرعون اور ثمود (ب) اہلِ مدیَن اور آلِ فرعون (ج) عاد اور ثمود

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۴	رب کی پکڑ
آیت نمبر ۱۰	خندق والے
آیت نمبر ۱۲	لشکروں کی خبر
آیت نمبر ۱۴	بہت محبت فرمانے والا
آیت نمبر ۱۷	مومنین کو تکلیف پہنچانا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- لوگوں نے مومن لڑکے کی عظمت کا اعتراف کس واقعہ کے بعد کیا؟

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مومن لڑکے کو کیا خاص عظمتیں عطا کی تھیں؟

۳- مومن لڑکے کے قتل کے لئے بادشاہ نے کیا طریقہ اختیار کیا جس سے بالآخر اس کی شہادت ہوئی؟

۴- مومن لڑکے کے مرنے پر قوم نے کیا کیا؟

۵- بادشاہ نے ایمان لانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر آگ کا منظر بنائیں اور اس سورت کی آیت نمبر:۱۰ (اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا۔۔۔۔۔۔ الْحَرِیْقِ) کو ترجمہ کے ساتھ خوبصورتی سے لکھیں۔
- ایک چارٹ پر باغ کا منظر بنائیں اور اس سورت کی آیت نمبر:۱۱ (اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔۔۔۔۔ الْکَبِیْرُ) کو ترجمہ کے ساتھ خوبصورتی سے لکھیں۔
- مسلمانوں پر کفار کے ظلم و ستم کے کوئی دو مزید واقعات تلاش کر کے تحریر کریں۔

پہلا واقعہ

دوسرا واقعہ

دستخط استاد مع تاریخ:

دستخط والدین مع تاریخ:

سبق:۱۵

سُوْرَةُ الطَّارِقِ

(سورت نمبر:۸۶، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۷)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمان اور رات کو نکلنے والے ستارہ کی قسم بیان فرما کر انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ وہ اس دنیا میں بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ اُسے بہت قدرت رکھنے والے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی اُسے موت کے بعد دوبارہ زندہ فرمائے گا اور اُس کے اعمال کا حساب لے گا۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قسم فرما کر قرآنِ حکیم کی عظمت بیان فرمائی۔ سورت کے آخر میں رسول اکرم ﷺ کو تسلّی دی گئی کہ آپ ﷺ کفّار کی سازشوں سے پریشان نہ ہوں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾
قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ (وہ) چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾
کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔ لہٰذا انسان کو غور کرنا چاہیے (کہ) وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾
وہ ایک اُچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے (کی ہڈیوں) کے درمیان سے۔

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾
بے شک (اللہ) اسے لوٹا دینے پر یقیناً قادر ہے۔ جس دن سب راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾
پھر (اس وقت) اس (انسان) کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار۔ قسم ہے آسمان کی جو بار بار بارش لانے والا ہے۔

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾
قسم ہے زمین کی جو پھٹنے والی ہے۔ یقیناً یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع ۱
بے شک وہ (کافر) چال چل رہے ہیں۔ اور میں بھی ایک خفیہ تدبیر کر رہا ہوں۔ تو آپ ﷺ کافروں کو مہلت دیجیے تھوڑی سی مہلت۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہر شخص کے ساتھ محافظ فرشتے مقرر ہیں۔ (سورۃ الطارق، آیت:۴)
۲- انسان کو اپنی ادنیٰ حیثیت پہچاننی چاہیے۔ (سورۃ الطارق، آیات:۵ تا۷)
۳- جس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کو پہلی مرتبہ پیدا فرمایا وہی اسے لوٹانے پر بھی قادر ہے۔ (سورۃ الطارق، آیت:۸)
۴- قیامت کے دن لوگوں کے سب رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا۔ (سورۃ الطارق، آیت:۹)
۵- آخرت میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے مقابلہ میں نہ کسی کے پاس طاقت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ (سورۃ الطارق، آیت:۱۰)
۶- ہماری کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ قرآنِ حکیم پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے ہوگا۔ (سورۃ الطارق، آیت:۱۳)
۷- قرآنِ حکیم جس کو حق کہے وہی حق ہے اور جس کو باطل قرار دے وہی باطل ہے۔ (سورۃ الطارق، آیت:۱۳)
۸- قرآنِ حکیم کوئی ہنسی مذاق یا معمولی کلام نہیں ہے۔ (سورۃ الطارق، آیت:۱۴)
۹- کفار حق کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ (سورۃ الطارق، آیت:۱۵)
۱۰- کافروں کی سازشیں کامیاب نہیں ہوتیں اور انہیں ضرور سزا ملے گی۔ (سورۃ الطارق، آیات:۱۶،۱۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلطَّارِق (رات کو آنے والے) سے کیا مراد ہے؟

(الف) دہکتا سورج (ب) دمکتا چاند (ج) چمکتا ستارہ

(۲) ہر شخص کے اوپر کون مقرر ہیں؟

(الف) فرشتے (ب) انسان (ج) جنّات

(۳) اس سورت کے آخر میں کن چیزوں کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟

(الف) دن اور رات (ب) سورج اور چاند (ج) آسمان اور زمین

(۴) قرآنِ حکیم کیا ہے؟

(الف) فرشتوں کا کلام ہے (ب) ایک فیصلہ کن کلام ہے (ج) انسان کا کلام ہے

(۵) نبی کریم ﷺ کو کفّار کی کس بات سے پریشان نہ ہونے کی تسلی دی گئی؟

(الف) اُن کی طاقت (ب) اُن کی تعداد (ج) اُن کی سازشوں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۲	رات کو آنے والا
آیت نمبر ۴	تھوڑی سی مہلت
آیت نمبر ۹	محافظ
آیت نمبر ۱۳	راز
آیت نمبر ۱۷	فیصلہ کن کلام

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں ذکر کی گئیں؟

۲- اس سورت میں قیامت کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟

۳- اس سورت میں قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

۴- ستارہ کو اَلطَّارِق کیوں کہا گیا ہے؟

۵- نبی کریم ﷺ کو کافروں کے بارے میں کیا تلقین فرمائی گئی؟

گھریلو سرگرمی

- آسمان پر چمکتے ستاروں کا منظر ایک چارٹ پر بنائیں۔ ستاروں کے فوائد پر کوئی تین باتیں لکھیں۔

____

____

____

- آسمان، زمین اور انسان اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرت کی مزید دس نشانیاں لکھیں۔

____

____

____

____

____

____

- "ہم قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیئے جائیں گے" یہ حقیقت قرآن حکیم میں کئی مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ کسی دو مقامات کی نشاندہی کریں۔

پہلا مقام	دوسرا مقام
سورت کا نام: ______________	سورت کا نام: ______________
آیت نمبر: ______________	آیت نمبر: ______________

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

اہم نکات



سبق:١٦

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

(سورت نمبر:٨٧، کل رکوع:١، کل آیات:١٩)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نمازِ جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سُوْرَۃُ الْغَاشِیَہ تلاوت فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم) نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں بھی آپ ﷺ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی تلاوت فرماتے تھے، دوسری رکعت میں سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْن اور تیسری رکعت میں سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص تلاوت فرماتے تھے۔ (مسند احمد) اس سورت کا آغاز اس حکم سے ہوتا ہے کہ اپنے اُونچی شان والے رب کی پاکی بیان کرو۔ حضور اکرم ﷺ نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا اونچی شان والا رب پاک ہے) پڑھنے کا حکم دیا۔ (مسند احمد)

پاکی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا رب ہر کمی، ہر عیب اور ہر نقص سے پاک ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے فرمایا گیا ہے کہ ہم آپ ﷺ کو اس طرح قرآن پڑھائیں گے کہ آپ ﷺ کبھی نہیں بھولیں گے مگر جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہے۔ پھر کامیاب انسان کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان ہوئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ آخرت کا ذکر پچھلے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات میں بھی تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿٢﴾

آپ (ﷺ) اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کیجیے جو سب سے بلند (شان والا) ہے۔ جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا پھر (ہر لحاظ سے) درست فرمایا۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۭ﴿٥﴾

اور جس نے (ہر چیز کا) اندازہ ٹھہرایا پھر (اسے) راستہ دکھایا۔ اور جس نے (زمین سے) چارا نکالا۔ پھر اُسے سیاہ کُوڑا کر دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

ہم خود آپ (ﷺ) کو (اس طرح) پڑھائیں گے پھر آپ (ﷺ) (کبھی) نہیں بھولیں گے۔ مگر جو اللہ چاہے بے شک وہ جانتا ہے ہر ظاہر (بات) کو

وَمَا يَخْفٰى ۭ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ښ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ

اور ہر چُھپی (بات) کو۔ اور ہم (دین پر عمل کی) آسانی کے لئے آپ کو سہولت عطا فرمائیں گے۔ تو آپ (ﷺ) نصیحت کرتے رہیں

اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۭ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ﴿١١﴾

اگر نصیحت کرنا فائدہ مند ہو۔ نصیحت وہی قبول کرے گا جو (اللہ سے) ڈرتا ہے۔ اور بدنصیب اس سے دور رہے گا۔

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۭ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿١٤﴾

جو سب سے بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ پھر نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ جیئے گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۭ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ښ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

اور جس نے اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز ادا کی۔ مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر

وَّ اَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۝١٩ ع ١ ١٩

اور (ہمیشہ) باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔

اہم نکات



علم وعمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہر کمی اور ہر ضرورت سے پاک ہے وہی ہدایت دینے والا ہے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیات:۱،۳)
۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآنِ حکیم ایسے انداز میں خود تعلیم فرمایا جس میں عام انسانوں کی طرح خود سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھولنے کا امکان نہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۶)
۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین پر عمل کرنا آسان ہے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۸)
۴- ہمیں ایک دوسرے کو اچھی باتوں کی نصیحت کرتے رہنا چاہیے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۹)
۵- نصیحت سے فائدہ وہ اُٹھاتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۰)
۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصیحت کو جھٹلانے والے ناکام رہتے ہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۱)
۷- اپنے نفس کو پاک رکھنے والے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد رکھنے والے اور نماز ادا کرنے والے کامیاب ہوں گے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیات:۱۴،۱۵)
۸- ہمیں دنیا کے بجائے آخرت کو ترجیح دینی چاہیے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیات:۱۶،۱۷)
۹- آخرت کی نعمتیں بہت اچھی اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۷)
۱۰- قرآنِ حکیم کی طرح پہلے نازل ہونے والی کتابوں میں بھی آخرت کی یاددہانی کا ذکر تھا۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت کے آغاز میں کیا حکم دیا گیا ہے؟
(الف) نصیحت کرنے (ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاکی بیان کرنے (ج) نماز پڑھنے

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآنِ حکیم یاد کرانا کس کے ذمّہ تھا؟
(الف) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (ب) فرشتوں (ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ

(۳) اس سورت میں جہنّم کے عذاب کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟
(الف) لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا (ب) خون اور پیپ پلایا جائے گا
(ج) جہنّمی آگ میں نہ مرے گا نہ جیئے گا

(۴) جس نے پاکیزگی اختیار کی وہ کیا ہوگا؟
(الف) بدقسمت (ب) ناکام (ج) کامیاب

(۵) اس سورت کی پہلی آیت نازل ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ میں کیا پڑھنے کا حکم دیا؟
(الف) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (ب) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (ج) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۱	چارا
آیت نمبر ۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے
آیت نمبر ۸	بلند شان والا رب
آیت نمبر ۱۲	عمل کرنے کے لئے آسانی
آیت نمبر ۱۹	بڑی آگ

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح یعنی پاکی بیان کرنے سے کیا مراد ہے؟

۲- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن قدرتوں کا بیان ہے؟

۳- نصیحت سے فائدہ کن لوگوں کو حاصل ہوتا ہے؟

۴- کامیاب لوگوں کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

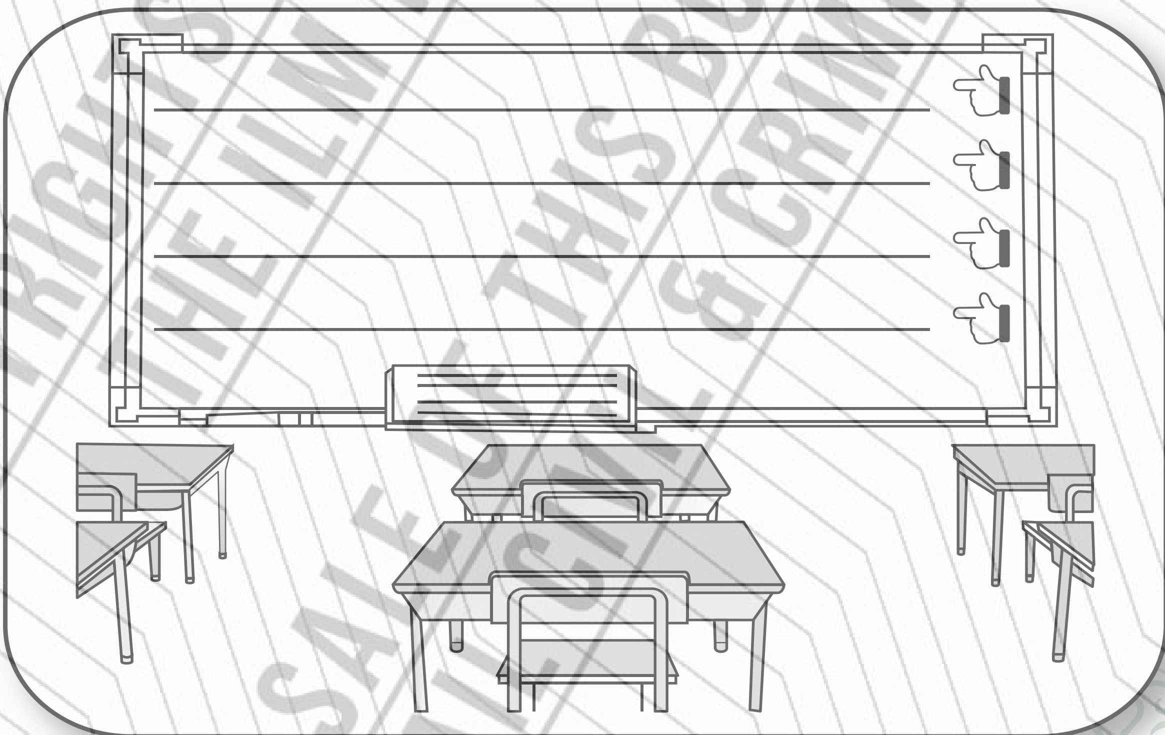
۵- دنیا کے مقابلہ میں آخرت کی اہمیت کیوں ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اپنی تمام یاد کی ہوئی سورتیں گھر والوں کو سنا کر ان کی فہرست بنائیں اور ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔

- اپنے گھر والوں سے نماز کے فوائد معلوم کر کے لکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں۔

- ایک فہرست بنائیں کہ آج آپ کے اساتذہ نے آپ کو کیا نصیحتیں کیں۔



دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۷

سُوْرَةُ الْغَاشِيَة

(سورت نمبر:۸۸، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۶)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نمازِ جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں سُوْرَةُ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سُوْرَةُ الْغَاشِيَة تلاوت فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم) غاشیہ قیامت کا ایک نام ہے۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے۔ اُس دن کافر و بدکار لوگ اپنی بداعمالیوں اور اُس کے نتائج کو دیکھ کر خوف زدہ ہوں گے۔ جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں بردار جنّت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیوں میں سے چار نشانیوں یعنی اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین کا ذکر کر کے ان پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کے ذریعے دین کی دعوت دینے والوں کو یہ بات سمجھائی گئی کہ اُن کا کام حق کو پہنچانا ہے منوانا نہیں۔ سورت کے آخر میں آخرت کے حساب و کتاب کی تیاری کی نصیحت کی گئی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝۲ عَامِلَةٌ

کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ کئی چہرے اس دن ذلیل ہوں گے۔ محنت کرنے والے

نَّاصِبَةٌ ۝۳ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝۴ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝۵

(اور) مشقت اُٹھانے والے ہوں گے۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ انہیں کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۶ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝۷

ان کے لئے کانٹے دار خشک زہریلے درخت کے سوا (کچھ) کھانا نہ ہوگا۔ نہ (یہ کھانا) موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک ختم کرے گا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝۸ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝۹ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۱۰

(جب کہ) اس دن کئی چہرے تر و تازہ ہوں گے۔ اپنی (نیک) کوششوں کی وجہ سے خوش ہوں گے۔ عالی شان جنّت میں ہوں گے۔

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝۱۱ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝۱۲ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝۱۳ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝۱۴

وہ اس (جنت) میں کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے۔ اس میں بہتا ہوا چشمہ ہے۔ اس میں اُونچے اُونچے تخت ہوں گے۔ اور رکھے ہوئے پیالے ہوں گے۔

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝۱۵ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝۱۶ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝۱۷ وقفة

اور قطاروں میں لگے ہوئے تکیے ہوں گے۔ اور بچھے ہوئے قالین ہوں گے۔ کیا وہ (منکرین قدرت) اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے وہ کیسے بنایا گیا؟

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝۱۸ وقفة وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝۱۹ وقفة وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝۲۰ وقفة

اور آسمان کی طرف وہ کیسے بلند کیا گیا ہے؟ اور پہاڑوں کی طرف وہ کیسے گاڑے گئے ہیں؟ اور زمین کی طرف وہ کیسے بچھائی گئی ہے؟

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝۲۱ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝۲۲

تو آپ (ﷺ) نصیحت فرماتے رہیں بے شک آپ (ﷺ) تو نصیحت ہی فرمانے والے ہیں۔ آپ (ﷺ) ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝۲۳ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝۲۴ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝۲۵

مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا۔ تو اللہ اسے بڑا (سخت) عذاب دے گا۔ بے شک انہیں ہماری ہی طرف واپس آنا ہے۔

ع ٦

ثُمَّ　إِنَّ　عَلَيْنَا　حِسَابَهُم ٢٦ ع

پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

١- ہمیں قیامت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ (سورۃ الغاشیہ، آیت:١)
٢- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کے چہرے قیامت کے دن شرم سے جھکے ہوں گے۔ (سورۃ الغاشیہ، آیت:٢)
٣- لوگوں کے اعمال کے نتائج روزِ قیامت ان کے چہروں سے ظاہر ہوں گے۔ (سورۃ الغاشیہ، آیات:٢،٨)
٤- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نافرمانوں کے لئے آخرت میں جہنّم کی سخت تکلیفیں ہوں گی۔ (سورۃ الغاشیہ، آیات:٣تا٧)
٥- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والوں کے چہرے قیامت کے دن خوشی سے تروتازہ ہوں گے۔ (سورۃ الغاشیہ، آیت:٨)
٦- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں بردار جنّت کی عمدہ نعمتوں میں ہوں گے۔ (سورۃ الغاشیہ، آیات:٩تا١٦)
٧- اُونٹ، آسمان، پہاڑ، زمین اور دیگر نشانیاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہیں۔ (سورۃ الغاشیہ، آیات:١٧تا٢٠)
٨- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی دعوت دینا اب ہماری ذمہ داری ہے۔ (سورۃ الغاشیہ، آیت:٢١)
٩- ہماری ذمہ داری دین کی دعوت دینا ہے۔ لوگوں سے زبردستی منوانا نہیں۔ (سورۃ الغاشیہ، آیت:٢٢)
١٠- قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں سب کا حساب ہوگا۔ (سورۃ الغاشیہ، آیات:٢٥،٢٦)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ١ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(١) غَاشِيَه کس کا ایک اور نام ہے؟
(الف) جنّت　(ب) قیامت　(ج) جہنّم

(٢) دنیا میں کیئے گئے اعمال کے نتائج آخرت میں کہاں ظاہر ہوں گے؟
(الف) دلوں پر　(ب) ہاتھوں پر　(ج) چہروں پر

(٣) کفار کو جہنّم میں پینے کو کیا دیا جائے گا؟
(الف) کھولتا ہوا پانی　(ب) کھولتا ہوا تیل　(ج) کڑوا شہد

(٤) اس سورت میں کائنات کی کتنی نشانیوں کا ذکر ہے؟
(الف) دو　(ب) تین　(ج) چار

(۵) آخرت میں انسان کا حساب لینا کس کے ذمہ ہے؟

(الف) فرشتوں (ب) اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ (ج) انبیاء کرام علیہم السلام

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	اونٹ
آیت نمبر ۵	نصیحت کرنے والے
آیت نمبر ۱۳	اُونچے اُونچے تخت
آیت نمبر ۱۷	چھا جانے والی قیامت
آیت نمبر ۲۱	کھولتے ہوئے پانی کے چشمے

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں نافرمانوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۲- اس سورت میں فرماں برداروں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۳- اس سورت میں کائنات کی کن چار نشانیوں کا ذکر ہے؟

۴- دین کی دعوت کے حوالہ سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

۵- دین کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کی آیات: ۱۷تا۲۰ کے مضامین کے مطابق ایک چارٹ پر تصویری خاکہ بنائیں۔
- قیامت کے لئے قرآنِ حکیم میں استعمال کیئے گئے ناموں میں سے کوئی پانچ نام تلاش کر کے لکھیں۔

۱۔ ______ ۲۔ ______

۳۔ ______ ۴۔ ______

۵۔ ______

- ہم اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو کون سی اچھی باتیں بتا سکتے ہیں۔ تحریر کریں۔

☞ ______

☞ ______

☞ ______

☞ ______

☞ ______

☞ ______

☞ ______

☞ ______

☞ ______

☞ ______

دستخط استاد مع تاریخ: ______ دستخط والدین مع تاریخ: ______

اہم نکات



سبق:۱۸

سُوْرَۃُ الْفَجْر

(سورت نمبر:۸۹، کل رکوع:۱، کل آیات:۳۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر شدید ظلم و ستم کر رہے تھے۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عقل مند لوگوں کے لئے مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ پچھلی قوموں یعنی قومِ عاد، قومِ ثمود اور آلِ فرعون کی نافرمانیوں اور ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ پھر انسان کی کمزوری کا بیان ہے کہ وہ نعمتوں پر خوش ہو جاتا ہے اور تنگ دستی پر غمگین ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کی چند کوتاہیوں یعنی یتیموں کی عزت نہ کرنا، محتاجوں کو کھانا نہ کھلانا، وراثت کا مال ہڑپ کر جانا اور مال سے بہت محبت کرنے کا بیان فرمایا۔ سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے کہ قیامت کے دن گناہ گار انسان اپنی زندگی پر پچھتائے گا۔ اس دن عذاب کا اختیار صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہوگا جبکہ اہل ایمان کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا اور جنّت میں داخلے کا اعلان ہوگا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾

قسم ہے صبح کی۔ اور دس راتوں کی۔ اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب وہ جانے لگے۔ بے شک اس میں عقل مندوں کے لئے (بہت بڑی) قسم ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ (جو) اِرم (کہلاتے) ستونوں (کی طرح اونچے قد اور محلات) والے تھے۔

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾

اس (قوم) جیسا ملکوں میں پیدا نہیں کیا گیا۔ اور ثمود کے ساتھ (کیا سلوک کیا) جو وادی میں (گھر بنانے کے لئے) چٹانوں کو تراشتے تھے۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۙ﴿۱۲﴾

اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیا سلوک کیا)۔ (یہ وہ تھے) جنہوں نے (اپنے اپنے) ملکوں میں سرکشی کی۔ پھر ان (ملکوں) میں بہت فساد مچایا۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ

تو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ یقیناً آپ کا رب (سرکشوں کی) گھات میں ہے۔ تو انسان (کا حال یہ ہے کہ) جب اس کا رب اسے آزماتا ہے

فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ

(اس طرح) کہ اسے عزت اور نعمتیں عطا فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی۔ لیکن جب وہ اسے آزماتا ہے

فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾

(اس طرح) کہ اس پر اس کا رزق تنگ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہر گز (ایسا) نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾

اور نہ ہی تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔ اور تم وراثت کا مال خوب سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾

اور تم مال سے شدید محبت کرتے ہو۔ (ایسا) ہرگز نہیں! (کہ عذاب نہ ہو) جب زمین کُوٹ کُوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾ وَجِایْٓءَ یَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

اور آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار بنا کر (حاضر ہوں گے)۔ اور اس دن جہنّم لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی

وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۚ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىِٕذٍ

مگر (اب) اس کے سمجھنے کا کیا (فائدہ)۔ وہ کہے گا کاش میں نے اپنی (آخرت کی) زندگی کے لئے (کچھ عمل نیک) آگے بھیجا ہوتا۔ لہٰذا اس دن

لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۙ﴿۲۵﴾ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۲۶﴾

نہ اس (اللہ) کے عذاب کی طرح کوئی عذاب دے سکے گا۔ اور نہ اس کے باندھنے کی طرح کوئی باندھ سکے گا۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۖ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۚ﴿۲۸﴾

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف واپس چل (اس حال میں کہ) تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہے۔

ع

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۧ﴿۳۰﴾

لہٰذا میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔



علم و عمل کی باتیں

۱- بُرے لوگ اللہ ﷻ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۶ تا ۱۳)
۲- ہمیں پہلی قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۶ تا ۱۳)
۳- ہمیں نعمتوں پر اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۱۵)
۴- ہمیں آزمائشوں اور تنگ دستی پر صبر کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۱۶)
۵- آخرت کا یقین نہ رکھنے والے بُرے اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یتیم کی عزت نہ کرنا، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا، وراثت کا مال کھا جانا اور مال سے بہت زیادہ محبت کرنا۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۱۷ تا ۲۰)
۶- ہمیں یتیموں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۱۷ تا ۱۸)
۷- روزِ قیامت نہ نصیحت کو ماننے کا فائدہ ہو گا اور نہ عمل کی اصلاح کا موقع ملے گا۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۲۳)
۸- قیامت کے دن گناہ گار لوگ غفلت میں گزاری ہوئی زندگی پر حسرت کریں گے۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۲۴)
۹- ہمیں آخرت کی شرمندگی اور جہنّم کے عذاب سے بچنے کی فکر کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۲۵ تا ۲۶)
۱۰- ہمیں اللہ ﷻ کی رضا اور جنّت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۲۷ تا ۳۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کی قسم کھائی گئی ہے؟
(الف) دس راتوں (ب) دس دنوں (ج) دس مہینوں

(۲) اس سورت میں فرعون کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
(الف) پتھر تراشنے والا (ب) ستونوں والا (ج) میخوں والا

(۳) جب اللہ ﷻ کسی ناشکرے انسان کو آزماتا ہے اور اس پر اس کا رزق کم کر دیتا ہے تو انسان کیا کہتا ہے؟
(الف) اللہ ﷻ نے مجھے ذلّت دی (ب) اللہ ﷻ نے مجھے عزت دی (ج) اللہ ﷻ نے مجھے نعمت دی

(۴) قیامت کے دن زمین کو کیا کر دیا جائے گا؟
(الف) تباہ کر کے ختم (ب) پھول لگا کر باغ (ج) کوٹ کوٹ کر برابر

(۵) نَفْسِ مُطْمَئِنَّۃ کو جنّت میں داخلہ کے ساتھ اور کس چیز کی خوشخبری دی گئی ہے؟
(الف) دنیا میں اچھی زندگی (ب) اللہ ﷻ کی رضا (ج) فرشتوں کی دوستی

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۲	قوم ارم
آیت نمبر ۷	قوم ثمود
آیت نمبر ۹	دس راتیں
آیت نمبر ۱۷	مطمئن جان
آیت نمبر ۲۷	یتیم کی عزت

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کی ابتدا میں نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں ہمارے لئے کیا سبق ہے؟

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آزمائشوں پر ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے؟

۳- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانوں کی کن کوتاہیوں کا ذکر فرمایا ہے؟

۴- اس سورت میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۵- ایک گناہ گار شخص کی قیامت کے دن کیا کیفیت ہوگی؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت میں جن قوموں کا ذکر آیا ہے ایک چارٹ پر ان قوموں کا نام، جگہ، پیغمبر کا نام، اس قوم کا جرم اور اس کی سزا لکھیں۔
- ایک فہرست بنائیں کہ ہمیں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔

____

____

____

____

____

____

____

- آپ کے محلہ یا رشتہ داروں میں جو یتیم ہیں ان کے ناموں کی ایک فہرست بنائیں اور انہیں کوئی تحفہ دیں۔

میں کسے تحفہ دوں؟	میں کیا تحفہ دوں؟
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۱۹

سُوْرَةُ الْبَلَد

(سورت نمبر:۹۰،کل رکوع:۱،کل آیات:۲۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی جب مکّہ مکرمہ جیسے پُر امن شہر میں نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔اس سورت کی ابتدا میں اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے شہر مکّہ، حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انسانیت کی قسم بیان کرکے فرمایا کہ انسان اس دنیا میں مشقّتوں میں پیدا کیا گیا ہے۔اُسے دنیا میں ذمہ دار بناکر بھیجا گیا ہے۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اُس کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائیں جیسے مال، آنکھیں، زبان اور ہونٹ۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اُسے اچھائی اور بُرائی دونوں راستوں کی پہچان سکھائی۔ لیکن انسان بظاہر مشکل راستے یعنی نیکی کے راستے پر چلنے سے گھبراتا ہے۔لیکن جو لوگ غلاموں کو آزاد کرائیں، رشتہ دار یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں، ایمان والے بھی ہوں اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید اور رحم کی تلقین بھی کرتے ہوں تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔اس کے برعکس جو لوگ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی آیات کا انکار کریں تو ایسے لوگ ناکام ہوں گے اور آگ کے مستحق ہوں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝٢ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝٣

میں اس شہر (مکّہ) کی قسم فرماتا ہوں۔ اس حال میں کہ (اے محبوب ﷺ) آپ اس شہر میں رہتے ہیں۔اور والد اور اُن کی اولاد کی (قسم)۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝٤ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦

یقیناً ہم نے انسان کو (اس کی) مشقّت میں پیدا فرمایا ہے۔کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر ہرگز کوئی قابو نہ پاسکے گا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال لُٹادیا۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩

کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کے لئے نہیں بنائیں دو آنکھیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١

اور ہم نے اسے (نیکی و بدی کے) دونوں راستوں کی ہدایت عطا فرمائی۔ تو وہ (نیکی کی) دشوار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥

اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ دشوار گھاٹی کیا ہے؟ (وہ ہے) کسی گردن کو (غلامی سے) آزاد کرانا۔یا بھوک والے دن میں کھانا کھلانا۔کسی یتیم رشتہ دار کو۔

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

یا کسی انتہائی غریب محتاج کو۔ پھر وہ شخص ان لوگوں میں سے بھی ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا

اور آپس میں رحم کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔یہی لوگ دائیں طرف والے (یعنی خوش نصیب) ہیں۔اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا

ع ۱ / ۲۰

هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝١٩ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠

وہ بائیں طرف والے (یعنی بدنصیب) ہیں ۔ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ ہوگی۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مکّہ مکرمہ کو امن والا شہر بنایا۔ اس کی قسم اس لئے بھی فرمائی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وطن تھا۔ (سورۃ البلد، آیات:۱،۲)

۲- دنیا کی زندگی میں انسان کو بہت سی مشقّتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۴)

۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو بندوں پر پوری قدرت حاصل ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۵)

۴- اکثر انسان اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ (سورۃ البلد، آیت:۶)

۵- اللہ سبحانہ و تعالیٰ لوگوں کے اعمال سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۷)

۶- ہمارے جسم و جان اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتیں ہیں۔ (سورۃ البلد، آیات:۸،۹)

۷- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں نیکی اور بُرائی دونوں کے راستے سمجھا دیئے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم نیکی کا راستہ اختیار کریں اور بُرائی کے راستے سے بچیں۔ (سورۃ البلد، آیت:۱۰)

۸- نیک بننے کے لئے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۱۱)

۹- غلاموں کو آزاد کرنا، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا نیکی کے کام ہیں۔ (سورۃ البلد، آیات:۱۳تا۱۶)

۱۰- نیکی کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور نیکی پر قائم رہنے کے لئے نیک لوگوں سے تعلق رکھنا، ایک دوسرے کو صبر اور رحم دلی کی تلقین کرتے رہنا ضروری ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۱۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس شہر کی قسم ذکر کی گئی ہے؟

(الف) طائف (ب) مکّہ (ج) مدینہ

(۲) اس سورت میں والد سے مراد عموماً کس کو لیا گیا ہے؟

(الف) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (ب) حضرت نوح علیہ السلام (ج) حضرت آدم علیہ السلام

(۳) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کو کس حال میں پیدا کیا؟

(الف) آسائشوں (ب) مشقّتوں (ج) بیماریوں

(۴) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کو کن راستوں کی ہدایت دی؟

(الف) نیکی و بدی (ب) خشکی و تری (ج) زمین و آسمان

(۵) اس سورت میں "اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ" یعنی ناکام لوگوں کی کیا خرابی بیان کی گئی ہے؟

(الف) وہ لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں (ب) وہ یتیم کو دھکے دیتے ہیں (ج) وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ا	شہر مکّہ
آیت نمبر ۸	رحم کرنے کی نصیحت
آیت نمبر ۱۰	دو آنکھیں
آیت نمبر ۱۴	دو راستے
آیت نمبر ۱۷	کھانا کھلانا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

ا- اللہ ﷻ نے انسان کی کن جسمانی نعمتوں کا ذکر فرمایا؟

۲- نیکی کے مشکل راستہ سے کیا مراد ہے؟

۳- اس سورت میں اللہ ﷻ نے کب اور کن لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دلائی ہے؟

۴- اس سورت میں کن دو گروہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

۵- بائیں طرف والوں (أَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ) کا کیا انجام ہو گا؟

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر مکّہ شہر کی تصویر لگائیں اور والدین سے مکّہ مکرّمہ کے بارے میں کوئی پانچ باتیں معلوم کر کے لکھیں۔
- ہم دوسروں پر رحم اور مدد کرنے میں کن کن طریقوں کو اختیار کر سکتے ہیں؟ کوئی پانچ باتیں تحریر کریں۔

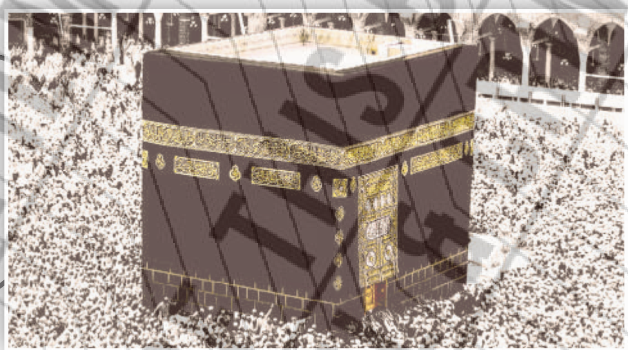
____

____

____

____

- خانہ کعبہ کے متعلق کوئی چار باتیں لکھیں۔



دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

اہم نکات



سبق:۲۰

سُوْرَةُ الشَّمْس

(سورت نمبر:۹۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عشاء کی نماز میں سُوْرَةُ الشَّمْس اور اس جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔(جامع ترمذی) اس سورت میں سات چیزوں کی قسم کھا کر نیکی اور بدی کے فرق کو سمجھایا گیا ہے کہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے انسان کو نیکی اور بدی کی پہچان عطا فرمائی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ نفس کو بُرائیوں سے پاک کر کے تقویٰ اختیار کرنے والا کامیاب ہے۔ جب کہ نفس کی پیروی کر کے گناہوں کی زندگی گزارنے والا ناکام ہے۔ پھر قومِ ثمود کے بُرے انجام کی مثال بیان کی گئی ہے جن کی طرف حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا گیا تھا۔ اُنہوں نے قوم کو کفر و شرک سے منع کیا تو قوم نے ان سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام سچے ہیں تو کوئی معجزہ لے کر آئیں۔ قوم کے مطالبے پر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے پہاڑ سے ایک زندہ اُونٹنی نکالی جو ان کے لئے ایک معجزہ تھی۔ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی اونٹنی ہے لہٰذا اس کا خیال کرو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اونٹنی کے پانی پینے کا ایک دن مقرر کر دیا۔ قوم نے حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو جھٹلایا۔ ان میں سے ایک بُرے آدمی نے اُونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اُسے ہلاک کر دیا۔ پھر اُن پر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا عذاب آیا اور زلزلے کے ذریعے اس قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔ اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو روشن کر دے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿۵﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ﴿۶﴾

اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے۔ اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا ہے۔ اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے بچھایا۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ﴿۸﴾

اور (انسانی) نفس کی اور اس ذات کی جس نے اسے درست بنایا۔ پھر (اللہ نے) اس (نفس) میں اس کی بُرائی اور پرہیزگاری (کی پہچان) رکھ دی۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

یقیناً جس نے اس (نفس) کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور یقیناً وہ ناکام ہوا جس نے اسے (گناہوں میں) دبا دیا۔ (قومِ) ثمود نے (صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو) جھٹلایا

بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اپنی سرکشی کی وجہ سے۔ جب ان میں سے ایک بڑا بدبخت (شخص) اُٹھا۔ تو ان سے اللہ کے رسول (صالح عَلَیْہِ السَّلَام) نے فرمایا کہ (حفاظت کرو)

نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

اللہ کی اونٹنی اور اس کو پانی پلانے کی۔ تو ان لوگوں نے اُنہیں (یعنی صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو) جھٹلایا پھر اس (اُونٹنی) کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱ ۱۵

تو اُن کے رب نے اُنہیں عذاب دیا ان کے اس گناہ کی وجہ سے پھر سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا۔ اور (اللہ) اس (تباہی) کے انجام سے نہیں ڈرتا۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- جس طرح سورج اور چاند کی تاثیر مختلف ہے اسی طرح نیکی اور بُرائی کے نتیجے بھی مختلف ہوتے ہیں۔(سورۃ الشمس، آیات:۱تا۷)
۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر نیکی اور بدی کی پہچان رکھی ہے۔(سورۃ الشمس، آیت:۸)
۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور برائی دونوں کا اختیار دے کر اسے امتحان میں ڈالا ہے۔(سورۃ الشمس، آیات:۸تا۱۰)
۴- بدی سے بچ کر نیکی اختیار کرنے والے کامیاب ہوں گے۔(سورۃ الشمس، آیت:۹)
۵- نیکی کو چھوڑ کر بدی کا راستہ اختیار کرنے والے ناکام ہوں گے۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۰)
۶- ناکام لوگوں کی ایک مثال قوم ثمود ہے۔(سورۃ الشمس، آیات:۱۱تا۱۵)
۷- بعض مرتبہ بُرے آدمی کو بُرائی سے نہ روکنا پوری بُری قوم کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔(سورۃ الشمس، آیات:۱۲،۱۴)
۸- انبیاء کرام علیہم السلام ہمیشہ اپنی قوم کو بھلائی کی نصیحت فرماتے ہیں۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۳)
۹- انبیاء کرام علیہم السلام کی بات نہ ماننے والے تباہ و برباد ہوتے ہیں۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۴)
۱۰- اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو چاہے فیصلہ فرمائے اسے کسی کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس قوم کا ذکر ہے؟
(الف) قومِ عاد (ب) قومِ ثمود (ج) قومِ لوط علیہ السلام

(۲) اس سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کس کی روشنی کی قسم ذکر فرمائی ہے؟
(الف) دن (ب) چاند (ج) سورج

(۳) اس سورت میں کس چیز کو پاک کرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟
(الف) جسم (ب) نفس (ج) لباس

(۴) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قومِ ثمود کو کیا چیز معجزہ کے طور پر عطا فرمائی؟
(الف) سانپ (ب) مچھلی (ج) اُونٹنی

(۵) قومِ ثمود نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نشانی کے ساتھ کیا کیا؟
(الف) محفوظ رکھا (ب) ہلاک کر دیا (ج) قید کر دیا

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۱	زمین
آیت نمبر ۶	سورج اور روشنی
آیت نمبر ۸	گناہ پر عذاب
آیت نمبر ۱۳	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اونٹنی
آیت نمبر ۱۴	برائی اور پرہیز گاری

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے اندر کس چیز کی پہچان رکھی ہے؟

۲- کامیاب انسان کون ہے؟

۳- ناکام انسان کون ہے؟

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قومِ ثمود کا قصّہ کیوں بیان فرمایا؟

۵- حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

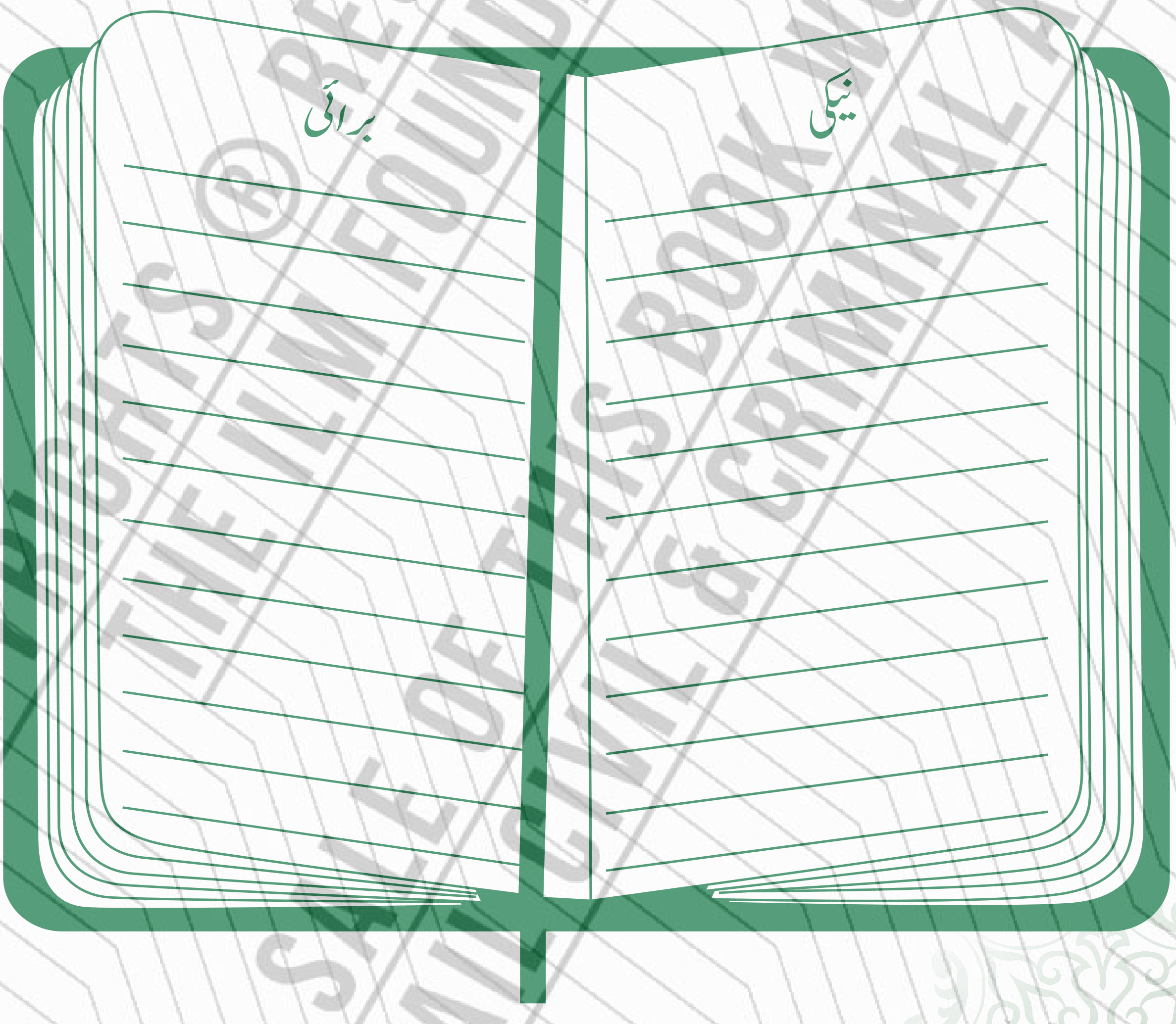
- قسم کھاتے وقت ہمیں کن باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ کم سے کم تین باتیں لکھیں۔

____

____

____

- سورت کے آخر میں قومِ ثمود کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن کے محلّات کی تصویریں تلاش کر کے ایک چارٹ پر لگائیں۔
- نیکی اور بُرائی میں فرق کے حوالے سے تین باتیں تحریر کریں۔



دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۲۱

سُوْرَةُ الَّيْـل

(سورت نمبر:۹۲، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت کی ابتدا میں چار مخالف چیزوں کی قسم بیان کر کے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے دو مخالف راستوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اُن راستوں پر چلنے والوں کی مختلف کوششوں اور اُن کا انجام بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک راستہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کو راضی کرنے کا ہے جب کہ دوسرا راستہ بُرائی کا راستہ ہے جو اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی ناراضگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ انسان جس راستے کو اختیار کرنا چاہتا ہے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اُسی کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ سورت میں دو نتیجوں کا ذکر ہے یعنی نافرمانوں کے لئے عذاب اور فرماں برداروں کے لئے انعام ہو گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی روایت کے مطابق سورت کی آخری آیات حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ جنہوں نے کسی پر احسان جتلانے کے لئے نہیں بلکہ صرف رضائے الٰہی کی خاطر جود وسخا کا اعلیٰ ترین مظاہرہ فرمایا اور حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور دیگر بے یار و مدد گار اہل ایمان کو خرید کر صرف اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی رضا کے لئے انہیں آزاد کرایا۔ اس بنا پر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی طرف سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو سب سے بڑے متقی ہونے کا شرف عطا فرمایا گیا اور روزِ قیامت اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اس قدر اعزاز و اکرام سے نوازے گا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ راضی ہو جائیں گے۔ دنیا میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اس عمل سے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی راضی ہوا اور آخرت میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی خاص عطا سے راضی ہو جائیں گے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝۳

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔ اور اس ذات کی (قسم) جس نے نر اور مادہ پیدا فرمائے۔

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶

بے شک تمہاری کوشش ضرور مختلف ہے۔ تو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور پرہیز گاری اختیار کی۔ اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹

تو ہم عنقریب اسے (نیکی کے) آسان راستے کے لئے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور (اللہ سے) بے پروا رہا۔ اور اس نے اچھی بات کو جھٹلایا۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱

تو ہم عنقریب اسے (بُرائی کے) مشکل راستے کے لئے سہولت دیں گے۔ اور اس کا مال اس کو فائدہ نہیں دے گا جب وہ (جہنّم میں) گرے گا۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴

یقیناً ہدایت دینا ہمارے ہی ذمّہ ہے۔ اور یقیناً آخرت اور دنیا ہمارے ہی اختیار میں ہے۔ تو میں نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝۱۵ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝۱۷

اس میں وہی داخل ہو گا جو بڑا بد بخت ہے۔ جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ اور عنقریب اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا (اُسے) جو بڑا پرہیز گار ہے۔

الَّذِیْ	یُؤْتِیْ	مَالَهٗ	یَتَزَكّٰىۚ ﴿۱۸﴾	وَمَا	لِاَحَدٍ	عِنْدَهٗ	مِنْ	نِّعْمَةٍ	تُجْزٰۤىۙ ﴿۱۹﴾

جو اپنا مال (اللہ کے راستے میں) دیتا ہے تاکہ وہ پاک ہو جائے۔ اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دینا ہو۔

ع ۱ / ۲۱

اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ	رَبِّهِ	الْاَعْلٰىۚ ﴿۲۰﴾	وَلَسَوْفَ	یَرْضٰى۠ ﴿۲۱﴾

مگر (وہ) صرف اپنے ربِ اعلیٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے (مال دیتا ہے)۔ اور ضرور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- جس طرح انسانوں کی کوششیں مختلف ہیں اسی طرح ان کے اعمال کے نتائج بھی مختلف ہوں گے۔ (سورۃ الّیل، آیت:۴)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اچھی بات کی تصدیق کرنا نیک لوگوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الّیل، آیات:۵،۶)

۳- نیکی کا راستہ فطرت کے قریب اور آسان ہے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۵ تا ۷)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نیکی کرنے والوں کو جنت کی طرف لے جانے والے آسان راستہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیت:۷)

۵- کنجوسی کرنا، لاپروائی کرنا اور اچھی بات کو جھٹلانا بُرے لوگوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الّیل، آیات:۸،۹)

۶- بُرائی کا راستہ فطرت سے دور اور مشکلات میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۸ تا ۱۰)

۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ بُرائی کرنے والوں کو جہنم کی طرف لے جانے والے مشکل راستے پر چلنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیت:۱۰)

۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے انسان گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۱۸،۱۹)

۹- حق کو جھٹلانے والا اور نیکی سے منہ موڑنے والا بدنصیب جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔ (سورۃ الّیل، آیات:۱۴ تا ۱۶)

۱۰- پرہیزگاری اختیار کرنے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہوتا ہے اور وہ لوگ اپنے خالق و مالک کی عطا پر راضی اور شکر گزار رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جہنم سے محفوظ رکھے جائیں گے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۱۷ تا ۱۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رات اور دن کے بعد کس کی قسم ذکر فرمائی ہے؟

(الف) نیک اور بد　　(ب) مذکر اور مؤنث　　(ج) چاند اور ستارے

(۲) سورت کے آغاز میں کن کی قسم ذکر کی گئی ہے؟

(الف) سورج اور چاند　　(ب) دن اور رات　　(ج) زمین اور آسمان

(۳) انسانوں کی کوششیں کتنی طرح کی ہوتی ہیں؟

(الف) ایک ہی طرح　　(ب) دو طرح　　(ج) مختلف طرح

(۴) اللہ ﷻ کن لوگوں کی نیکیاں قبول فرماتا ہے؟

(الف) شہرت چاہنے والوں　(ب) خود کو نیک ظاہر کرنے والوں　(ج) رب کی رضا چاہنے والوں

(۵) نفس کو پاک کرنے کا ایک ذریعہ کیا ہے؟

(الف) مال کو بُرا سمجھنا　(ب) اللہ ﷻ کے راستے میں مال خرچ کرنا　(ج) دنیا کو بالکل بھول جانا

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۲	مشکل راستہ
آیت نمبر ۸	بھڑکتی ہوئی آگ
آیت نمبر ۱۰	بخل کرنا
آیت نمبر ۱۴	روشن دن
آیت نمبر ۱۵	بڑا بدبخت

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں آسان راستے پر چلنے والوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- اس سورت میں مشکل راستے پر چلنے والوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۳- بُرائی کے راستے پر چلنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟

۴- کن لوگوں کو اللہ ﷻ جہنّم کی آگ سے بچائیں گے؟

۵- تزکیہ یعنی پاکیزگی حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اپنے جیب خرچ میں سے گھر والوں کے لئے کسی ضرورت کی چیز کا انتظام کریں۔
- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر غریب بچوں کی مدد کے لئے کوئی پروگرام بنائیں۔
- قرآن حکیم کے آخری پارے کی اُن سورتوں میں رنگ بھریں جن کے نام مختلف اوقات پر رکھے گئے ہیں اور ان اوقات میں پڑھی جانے والی نمازوں کے نام لکھیں۔

نمبر شمار	سورت کا نام	اس وقت میں پڑھی جانے والی نماز کا نام
۱		
۲		
۳		
۴		

سُوْرَۃُ الَّیْلِ

سُوْرَۃُ النَّبَا

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

سُوْرَۃُ التِّیْنِ

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

مشکل الفاظ کے معنی

سورۃ الضحیٰ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	غنی	دولت مند، امیر، بے نیاز، دوسروں کا محتاج نہ ہونا	صفحہ:۱۸، سطر:۱۱
.2	چڑھتے دن کی روشنی	صبح کا وقت، صبح کا وہ وقت جب سورج کی روشنی میں شدت آجاتی ہے۔ سورج نکلتے وقت کا اُجالا	صفحہ:۱۸، آیت:۱

سورۃ الانشراح

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	جدوجہد کرنا	کوشش کرنا، محنت مشقت کرنا	صفحہ:۲۳، سطر:۹
.2	مراحل	مرحلہ کی جمع، حالات، منزلیں، ایک کے بعد دوسرا درجہ، ایک حالت کے بعد دوسری حالت	صفحہ:۲۳، سطر:۸
.3	کشادہ کرنا	بڑا کرنا، پھیلانا، کھلا کرنا، چوڑا کرنا	صفحہ:۲۳، سطر:۵
.4	کیفیات	کیفیت کی جمع، کسی شے کی مختلف حالتیں، حقیقتیں	صفحہ:۲۶، گھریلو سرگرمی نمبر۳
.5	رنج و غم	دکھ اور صدمہ، افسوس، مصیبت، تکلیف، آزمائش	صفحہ:۲۳، سطر:۲
.6	بوجھ	وزن، بھاری شے، ذمہ داری	صفحہ:۲۳ سطر:۶
.7	کمر کا جھکنا	کسی بوجھ کی وجہ سے کمر کا جھک جانا، ذمہ داری کا بوجھ محسوس کرنا	صفحہ:۲۳، آیت:۳
.8	راغب ہونا	خواہش مند ہونا، توجہ کرنا، دل لگانا، رُخ کرنا	صفحہ:۲۳، آیت:۸
.9	دل جوئی کرنا	تسلی دینا، ہمت بڑھانا، تسکین پہنچانا	صفحہ:۲۳، سطر:۳

سورۃ التین

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	حقیقتیں	حقیقت کی جمع، اصل باتیں، سچائیاں، صحیح باتیں	صفحہ:۲۸، سطر:۸
.2	پستیاں	گہرائی، نیچائی، زمین کی سطح سے نیچے، ذِلتیں	صفحہ:۲۸، سطر:۲
.3	آمادہ کرنا	تیار کرنا، منوانا، راضی کرنا	صفحہ:۲۸، آیت:۷
.4	حقیقی حاکم	اصل حکومت کرنے والا، اصل بادشاہ، اصل حکمران	صفحہ:۲۸، سطر:۸
.5	روزِ جزا	بدلے کا دن، انعام یا سزا ملنے کا دن، قیامت کا دن، یومِ حساب	صفحہ:۲۸، آیت:۷

سورۃ العلق

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	مجلس والے	ساتھی، ساتھ بیٹھنے والے، مدد کرنے والے، حمایتی	صفحہ: ۳۴، آیت: ۱۷
.2	خطاکار	غلطی کرنے والا، گناہ گار، قصوروار، مجرم	صفحہ: ۳۴، آیت: ۱۶
.3	غارِ حرا	ایک غار کا نام جس میں نبی کریم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی، مکہ سے تین کلو میٹر دور جبلِ نور پر موجود ایک غار جس میں رسول اللہ ﷺ آغازِ وحی سے پہلے جاتے تھے۔	صفحہ: ۳۴، سطر: ۱
.4	ظہورِ نبوت	نبوت کا ظاہر ہونا، نبی ہونے کا اظہار، وحی کا آغاز ہونا	صفحہ: ۳۳، پیراگراف: ۱ سطر: ۲
.5	جواب دہی	ذمہ داری، کسی کے سامنے پیش ہو کر سوالات کا جواب دینا	صفحہ: ۳۶، علم و عمل کی باتیں: ۷

سورۃ القدر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	عزت و شرف	وقار، بزرگی، عظمت، شان، بلندی، بڑائی	صفحہ: ۳۹، سطر: ۴
.2	تقدیر	قسمت، نصیب، مقدر، ہر چیز کے لئے اللہ ﷻ کا مقرر فرمایا ہوا اندازہ	صفحہ: ۳۹، سطر: ۴
.3	احتساب کرنا	جائزہ لینا، جانچ پڑتال کرنا، حساب کرنا	صفحہ: ۳۹، سطر: ۹
.4	سپرد کرنا	حوالے کرنا، کوئی کام سونپنا، ذمہ لگانا	صفحہ: ۳۹، سطر: ۵

سورۃ البیّنۃ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	یکسو	سب سے الگ ہونا، توجہ ایک ہی بات پر رکھنا، ایک طرف رخ کرنا	صفحہ: ۴۴، آیت: ۵

سورۃ العادیات

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	ہانپنا	سانس پھولا ہوا ہونا، محنت و مشقت کے بعد جلدی جلدی سانس لینا	صفحہ: ۵۴، آیت: ۱
.2	سُم مارنا	گھوڑے کا کھر یا پاؤں یا ٹاپ مارنا، بہت تیز دوڑنا	صفحہ: ۵۴، آیت: ۲

سورۃ القارعہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	پروانہ	پتنگا، ایک اڑنے والا کیڑا جو روشنی پر آتا ہے، چھوٹے پر والا کیڑا	صفحہ: ۵۹، آیت: ۴
.2	دھنکی ہوئی اون	مشین سے صاف کی ہوئی اون، ایک ایک ریشہ الگ الگ کیا ہوا، پھونک مار کر	صفحہ: ۵۹، آیت: ۵

		پھیلائی ہوئی اون	
.3	پلڑے	ترازو کے وہ حصے جن میں سامان اور وزن رکھا جاتا ہے	صفحہ:۵۹، آیت:۶

سورۃ الھمزہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	حطمہ	بھڑکائی ہوئی اللہ ﷻ کی آگ، چُورا چُورا، ریزہ ریزہ، چکنا چُور کر دینے والی آگ، بھوسہ بنا دینے والی آگ	صفحہ:۷۳، آیت:۴

قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بے بسی	مجبوری، عاجز ہونا، لاچاری، اختیار نہ ہونا	صفحہ:۷۸، پیراگراف:۳، سطر:۲
.2	ہدایت دینا	رہنمائی کرنا، سیدھی راہ دکھانا، صحیح راستہ دکھانا	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۱
.3	نسبتیں	نسبت کی جمع، کسی چیز کی طرف منسوب ہونا، کسی سے تعلق ہونا	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۳
.4	مائل	جھکا ہوا، متوجہ، آمادہ، رغبت ہونا	صفحہ:۷۷، ہیڈنگ:۱، سطر:۲
.5	بخشا	عطا کرنا، کسی کو کوئی چیز دے دینا	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۴
.6	اعزاز	عزت، مرتبہ، شان، رُتبہ	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۵
.7	ابو الانبیاء	نبیوں کے باپ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے کیوں کہ ان کی اولاد میں اور نسل میں ہزاروں انبیاء کرام علیہم السلام پیدا ہوئے	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۵
.8	حقیقی معبود	عبادت کا اصل حق دار یعنی اللہ ﷻ	صفحہ:۷۷، ہیڈنگ:۲، سطر:۲
.9	واضح	کُھلا ہوا، صاف، ظاہر، روشن	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۹
.10	تدبیر	انتظام، بندوبست، طریقہ، کوشش	صفحہ:۷۸، ہیڈنگ:۳، سطر:۳
.11	مخاطب	جس سے بات کی جائے (جبکہ مخاطِب کے معنی "بات کرنے والا" ہے)	صفحہ:۷۸، ہیڈنگ:۳، سطر:۴
.12	کلہاڑا	لکڑی کاٹنے کا آلہ، بڑی کلہاڑی جس سے لکڑی کاٹتے ہیں	صفحہ:۷۸، ہیڈنگ:۳، سطر:۳
.13	دھمکی	ڈانٹ ڈپٹ، ڈراوا	صفحہ:۷۸، ہیڈنگ:۱، سطر:۸
.14	عجائبات	شاندار اور عظیم حقیقتیں، انوکھی، عجیب اور حیرت انگیز چیزیں	صفحہ:۸۱، آیت:۷۵
.15	طرف داری	جانب داری، کسی کا ساتھ دینا، کسی کی حمایت کرنا	صفحہ:۷۸، ہیڈنگ:۳، سطر:۱۲
.16	دربار	وہ جگہ جہاں بادشاہ اپنے وزیروں کے ساتھ بیٹھتا ہے، بادشاہوں کی عدالت یا بزرگوں کی مجلس	صفحہ:۷۸، ہیڈنگ:۴
.17	شعلے	شعلہ کی جمع، آگ کی لپٹیں، آگ کی لو	صفحہ:۷۸، ہیڈنگ:۵، سطر:۱

.18	بنجر	جہاں کھیتی باڑی نہ ہوسکے، غیر آباد، جس زمین پر فصل نہ اُگتی ہو	صفحہ:۷۹، ہیڈنگ:۷، سطر:۳
.19	وادی	درّہ، چاروں طرف پہاڑوں میں گھری ہوئی سرسبز ہموار زمین، پہاڑوں کے درمیان میدانی علاقہ	صفحہ:۷۹، ہیڈنگ:۷، سطر:۵
.20	آبِ زم زم	زم زم کا پانی، مکہ معظمہ کے ایک خاص چشمے کا پانی جو اللہ ﷻ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیاں رگڑنے سے خاص طور پر جاری فرمایا۔	صفحہ:۷۹، ہیڈنگ:۹
.21	ذَبح کرنا	چُھری پھیرنا، قربان کرنا، چھری سے گلا کاٹنا، اسلامی طریقہ سے جانور کو حلال کرنا	صفحہ:۸۰، ہیڈنگ:۱۰، سطر:۳
.22	قافلہ	ایک ساتھ مل کر سفر کرنے والوں کا گروہ	صفحہ:۷۹، ہیڈنگ:۸، سطر:۲
.23	اوجھل	غائب، چھُپا ہوا، جو نظر نہ آرہا ہو	صفحہ:۷۹، ہیڈنگ:۸، سطر:۳
.24	قبیلہ	ایک دادا کی اولاد، ایک نسل کے آدمیوں کی جماعت، کئی خاندان جو ساتھ مل کر رہتے ہوں، کنبہ	صفحہ:۷۹، ہیڈنگ:۹، سطر:۲
.25	اکلوتے	اکلوتا کی جمع، اپنے ماں باپ کا اکیلا بیٹا جس کا دوسرا سگا بھائی بہن نہ ہو	صفحہ:۸۰، ہیڈنگ:۱۰، سطر:۲
.26	فدیہ	نقد معاوضہ، وہ مال جو کسی کو چھُڑانے کے لئے دیا جائے، کسی مذہبی فروگزاشت کی مال کے ذریعے تلافی کرنا جیسے روزے کا فدیہ، حج کا فدیہ، خون بہا، بدلہ میں دیا گیا مال	صفحہ:۸۰، ہیڈنگ:۱۰، سطر:۷
.27	طواف کرنا	گردش کرنا، چکر لگانا، خانہ کعبہ کے گرد سات بار چکر لگانا جو عبادت میں داخل ہے	صفحہ:۸۰، ہیڈنگ:۱۲، سطر:۱
.28	جمے رہنا	چمٹے رہنا، پیچھے نہ ہٹنا، کسی بات پر قائم رہنا، کسی کام کو مستقل کرتے رہنا	صفحہ:۸۵، آیت:۷۱
.29	ذکرِ خیر	کسی کے متعلق اچھی بات کہنا، کسی کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا	صفحہ:۸۶، آیت:۸۴
.30	گرم جوش	انتہائی محبت رکھنے والا، بہت قریبی، ہر وقت ساتھ دینے والا	صفحہ:۸۶، آیت:۱۰۱
.31	رجوع کرنا	اللہ ﷻ کی طرف توجہ کرنا، کسی کی طرف رخ کرنا، واپس ہونا، توجہ کرنا، پہلی جگہ پر لوٹنا	صفحہ:۸۷، آیت:۵۸
.32	امام	کسی جماعت کا سربراہ، سردار، نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا، وہ شخص جس کی لوگ پیروی کرتے ہیں، نماز پڑھانے والا	صفحہ:۸۸، آیت:۷۳
.33	سعی کرنا	دوڑنا، جدوجہد، کوشش کرنا، حج اور عمرہ کرتے ہوئے صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگانا	صفحہ:۷۹، ہیڈنگ:۱۰، سطر:۵
.34	حکمت	سمجھ، عقلمندی، دانائی، چیزوں کی حقیقت معلوم کرنے کا علم	صفحہ:۸۲، آیت:۸۳
.35	نوازا	عطا کیا، انعام دیا، عزت دی، مہربانی فرمائی	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۱
.36	نجات پانا	کسی مصیبت سے بچ جانا، آزادی حاصل کرنا، رہائی پانا، گناہوں کی معافی ہونا	صفحہ:۸۸، آیت:۷۱

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.37	پیشانی کے بل	ماتھے کے بل، اوندھے منہ	صفحہ:۸۰، پیراگراف:۱۰، سطر:۶
.38	اجنبی	جس سے جان پہچان نہ ہو، بیگانہ، ناواقف، پردیسی	صفحہ:۸۰، ہیڈنگ:۱۳
.39	بیزار	تنگ آجانا، نفرت کرنا، ناراض ہونا، علیحدہ ہونا، پسند نہ کرنا	صفحہ:۸۷، آیت:۸۱
.40	جمرات	جمرہ کی جمع، تین علامتی ستون جن پر حج کے دوران کنکریاں ماری جاتی ہیں	صفحہ:۹۱، گھریلو سرگرمیاں:۲

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ اول)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	احسانات	احسان کی جمع، بھلائی، کسی کے ساتھ اچھا سلوک، مہربانی کا برتاؤ، اللہ ﷻ کی طرف سے انعام	صفحہ:۹۴، سطر:۵
.2	غفلت	بے خبری، بے احتیاطی، یاد نہ رکھنا، توجہ نہ دینا، لاپرواہی برتنا، بھول چوک	صفحہ:۹۸، آیت:۱۵
.3	بغاوت	سرکشی، نافرمانی، غداری، حد سے بڑھنا، مخالفت، حکم نہ ماننا	صفحہ:۹۴، ہیڈنگ:۱، آیت:۴
.4	دائی	کسی دوسرے کے بچے کو دودھ پلانے والی	صفحہ:۹۵، ہیڈنگ:۳، سطر:۲
.5	الہام	اللہ ﷻ کی طرف سے کوئی بات نیک لوگوں کے دل میں ڈالنا، اشارہ سے بتادینا	صفحہ:۹۶، آیت:۷
.6	کارروائی	کام شروع کرنا، کسی بات پر عمل کرنا، کوئی کام کرنا، انتظام کرنا	صفحہ:۹۵، ہیڈنگ:۴، سطر:۷
.7	قبطی	فرعون کی قوم کا کوئی شخص، مصر میں رہنے والا	صفحہ:۹۴، ہیڈنگ:۱، سطر:۴
.8	پرورش	دیکھ بھال، تربیت	صفحہ:۹۵، ہیڈنگ:۳، سطر:۷
.9	آنکھیں ٹھنڈی ہونا	دل کا سکون ہونا، اطمینان حاصل ہونا، مرضی کا پورا ہونا	صفحہ:۹۸، آیت:۱۳
.10	بھلائی چاہنا	اچھا چاہنا، بہتری چاہنا	صفحہ:۹۹، آیت:۲۰

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اندیشہ	فکر، ڈر، خوف، خطرہ، شک وشبہ، خدشہ	صفحہ:۱۰۹، آیت:۳۴
.2	محتاج	ضرورت مند، انتہائی غریب، مانگنے والا	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۱، سطر:۶
.3	اُجرت	محنت کا حق، مزدوری، صلہ خدمت، معاوضہ	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۲، سطر:۶
.4	آلِ فرعون	فرعون کی قوم کے لوگ، فرعون کی نسل، فرعون کی پیروی کرنے والے	صفحہ:۱۰۴، ہیڈنگ:۸، سطر:۱
.5	صحرا	ہموار زمین جو نہ بہت نرم ہو اور نہ سخت، ریگستان، زمین کا وہ حصہ جہاں ریت ہی ریت ہو نہ پانی ہو نہ سبزہ ہو	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۳
.6	سعادت	خوش قسمتی، خوش نصیبی، اچھی قسمت	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۳، سطر:۴
.7	مقدس	پاکیزہ، قابلِ احترام	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۴، سطر:۶

.8	عرض کرنا	درخواست کرنا، گزارش کرنا، التجا کرنا، نہایت ادب واحترام کے ساتھ بات کرنا	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۴، سطر:۱
.9	اژدھا	وہ بڑا سانپ جو پہاڑوں پر ہوتا ہے، بڑا سانپ جو تیس تیس فٹ تک لمبا ہوتا ہے	صفحہ:۱۰۴، ہیڈنگ:۶، سطر:۴
.10	قحط پڑنا	کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہو جانا، بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین سے اناج کا پیدا نہ ہونا	صفحہ:۱۰۴، ہیڈنگ:۸، سطر:۲
.11	ٹڈیاں	ٹڈی کی جمع، پردار کیڑا جو درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے	صفحہ:۱۰۴، ہیڈنگ:۸، سطر:۲
.12	چرواہا	بھیڑ بکریاں چرانے والا، گڈریا	صفحہ:۱۰۵، آیت:۲۳
.13	مشقت	محنت، تکلیف، مشکل، سخت کام، اس کی جمع مشقتیں ہیں	صفحہ:۱۰۶، آیت:۲۷
.14	نگران	دیکھ بھال اور حفاظت کرنے والا، خبر رکھنے والا	صفحہ:۱۱۰، آیت:۳۹
.15	خفیہ رکھنا	چھپا کر رکھنا، کسی بات کے بارے میں کسی کو نہ بتانا	صفحہ:۱۰۶، آیت:۱۵
.16	تصدیق کرنا	سچ کی حمایت، سچّا ماننا، صحیح ماننا، ثبوت دینا	صفحہ:۱۰۹، آیت:۳۴
.17	مغلوب ہونا	جس پر غلبہ پالیا گیا ہو، جسے قابو میں کر لیا گیا ہو، شکست کھایا ہوا، ہار جانا	صفحہ:۱۱۶، آیت:۱۱۹
.18	سرگوشیاں	چپکے چپکے باتیں کرنا، کسی کے کان میں آہستہ آہستہ باتیں کہنا	صفحہ:۱۱۷، آیت:۶۲
.19	عنقریب	بہت جلدی، جلد ہونے والا	صفحہ:۱۱۸، آیت:۱۲۳
.20	سولی پر لٹکانا	گلے میں رسی ڈال کر ٹانگ دینا، پھانسی پر لٹکانا، تڑپا تڑپا کر مارنا	صفحہ:۱۱۸، آیت:۱۲۴
.21	خلیفہ	قائم مقام، جانشین، نائب، کسی کے بعد آنے والا	صفحہ:۱۲۰، آیت:۱۲۹
.22	ترجیح	برتری، فضیلت، ایک چیز کو دوسری پر اہمیت دینا، دوسرے سے بہتر سمجھنا	صفحہ:۱۲۰، آیت:۷۲
.23	تہوار	سب لوگوں کا مل کر کسی خاص دن خوشی منانا مثلاً عید وغیرہ	صفحہ:۱۰۴، ہیڈنگ:۵، سطر ۴
.24	ثابت قدمی	کسی ایک بات پر قائم رہنا، جمے رہنا، ڈٹے رہنا، پیچھے نہ ہٹنا	صفحہ:۱۰۴، ہیڈنگ:۷
.25	پاکی بیان کرنا	تسبیح کرنا، اللہ ﷻ کو ہر عیب، کمی، نقص، حاجت سے پاک قرار دینا	صفحہ:۱۱۰، آیت:۲۳
.26	سینکنے	آگ سے گرمی حاصل کرنا، آگ پر تاپنا، آگ سے تپش پہنچانا	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۳، سطر ۳
.27	عہد	زمانہ، وقت، قول و قرار، پکا وعدہ، قسم	صفحہ:۱۰۶، آیت:۲۷
.28	مدّتوں	مدت کی جمع، بہت طویل عرصہ، لمبے وقت تک	صفحہ:۱۰۶، آیت:۲۸
.29	چنگاری	آگ کا چھوٹا سا ذرہ، آگ کا شرارہ	صفحہ:۱۰۶، آیت:۱۰
.30	نگرانی	دیکھ بھال، حفاظت، اہتمام، انتظام	صفحہ:۱۱۰، آیت:۲۹
.31	خلاف ورزی	نافرمانی، قانون توڑنا، بات نہ ماننا، حکم پر عمل نہ کرنا	صفحہ:۱۱۷، آیت:۵۸
.32	کوہِ طور	ملکِ شام کا طور پہاڑ جس پر اللہ ﷻ نے اپنی تجلی موسیٰ علیہ السلام کو دکھائی	صفحہ:۱۲۴، سمجھیں اور حل کریں:۴

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.33	کلام کرنا	بات کرنا، گفتگو کرنا، بات چیت کرنا	صفحہ:۱۰۳، ہیڈنگ:۳، سطر ۴
.34	جتانا	کوئی بات یاد دلانا، آگاہ کرنا، خبردار کرنا، واضح طور پر مطلع کرنا، احسان جتانا	صفحہ:۱۱۴، آیت:۲۲
.35	ستایا جانا	پریشان کیا جانا، تکلیف دیا جانا	صفحہ:۱۲۰، آیت:۱۲۹
.36	نحوست	کسی چیز کا بُرا اثر، منحوس ہونا، بد نصیبی، نامبارکی، بدشگونی	صفحہ:۱۲۱، آیت:۱۳۱
.37	نباتات	نبات کی جمع، سبزہ، جڑی بوٹی، سبزی ترکاری پودے اور درخت	صفحہ:۱۱۳، آیت:۵۲
.38	ہموار کرنا	برابر کرنا، اونچائی اور نیچائی ختم کر کے ایک جیسا کر دینا	صفحہ:۱۱۷، آیت:۵۸
.39	عیب	نقص، کمی، خرابی، برائی	صفحہ:۱۰۹، آیت:۲۲
.40	جھاڑنا	جھاڑو یا کسی اور چیز سے گرد و غبار صاف کرنا، کسی چیز کو جھٹکنا، درخت سے پتے اور پھل وغیرہ جھاڑنا	صفحہ:۱۰۸، آیت:۱۸
.41	گریبان	لباس یا کرتے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے اور سینے کے بیچ میں ہوتا ہے	صفحہ:۱۰۹، آیت:۳۲
.42	الزام لگانا	کسی کو مجرم یا قصوروار ٹھہرانا، تہمت یا بہتان لگانا	صفحہ:۱۲۵، سوالات:۴
.43	زیادتی کرنا	ظلم کرنا، نقصان پہنچانا، سختی کرنا، زبردستی کرنا، زیادہ سزا دینا	صفحہ:۱۱۲، آیت:۴۵

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ سوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	وفات	موت، انتقال، مر جانا	صفحہ:۱۲۷، ہیڈنگ
.2	آزمائش	امتحان، جانچ پڑتال، پرکھنا، آزمانا، وہ کام جو تجربہ کرنے کے لئے ہو	صفحہ:۱۳۶، آیت:۸۵
.3	بدترین	سب سے بُرا، انتہائی خراب	صفحہ:۱۳۴، آیت:۱۴۱
.4	تعاقب کرنا	کسی کا پیچھا کرنا، بھاگنے والے کے پیچھے جانا	صفحہ:۱۲۷، ہیڈنگ:۱، سطر:۲
.5	دیدار کرانا	کسی کا اپنی صورت کو دکھانا، نظارہ کرانا	صفحہ:۱۳۵، آیت:۱۴۳
.6	تجلی	روشنی، نور، اجالا، پردہ ہٹنا، ظاہر ہونا	صفحہ:۱۲۸، ہیڈنگ:۴، سطر:۴
.7	تختیوں	تختی کی جمع، چھوٹا تختہ، لکڑی یا پتھر کی سل، ایسی لکڑی جس پر کچھ لکھا ہوا ہو، وہ چھوٹی سی لکڑی کے تختے جس پر بچے لکھنے کی مشق کرتے ہیں	صفحہ:۱۳۵، آیت:۱۴۵
.8	عجائب خانہ	وہ عمارت جہاں پہلے زمانہ کی اہم، قیمتی اور نادر چیزیں لوگوں کو دکھانے کے لئے رکھی ہوئی ہوں	صفحہ:۱۲۷، ہیڈنگ:۲، سطر:۸
.9	من و سلویٰ	اللہ ﷻ کی طرف سے آسمان سے نازل ہونے والا کھانا جو بنی اسرائیل کو دیا گیا، من: شبنم کے قطروں جیسی میٹھی چیز جو درختوں کے پتوں میں جم جاتی تھی اور سلویٰ: بٹیر کی طرح کے پرندے	صفحہ:۱۲۷، ہیڈنگ:۳، سطر:۲

.10	بصیرت	دانائی، عقل مندی، سمجھ، دل کی روشنی	صفحہ:۱۳۲، آیت:۴۳
.11	مقیم	کہیں رہنا، ٹھہرنا، رہائش اختیار کرنا	صفحہ:۱۳۲، آیت:۴۵
.12	تائید کرنا	حمایت کرنا، مدد کرنا، طرف داری، تصدیق کرنا	صفحہ:۱۳۲، آیت:۴۸
.13	منکر	انکار کرنے والا، نہ ماننے والا	صفحہ:۱۳۲، آیت:۴۸
.14	اطاعت	خوشی سے بات ماننا، فرماں برداری، حکم کی تعمیل، کسی بات پر عمل کرنا	صفحہ:۱۳۸، آیت:۹۰
.15	تفرقہ کرنا	جدائی ڈالنا، دو چیزوں میں فرق کرنا، اختلاف پیدا کرنا، گروہ میں تقسیم کرنا	صفحہ:۱۳۹، آیت:۹۴
.16	مطالبہ	مانگنا، طلب کرنا، اپنے حق مانگنے کے لئے کہنا	صفحہ:۱۲۹، ہیڈنگ:۸، سطر:۲
.17	راتوں رات	ایک ہی رات میں، رات ہی رات میں	صفحہ:۱۲۷، ہیڈنگ:۱، سطر:۱
.18	بزدلی	بہادری کی ضد ہے، ڈرپوک ہونا، گھبرانا، خوف ہونا	صفحہ:۱۲۹، ہیڈنگ:۹
.19	جنگجو	میدان جنگ میں لڑنے والا، جنگیں لڑنے کے ماہر، لڑاکا، جھگڑالو، جو لڑنے جھگڑے پر تلا ہو	صفحہ:۱۲۸، ہیڈنگ:۹، سطر:۱
.20	فرعونیوں	فرعون کی قوم کے لوگ، مصر کے قدیم بادشاہوں کے خاندان	صفحہ:۱۳۰، آیت:۶۰
.21	مشاہدہ کرنا	معائنہ کرنا، نظارہ کرنا، غور سے دیکھنا، کسی واقعہ کے وقت وہاں موجود ہونا	صفحہ:۱۲۸، ہیڈنگ:۴، سطر:۳
.22	عروج	بلندی، کامیابی، اعلیٰ مقام، ترقی	صفحہ:۱۲۹، ہیڈنگ:۹، سطر:۱۰
.23	نفس	کوئی شخص، کوئی جان، دل کی خواہش	صفحہ:۱۲۹، ہیڈنگ:۹، سطر:۹
.24	نقشِ قدم	پاؤں کے نشان، قدموں کے نشان، رہنما اصول، طور طریقے	صفحہ:۱۳۹، آیت:۹۶
.25	اُلجھائے رکھنا	پھنسا کر رکھنا، مختلف کاموں میں لگائے رکھنا، اس طرح مصروف رکھنا کہ دوسری طرف توجہ ہی نہ جا سکے	صفحہ:۱۴۲، علم و عمل کی باتیں:۷

سورۃ النّبا

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	حسرت	افسوس، احساسِ محرومی، مایوسی، آرزو، شوق، غمگین ہونا	صفحہ:۱۴۵، شانِ نزول، سطر:۶
.2	گھات	دھوکا، چال، موقع، تاک، چھپ کر بیٹھنا، شکار یا دشمن کے انتظار میں بیٹھنا	صفحہ:۱۴۶، آیت:۲۱
.3	نزول	نازل ہونا، اُترنا	صفحہ:۱۴۵، ہیڈنگ
.4	اناج	غلہ، زمین سے اُگنے والی انسانی خوراک مثلاً گیہوں، چاول، چنا، مکئی وغیرہ	صفحہ:۱۴۵، آیت:۱۵
.5	سراب	دھوکا، فریب، چمکتی ہوئی ریت جسے دیکھ کر پانی کا دھوکا ہوتا ہے	صفحہ:۱۴۶، آیت:۲۰
.6	میخیں	(میخ کی جمع) خیموں کی رسی باندھنے کے لئے بڑی لمبی کیلیں یا کھونٹیاں	صفحہ:۱۴۵، آیت:۷
.7	پیپ	زخموں سے نکلنے والا پیلا مواد اور خون، پھوڑے پھنسی سے نکلنے والا زرد پانی	صفحہ:۱۴۶، آیت:۲۵

.8	بے ہودہ باتیں	بیکار اور فضول باتیں، بُری باتیں، اخلاق سے گری ہوئی باتیں	صفحہ:۱۴۶، آیت:۳۵
.9	صف باندھ کر	قطار بنا کر، قطار میں کھڑے ہونا، لائن بنا کر، عاجزی کے ساتھ سیدھا کھڑے ہونا	صفحہ:۱۴۶، آیت:۳۸
.10	ہولناک	خوفناک، ڈرانے والا، بھیانک، خطرناک	صفحہ:۱۴۵، شانِ نزول، سطر:۴
.11	چھلکنا	بھرے برتن سے باہر نکلنا، پانی وغیرہ کا برتن کے منہ تک بھر کر بہنا	صفحہ:۱۴۶، آیت:۳۴

سورۃ النّٰزعات

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	کانپنے	تیزی سے ہلنا، خوف یا سردی کی وجہ سے تھر تھرانا، لرزنے لگنا، خوف زدہ ہو جانا	صفحہ:۱۵۱، آیت:۶
.2	مویشیوں	وہ جانور جو چارا چَر کر جگالی کرتے اور دودھ دیتے ہیں مثلاً گائے، بھینس، بھیڑ بکری وغیرہ، چار پیر والے جانور، چوپائے	صفحہ:۱۵۲، آیت:۳۳
.3	دل دھڑکنا	دل کا تیز حرکت کرنا، خوف، اندیشہ، ڈرنا، غم ہونا	صفحہ:۱۵۱، آیت:۸
.4	چارا	گھاس پھوس، مویشیوں کی خوراک، غذا، گھاس وغیرہ	صفحہ:۱۵۲، آیت:۳۱
.5	حتمی	لازمی، یقینی، قطعی، اصل، آخری بات	صفحہ:۱۵۱، سطر:۴
.6	کھوکھلی	اندر سے خالی، کمزور، جو بھری ہوئی نہ ہو	صفحہ:۱۵۱، آیت:۱۱

سورۃ عبس

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	متوجہ ہونا	مائل، توجہ کرنا، دھیان دینا	صفحہ:۱۵۷، سطر:۸
.2	عظمت	بڑائی، برتری، شان و شوکت، عزت، بزرگی	صفحہ:۱۵۷، سطر:۱۲
.3	غبار آلود	جس پر مٹی پڑی ہو، میلا، دھول، گرد اور مٹی وغیرہ سے بھرا ہوا	صفحہ:۱۶۰، علم و عمل کی باتیں:۱۰
.4	حوصلہ افزائی	ہمت دلانا، حوصلہ بڑھانا، جذبہ دلانا، شاباش دینا	صفحہ:۱۶۲، گھریلو سرگرمیاں:۲
.5	نابینا	اندھا آدمی جو دیکھ نہ سکتا ہو، جسے نظر نہ آتا ہو	صفحہ:۱۵۷، سطر:۸
.6	گھنے باغات	بہت زیادہ درختوں والے باغات، درختوں کی کثرت	صفحہ:۱۵۸، آیت:۳۰
.7	سیاہی چھانا	اندھیرا ہونا، روشنی کا نہ ہونا، کالا ہو جانا، اُجالے کی ضد	صفحہ:۱۵۸، آیت:۴۱

سورۃ التکویر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	وَحشی جانور	جنگلی جانور، وہ جانور جو گھروں میں پالے نہیں جاتے اور جنگل میں رہتے ہیں مثلاً شیر، بھیڑیا وغیرہ	صفحہ:۱۶۳، آیت:۵

2.	عرش	تخت، ساتوں آسمانوں کے اوپر ایک اعلیٰ ترین مقام ہے جہاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے انوار ہی انوار ہیں جس کی حقیقت صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔	صفحہ:۱۶۳، آیت:۲۰
3.	بخیل	تنگ دل، کنجوس، ضرورت پر مال نہ خرچ کرنے والا یا کم خرچ کرنے والا	صفحہ:۱۶۴، آیت:۲۴
4.	بخل	کنجوسی، تنگ دلی، ضرورت پر بھی خرچ نہ کرنا	صفحہ:۱۶۵، علم و عمل کی باتیں:۷
5.	حاملہ اونٹنیاں	جس اونٹنی کے پیٹ میں بچہ ہو، حمل والی اونٹنی	صفحہ:۱۶۳، آیت:۴
6.	بے نور	روشنی ختم ہو جانا، جس میں اُجالا اور روشنی نہ ہو	صفحہ:۱۶۳، آیت:۲

سورۃ الانفطار

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	معزز	عزت والے، جن کی عزت کی جائے	صفحہ:۱۶۸، آیت:۱۱
2.	اعضاء	(عضو کی جمع) جسم کے مختلف حصے مثلاً ہاتھ، پاؤں وغیرہ	صفحہ:۱۶۸، آیت:۷
3.	تقاضا	خواہش، درخواست، مطالبہ، مانگ، ضرورت	صفحہ:۱۷۰، علم و عمل کی باتیں:۴
4.	گرفت ہونا	غلطی پر پکڑ ہونا، پوچھ گچھ ہونا، قبضہ ہونا	صفحہ:۱۶۸، سطر:۵

سورۃ المطففین

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	آمیزش کرنا	ملاوٹ کرنا، کوئی چیز شامل کر دینا	صفحہ:۱۷۴، آیت:۲۷
2.	علّیّین	وہ مقام جہاں نیک لوگوں کے اعمال نامے ہیں، بلند اور اعلیٰ مقام	صفحہ:۱۷۳، سطر:۵
3.	سجّین	وہ مقام جہاں برے لوگوں کے اعمال نامے ہیں، انتہائی پستی کی جگہ، قید خانہ	صفحہ:۱۷۳، سطر:۴
4.	تسنیم	جنت کے ایک چشمہ یا نہر کا نام ہے	صفحہ:۱۷۴، آیت:۲۷
5.	مہر لگانا	مہر بند کرنا، کسی چیز کا منہ بند کرنا	صفحہ:۱۷۴، آیت:۲۶
6.	نامۂ اعمال	نیک اور برے اعمال کی فہرست، ہر شخص جو بولتا اور کرتا ہے وہ سب ایک کتاب میں لکھا جا رہا ہے جسے نامۂ اعمال کہتے ہیں	صفحہ:۱۷۳، سطر:۴
7.	مقرب	وہ شخص جو بہت قریب ہو، بہت نزدیک رہنے والے، بہت عزت والے	صفحہ:۱۷۴، آیت:۲۱

سورۃ الانشقاق

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	شام کی سرخی	شفق، شام کو سورج ڈوبنے کے وقت آسمان پر نظر آنے والی سرخ روشنی	صفحہ:۱۸۰، آیت:۱۶
2.	کراماً کاتبین	معزز لکھنے والے، اُن دو فرشتوں کو کہا جاتا ہے جو انسان کے اعمال لکھ رہے ہیں، جو انسان کے دائیں اور بائیں مقرر کیے گئے ہیں	صفحہ:۱۸۴، گھریلو سرگرمیاں:۱

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.3	مگن رہنا	کسی دُھن میں لگے رہنا، کسی کام میں مشغول رہنا، مصروف رہنا، بے خود رہنا، خوش رہنا، ڈوبے رہنا	صفحہ:۱۸۲، علم و عمل کی باتیں:۷

سورۃ البروج

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	خندق	گڑھا، کھائی، وہ کھودی ہوئی زمین جو حفاظت کے لئے شہر کے چاروں طرف ہو	صفحہ:۱۸۵، سطر:۱
.2	راہب	عیسائی پیشوا، عیسائیوں کا مذہبی رہنما، دنیا سے الگ ہو کر رہنے والا عیسائی عابد	صفحہ:۱۸۵، ہیڈنگ:۱، سطر:۳
.3	آمدورفت	آنا جانا، گزرنا، سفر کرنا	صفحہ:۱۸۵، ہیڈنگ:۲، سطر:۲
.4	اعتراف کرنا	تسلیم کر لینا، مان لینا، اقرار کر لینا	صفحہ:۱۸۵، ہیڈنگ:۲، سطر:۵
.5	کوڑھ	ایک خطرناک بیماری جس سے بدن پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں یا اعضا پر ورم ہو کر انگلیاں وغیرہ جھڑنے لگتی ہیں، جذام، Leprosy	صفحہ:۱۸۵، ہیڈنگ:۲، سطر:۷
.6	دستہ	آدمیوں کا گروہ، فوج کا ایک حصہ، اسلحے سے لیس ایک چھوٹا لشکر	صفحہ:۱۸۵، ہیڈنگ:۳، سطر:۱
.7	ترکش	تیر دان، تیر رکھنے کا تھیلا، (اصل میں تیر کش تھا یعنی وہ جگہ جہاں سے تیر نکال کر کمان میں رکھیں)	صفحہ:۱۸۶، ہیڈنگ:۴، سطر:۲
.8	طاری ہونا	ظاہر ہونا، چھا جانا، غالب ہونا، حاوی ہونا	صفحہ:۱۸۶، ہیڈنگ:۳، سطر:۳
.9	جھجک	شرم، ہچکچاہٹ، خوف، تردد، سوچنا کہ کروں یا نہ کروں	صفحہ:۱۸۶، ہیڈنگ:۵، سطر:۵
.10	لوحِ محفوظ	عرشِ الٰہی پر ایک محفوظ کتاب یا تختی جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم کے مطابق ابتدا سے آخر تک ہر بات اور تمام واقعات لکھ دیئے ہیں، جس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں	صفحہ:۱۸۷، سطر:۲
.11	ہم نشین	ساتھی، مصاحب، پاس کا اٹھنے بیٹھنے والا، ہم صحبت	صفحہ:۱۸۶، ہیڈنگ:۲، سطر:۹
.12	بُرجوں	برج کی جمع، ستارے	صفحہ:۱۸۷، آیت:۱
.13	تلقین کرنا	نصیحت کرنا، تعلیم دینا، سکھانا، ہدایت کرنا	صفحہ:۱۸۵، سطر:۳

سورۃ الطارق

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	فیصلہ کن	فیصلہ کرنے والا، دوٹوک، قطعی، حتمی، آخری، معاملہ کو آخری شکل دینا	صفحہ:۱۹۳، آیت:۱۳

سورۃ الاعلیٰ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	صحیفے	صحیفہ کی جمع، کتاب، رسالہ، اوراق، چھوٹی کتاب، وہ کتاب یا کچھ صفحات جو اللہ	صفحہ:۱۹۹، آیت:۱۸

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
		ﷻ کی طرف سے کسی رسول پر اُتارے جائیں	
.2	سیاہ کوڑا	کالے رنگ کا بھوسہ، کالے رنگ کا کوڑا، ریزہ ریزہ کیا ہوا کوڑا کرکٹ	صفحہ:۱۹۸، آیت:۵
.3	یاد دہانی	یاد دلانا، کسی بات کی تاکید کے لئے دوبارہ کہنا	صفحہ:۲۰۰، علم و عمل کی باتیں:۱۰

سورۃ الغاشیہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	نتائج	نتیجہ کی جمع، انجام، حاصل، بدلہ، پھل	صفحہ:۲۰۳، سطر:۳

سورۃ الفجر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	جفت	وہ عدد جو دو پر پورا پورا تقسیم ہو جائے، جوڑا، ہر شے جو دو ہوں، طاق کی ضد	صفحہ:۲۰۸، آیت:۳
.2	جلوہ فرما ہونا	ظاہر ہونا، نمودار ہونا، شان و شوکت دکھانا، رونق افروز ہونا	صفحہ:۲۰۹، آیت:۲۲
.3	طاق	وہ عدد جو دو پر پورا پورا تقسیم نہ ہو، جس کا کوئی جوڑا نہ ہو، اکیلا، جفت کی ضد	صفحہ:۲۰۸، آیت:۳
.4	کوتاہی	توجہ اور محنت میں کمی رہ جانا، غفلت برتنا، کمی کرنا، نقص	صفحہ:۲۰۸، سطر:۴
.5	کوڑا	چابک، دُرّہ، جس سے مجرموں کو سزا دی جاتی ہے	صفحہ:۲۰۸، آیت:۱۳
.6	چٹانوں	چٹان کی جمع، بہت بڑا سا پتھر، زمین کے بڑے اور ٹھوس یعنی سخت حصے	صفحہ:۲۰۸، آیت:۹
.7	ہڑپ کرنا	ناجائز طور پر کھا جانا، قبضہ کر لینا، دھوکے سے مال وغیرہ لے لینا	صفحہ:۲۰۸، سطر:۵

سورۃ البلد

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	تاکید کرنا	کسی کام کا بار بار کہنا، کسی بات پر اصرار اور زور دینا، نصیحت کرنا	صفحہ:۲۱۳، سطر:۶
.2	مستحق ہونا	حق دار ہونا، حق رکھنے والا، لائق ہونا	صفحہ:۲۱۳، سطر:۷
.3	دشوار	سخت، بھاری، کٹھن، مشکل، جس کام میں محنت درکار ہو	صفحہ:۲۱۳، آیت:۱۱
.4	گھاٹی	دو پہاڑوں کے بیچ کا راستہ یا عام گزر گاہ	صفحہ:۲۱۳، آیت:۱۱
.5	برعکس	الٹا، قانون یا قول و قرار وغیرہ کے خلاف، مخالف	صفحہ:۲۱۳، سطر:۷

سورۃ الشمس

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بدبخت	بد نصیب، اللہ ﷻ کی رحمت سے محروم، ظالم، مصیبت زدہ	صفحہ:۲۱۸، آیت: ۱۲

سورۃ الّیل

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	تزکیہ کرنا	پاک کرنا، دل کو بُرائیوں سے پاک کرنا، گناہوں سے بچانا	صفحہ:۲۲۵،سوال نمبر ۳ (۵)



"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے مکمل نصاب کی تفصیل بمع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل

حصّہ اوّل (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۲، قصص: ۸ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد

قصص: حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الصّٰٓفّٰت) ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّهَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت

حصّہ دوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد

قصص: حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَۃُ النَّبَا، سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت، سُوْرَۃُ عَبَس، سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن، سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَۃُ الْبُرُوْج، سُوْرَۃُ الطَّارِق، سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی، سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ، سُوْرَۃُ الْفَجْر، سُوْرَۃُ الْبَلَد، سُوْرَۃُ الشَّمْس، سُوْرَۃُ الَّیْل، سُوْرَۃُ الضُّحٰی، سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَۃُ التِّیْن، سُوْرَۃُ الْعَلَق، سُوْرَۃُ الْقَدْر، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت، سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر، سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ

حصّہ سوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۲، قصص: ۲ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد

قصص: شمائل النبی ﷺ، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

سورتیں: سُوْرَۃُ یُوْسُف، سُوْرَۃُ الزُّخْرُف، سُوْرَۃُ الدُّخَان، سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ، سُوْرَۃُ قٓ، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت، سُوْرَۃُ الطُّوْر، سُوْرَۃُ النَّجْم، سُوْرَۃُ الْقَمَر، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن، سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ، سُوْرَۃُ الْمُلْک، سُوْرَۃُ الْقَلَم، سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃ، سُوْرَۃُ الْمَعَارِج، سُوْرَۃُ نُوْح، سُوْرَۃُ الْجِنّ، سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَۃُ الْقِیَامَۃ، سُوْرَۃُ الدَّھْر، سُوْرَۃُ الْمُرْسَلَات

حصّہ چہارم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۂ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

سورتیں: سُوْرَۃُ مَرْیَم، سُوْرَۃُ طٰہٰ، سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء، سُوْرَۃُ الْحَجّ، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان، سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء، سُوْرَۃُ النَّمْل، سُوْرَۃُ الْقَصَص، سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت، سُوْرَۃُ الرُّوْم، سُوْرَۃُ لُقْمٰن، سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ سَبَا، سُوْرَۃُ فَاطِر، سُوْرَۃُ یٰسٓ، سُوْرَۃُ صٓ، سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف

حصّہ پنجم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۵، قصص: ۷ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد

قصص: قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعۂ معراج، تاریخِ بنی اسرائیل (سورۂ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، سُوْرَۃُ یُوْنُس، سُوْرَۃُ ھُوْد، سُوْرَۃُ الرَّعْد، سُوْرَۃُ اِبْرَاھِیْم، سُوْرَۃُ الْحِجْر، سُوْرَۃُ النَّحْل، سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل، سُوْرَۃُ الْکَھْف، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَۃُ الزُّمَر، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن، سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

حصّہ ششم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۴، قصص: ۳ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد

قصص: غزوہ احد (سورۂ آلِ عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَۃُ الْاَنْفَال، سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ

حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ ہابیل و قابیل (سورۃ المائدہ)، واقعہ افک (سورۃ النور)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

سورتیں: سُوْرَۃُ النِّسَآء، سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ، سُوْرَۃُ النُّوْر، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، سُوْرَۃُ مُحَمَّد، سُوْرَۃُ الْفَتْح، سُوْرَۃُ الْحُجُرَات، سُوْرَۃُ الْحَدِیْد، سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ، سُوْرَۃُ الْحَشْر، سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ، سُوْرَۃُ الصَّفّ، سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن، سُوْرَۃُ التَّغَابُن، سُوْرَۃُ الطَّلَاق، سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم